www.novelsclubb.com
بخت
از قلم شمع الٰہی
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

السلام علیکم

پ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

پنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بخت

از قلم

شمع الٰہی

"تم۔۔؟، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟، کیا آج بھی رخصتی کے لئے آئے ہو؟"

وہ خوبصورت سی نظر آتی انتہائی مارڈن سی لڑکی تھی جو شدید غصے میں اپنے سامنے کھڑے ستائیس سالہ نوجوان پر بھڑک رہی تھی، جو اپنے حلئے اور شکل وصورت سے نہایت عام نظر آتا تھا۔

"کیا تم جانتے ہو مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟، تم ایک 12th فیل دیہاتی، پنڈو آدمی ہو اور میں اپنی یونی کی ٹاپر گولڈ مڈیلسٹ، 'دالائف' میڈیسن کمپنی کی سی ای او کی سکریٹری ہوں، میری ایک مہینے کی سیلری ڈیڑھ لاکھ ہیں، اور یہ جو میں نے لباس پہنا ہے، جانتے ہو اس کی قیمت کیا ہے؟، ساری زندگی بھی تم کماؤ گے نا تب بھی تم صرف میرے ایک جوتے کی قیمت نہیں چکا پاؤ گے، تو تم ہی بتاؤ کیا تم مجھے ڈیزور کرتے ہو؟")

Epi_1

#بخت(Game of the luck)

از قلم

شمع الٰہی

کچھ لوگ نصیب کے سیاہ ہوتے ہیں

کہ انہیں تعلق تو ملتا ہیں مگر محبت نہیں

"تم۔۔؟، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟، کیا آج بھی رخصتی کے لئے آئے ہو؟"

وہ خوبصورت سی نظر آتی انتہائی مارڈن سی لڑکی تھی جو شدید غصے میں اپنے سامنے کھڑے ستائیس سالہ نوجوان پر بھڑک رہی تھی، جو اپنے حلئے اور شکل وصورت سے نہایت عام نظر آتا تھا۔

"کیا تم جانتے ہو مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟، تم ایک 12th فیل دیہاتی، پنڈو آدمی ہو اور میں اپنی یونی کی ٹاپر گولڈ مڈیلسٹ، 'دالائف' میڈیسن کمپنی کی سی ای او کی سکریٹری ہوں، میری ایک مہینے کی سیلری ڈیڑھ لاکھ ہیں، اور یہ جو میں نے لباس پہنا ہے، جانتے ہو اس کی قیمت کیا

ہے؟، ساری زندگی بھی تم کماؤ گے ناتب بھی تم صرف میرے ایک جوتے کی قیمت نہیں چکا پاؤ گے، تو تم ہی بتاؤ کیا تم مجھے ڈیزور کرتے ہو؟"

اس نے سامنے والے کو بے شمار زہریلے تیر سے لہولہان کرنے کے بعد استہزاء انداز میں پوچھا تھا

جو اسے اپنی جلتی آنکھوں سے لب بھینچے دیکھے گیا تھا

"تو پھر آئیندہ اس وقت آنا اس دروازے پر جب اس قابل ہو گے، جو تم مرنے کے بعد بھی نہیں ہو پاؤ گے، اس لئے بہت جلد تمہارے پاس ڈائیورس پیپر پہنچ جائے گے، بھلا اس رشتے کو کھینچ کر کیا فائدہ؟، جس کا انجام ہی کچھ نا ہو، ہے نا؟"

اس نے کہنے کے بعد ایک آخری تلخ نگاہ اس پر ڈال کر مڑتی کھٹ کھٹ کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

اس نے اپنی سرخ ہوتی نظریں اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جن کی آنکھوں میں شرمندگی تھی،اس سے پہلے کے وہ ہمیشہ کی طرح اپنی فیملی کی کی گئی گستاخیوں پر معافی مانگتے وہ انہیں روک گیا

"ماموں اس میں آپکی کوئی غلطی نہیں ہیں"

وہ ٹوٹے شکستہ لہجے میں کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

"کیا ہوا؟ کیا کہا تمہارے ماموں نے؟"

وہ جیسے گیٹ کھولتا اندر داخل ہوا آنگن میں کھٹیا بچھائے تایا ابا نے بے ساختہ پوچھا

"اور کیا کہے گے؟،آپ کو اس کی صورت دیکھ کر ہی جان لینا چاہئے کہ انہوں نے کیا کہا ہو گا؟"

کچن سے نکلتی تائی امی نے اس کا شکستہ وجود دیکھ تلخی سے کہا

"اور وہ ہی کیا دنیا کے کوئی بھی ماں باپ اپنی بیٹی ایسے ویلے نکمے، کم عقل، نکھٹو، نالائق کو نہیں دے گے، منحوس نہیں تو!، پیدا ہوتے ہی اپنے باپ کو کھا گیا، اور ماں ساری زندگی پیٹ کاٹ

کاٹ کر اسے پڑھاتی رہی کہ کچھ بڑا کرے گا، مگر اسے لور لور گھومنے سے فرصت جو نا تھی، اور اپنے ماں کو بھی ہارٹ اٹیک دے گیا، اللہ ایسی اولاد سے تمام والدین کو محفوظ رکھے"

_*_*_

منحوسیت کا خطاب عموما ہمارے معاشرے میں اکثر عورتوں کو ملتا ہے

مگر ایک چھوٹا بچہ بھی تھا جو ابھی پیدا ہی ہوا تھا

اور منحوسیت کا خطاب لے گیا،

کیونکہ وہ جس وقت پیدا ہوا تھا اسی وقت اس کے والد کی وفات ایکسیڈنٹ سے ہو گئی تھی،

لوگ کہتے تھے اس پر نحوست کا سخت کالا سایہ تھا،

اس لئے اس سے کتراتے تھے،

والدین اپنے بچوں کو اس سے دور رکھتے تھے،

رشتہ داروں نے اس کی وجہ سے قطعہ تعلق کر لیا،

اس سخت دھوپ میں صرف اس کی ماں تھی جو ابر رحمت کی طرح اس پر سایہ فگن تھی،

اسے ہر ممکن طور پر لوگوں کی بے رحمی سے بچانے کی کوشش کرتی تھیں، بلکل اس مرغی کی طرح جو اپنے بچوں کو اپنے پروں میں چھپائے چیل سے بچاتی ہیں،

مگر اب اس کی زندگی میں اس کی ماں نہیں رہی تھی،

اب کوئی ابر رحمت نہیں تھا،

ہر کسی نے اسے دھتکار دیا تھا،

اور اب اسے بھی یقین ہونے لگا تھا کہ وہ ایک انتہائی منحوس انسان تھا

---*---*---

"چیئرمین احسان خان آپ اب کس کو دا لائف میڈیسن کمپنی کے نئے سی او او کے لئے چنے گے"

بے شمار چینلز کے کیمروں کے روشنی میں ڈوبے پچپن سالہ احسان خان سے کسی اینکر نے پوچھا

"جو اس کمپنی کے لائق ہو گا کمپنی اور وقت خود اسے چن لے گی"

نہایت نرم اور مسکراتے لہجہ میں انہوں نے جواب دیا تھا

"سر کمپنی کے لائق کون ہیں؟ کیا آپ کا پوتا حدید خان؟"

اب کی مرتبہ کسی دوسرے اینکر نے پوچھا

"دالائف کمپنی آف میڈیسن کے لائق تو کوئی ایسا ہی شخص ہو گا، جو حساس ہو، درمندی دل رکھتا ہو، لوگوں کے دکھوں کو اپنا دکھ سمجھتا ہو، میڈیسن اللہ کے حکم سے لوگوں کو زندگی دیتی ہیں، کوئی ایسا شخص ہی دالائف میڈیسن کمپنی کا سی ای او ہو سکتا ہیں جو لوگوں کی زندگیوں کے دکھ درد نا صرف سمجھتا ہو، بلکہ انہیں دور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو، اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ وہ شخص کون ہو گا؟"

چیئرمین احسان خان نے جیسے مسکرا کر کہتے ہوئے اپنی بات ختم کی۔

_____*_____*____*____

نہایت ہی کمزور، کم ظرف، ہمت و حوصلہ سے عاری وہ جنوری کی آواخر کی وہ سیاہ سرد یخ ترین رات تھی،

نہایت ہی سیاہ تاریک رات بلکل اس کی قسمت کی طرح سیاہ،

وہ ایک انتہائی ناکارہ، ناکامیاب، سیاہ بخت شخص تھا،

جس کے بخت نے کبھی اس کا ساتھ نہیں دیا تھا،

ہاں البتہ منہ کے بل گرانے کو ہر وقت تیار رہتی تھی،

وہ تھک گیا تھا،

اپنی سیاہ تاریک بخت کے ساتھ چلتے چلتے،

وہ پور پور زخمی ہو چکا تھا،

اب اس میں مزید چلنے کی اور گھسیٹنے کی ہمت نہیں تھی،

وہ اب اپنے اس سیاہ بخت سے آزادی چاہتا تھا،

وہ شہر میں ڈیمپ کے کنارے کھڑے سوچ رہا تھا۔

اور اب اس کے پاس جینے کی کوئی وجہ بھی تو نہیں بچی تھی،

اس کی مہربان ماں جو کسی ڈھال کے مانند تھی،

اسے چھوڑ گئی تھی،

اور دوسری اس کی منکوحہ اس جیسے ناکارہ، نااہل سے چھٹکارا چاہتی تھی،

اس کے پاس اب صرف یہی ایک راستہ رہ گیا تھا۔

وہ بزدل بن کر پیدا ہوا،

بزدل بن کر جیا،

اور اب بزدل بن کر مرنے والا تھا۔

اگلے ہی پل آگے کی جانب جھکتا اس نے خود کو ڈیمپ کی جانب پھینک دیا تھا۔

مگر قسمت نے یہاں بھی اس کا ساتھ نہیں دیا۔

پانی اسے اپنے اندر دھیرے دھیرے لے رہی تھی تاکہ اس کی روح نکال کر اسے کنارے پہ چھوڑ جائے۔

مگر پانی یہ کر نہیں پائی کیونکہ۔۔۔

اس کے تقدیر سے جڑے کچھ لوگ وہاں تھے،

جنھیں قسمت نے اس کے لئے چنا تھا۔

جس نے موت کی وادی میں جاتے نحل خان کو بچا لیا تھا۔

"کیوں بچایا مجھے، مر جانے دیا ہوتا، زندگی سے زیادہ آسان تو مرنا ہے"

کنارے پہ کئی لمحہ بے دم سے پڑے ہونے کے بعد وہ اٹھتے ہوئے سسکتے ہوئے اس شخص پر غرایا تھا

جس نے اسے بچانے کا گناہ کیا تھا

"پاگل ہو کیا تم؟، لوگ لاکھوں روپئے خرچ کر دیتے ہیں، اپنی زندگی بچانے کے لئے اور تم یوں ہی فری میں اپنی زندگی گنوانے پر تلے ہوئے ہو"

معاذ جو ٹھنڈ سے بری طرح کانپ رہا تھا

بری طرح اسے دھکیلتا بپھر کر بولا تھا

"وہ لوگ اپنی زندگی بچانے کے لئے لاکھوں اس لئے خرچ کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی زندگی ان لاکھوں کروڑوں روپئے سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے مگر میری زندگی کی تو کوئی قیمت ہی نہیں ہیں گنوا دیا تو کیا ہوا؟"

وہ دوبارہ زمین پر گرتا اذیت اور خود ترسی سے بولا

"یہ فیصلہ کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟،اس زندگی پہ تمہارا کوئی حق نہیں ہے،یہ زندگی تمہیں اللہ نے دی ہے،اور یہ اللہ کی امانت ہے،اس پر تم اپنی مرضی نہیں چلا سکتے،اس پر صرف اللہ کی مرضی چلتی ہیں بے وقوف لڑکے،اگر مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو اس طرح بزدلوں کی طرح کیوں مر رہئے ہو بلکہ اس کے خلاف جدجہد کر کے مرو جس نے تمہیں مرنے پر مجبور کیا ہے،مرنا ہی ہیں نا تمہیں تو پھر کوشش کرتے ہوئے مر جاوں نا،موت بھی ملے گی اور افسوس بھی نہیں ہو گا"

حسان زمین پہ گرے نحل کا کالر مٹھی میں دبوچے غراتے ہوئے بولا تھا،

جس پر نحل اپنے جلتے دل و دماغ اور بھگتی آنکھوں سے حسان کو سنا جا رہا تھا

------*------*------*----

"امی یہ نحل ہے، میرا دوست گاؤں سے آیا ہے کچھ دن یہی رہئے گا ہمارے ساتھ"

بیلن ہاتھ میں تھامی سکینہ بیگم کو حسان نے ڈرتے ڈرتے اپنے ساتھ کھڑے نحل کا تعارف کروایا تھا۔

حسان نحل کو بری طرح لفظوں سے رگیدتا، اس کے عقل ٹھکانے لے ہی آیا تھا

جس پر نحل کے دل سے فی الحال خودکشی کا خیال نکل گیا تھا

حسان اسے پھر سے تنہاء نہ چھوڑتے ہوئے خود کے ساتھ گھسیٹتا اپنے گھر لے آیا تھا

اور ابھی معاذ کے گھر کے تمام افراد کے سامنے کھڑا نحل بری طرح نروس تھا۔

جن کے یہاں یقیناً جوئنٹ فیملی سسٹم تھا۔

اور حسان کی امی یقیناً یہاں کی ہیڈ تھیں

جو بیلن کو کسی ہتھیار کی طرح تھامے نحل کو شدید ناگواری سے گھوری جا رہی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے معاذ ہمارا گھر کوئی دارالامان ہے جہاں ہر دوسرے دن تم سڑک سے کسی لاوارث کو گھر اٹھالاو گے"

سکینہ بیگم کے قطعی ناگواری سے کہنے پر نحل بری طرح شرمسار ہوا تھا

"تائی جان آپ جسے لاوارث کہہ رہی ہیں آپ جانتی نہیں کہ وہ کون ہے؟"

تبھی بیچ میں ایک شرارتی سا نظر آتا لڑکا کودتا ہوا بولا تھا

"اب کونسی نئی کہانی بنانی ہے تبریز؟"

سکینہ بیگم آنکھیں نکالتی تبریز پہ مارنے کے لئے بیلن اٹھا گئیں تھیں

"یہ کہانی نہیں ہیں یور آنر، یہ جو معصوم سا نظر آتا بچہ ہے ناں یہ کوئی اور نہیں ہیں، آپ خود اس سے پوچھ سکتی ہیں، بچہ آپ کا نام کیا ہے؟"

تبریز کسی وکیل کی طرح کہتا اس کی جانب متوجہ ہوا جو سہما ہوا تھا،

جس پر نحل نے دیکھا تھا کہ ساتھ ہی گھر کے سارے افراد اس کی جانب دیکھ رہے تھے جس پر اس کی زبان بے ساختہ پھسلی

"نن۔۔۔ نحل خان"

"دیکھا آپ نے یہ کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے حسان خان جو کہ دالائف کمپنی آف میڈیسن کے سی ای او ہیں یہ ان کے پوتے ہیں, دا نحل خان"

تبریز نے بات ختم کرتے سب کی جانب دیکھا جہاں سب حیرت سے نحل کو دیکھ رہئے تھے اور خود نحل منہ کھولے تبریز کو۔

"کیوں بکواس کر رہا ہے؟"

سب سے پہلے تائی امی ہی تھیں جو تبریز کے جھانسے نکلتے غرائی تھیں

اور ساتھ ہی اسے ایک زوردار بیلن بھی بازو پہ کھانا پڑا تھا

"میں کوئی بکواس نہیں کر رہا، تائی امی، میں اس کمپنی میں کام کرتا ہوں تو میں بہتر طریقے سے جانتا ہوں"

تبریز رونی سی صورت بنائے اپنا بازو سہلاتے ہوئے جھلا کر بولا

"کیا سوچ کہہ رہے ہو؟، یہ احسان خان کا پوتا ہے"

اگلے ہی پل تائی امی جو ناک بھوئیں چڑھائی ہوئی تھی اپنا تیور بدلتی آنکھوں میں رشک سمائے نحل کو دیکھیں گئ تھیں

جو اس افتاد پر شدید حیران پریشان تھا

"اور نہیں تو کیا بلکہ کمپنی کا اگلا سی ای او بھی ہمارے نحل خان ہی ہونگے"

تبریز نے مزید تڑکا لگاتے ہوئے مشہور زمانہ پیشن گوئی کی۔

"یہ اتنی اچھی خبر اتنی دیر سے کیوں سنائی، چل ہٹ سامنے سے، کتنا پیارا بچہ ہے یہ اور میں یوں ہی ناراض ہو رہی تھی"

جسے سن کر سکینہ بیگم اگلے ہی پل نحل کے لئے موم کی ڈھیر کی طرح پگھلتی

راستے میں کھڑے تبریز کو سامنے سے ہٹاتی نحل کی جانب بڑھی تھیں

"بیٹا تمہارا بہت بہت شکریہ، اپنے عالیشان محل کو چھوڑ کر ہماری چھونپڑی جیسی کٹیا میں آنے کی"

سکینہ بیگم کے نہایت پیار سے کہنے پر اس نے پریشانی سے حسان کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کر رہا تھا،

اور وہ بھلا کیسے ریلیکس رہتا کیونکہ دیکھتے ہی دیکھتے سکینہ بیگم نے اسے گھر کا سب سے بہترین کمرہ رہنے کے لئے دیا تھا،

وہاں موجود سارے افراد کے لئے وہ نہایت ہی اہم ہو گیا تھا،

جو کل تک جانوروں تک کے لئے نہایت غیر اہم تھا

وہ جس کی زندگی میں ہر کسی نے اسے بس پیروں تلے رولا ہی تھا،

اب جیسے اسے سر آنکھوں پہ بٹھایا جا رہا تھا۔

"مم۔۔میں کسی احسان خان کو نہیں جانتا۔۔"

اور جب اس نے پریشانی سے اٹکتے ہوئے معاذ سے کہا

"تبریزیوں ہی مذاق کیا کرتا ہے، تم پریشان نا ہو، بلکہ اس مذاق کا لطف اٹھاو، امی اور یہ سارا گھر تمہاری جم کر مہمان نوازی کرنے والی ہیں"

حسان ہنس کر اس کے کاندھے کو تھپتھپا کر کہتا بولا تھا۔

"مذاق۔۔"

اس نے پریشانی سے دور جاتے حسان کی پشت کو گھورا تھا

وہ نہیں جانتا تھا کہ عنقریب یہ مذاق اس کی ساری زندگی پلٹنے والی تھی۔

قسمت ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ پھر ایک نئی چال چلنے والی تھی۔

ایسی چال جو عقل و فہم سے پرے تھا۔

بے شک قسمت کسی شطرنج سے کم نہیں ہوتا،

جو ہمیں اگلے ہی پل دھکا دے کر کس مقام پر کھڑا کرے اور ہمیں کیا بنا دیں پتا ہی نہیں ہوتا۔

بادشاہ بنا دے، وزیر بنا دے، یا وقت کا غلام۔۔۔

یہ تو قسمت ہی جانے یا پھر قسمت نامی شطرنج کو چلانے والا کھلاڑی۔۔

_____*_____*_____*____

نحل کو معاذ کے گھر ایڈجسٹ ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی،

بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ پہلا گھر تھا جہاں نحل کو کسی قسم کی دقت پیش نہیں آ رہی تھی۔

کیونکہ معاذ کا گھرانہ اسے سر آنکھوں پہ بٹھائے ہوئے تھا،

جس پر اسے قطعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی تھا کہ جس کے ساتھ اتنا اچھا سلوک ہو رہا تھا،

اسے لگتا جیسے کہ وہ کوئی نہایت ہی دلفریب خواب دیکھ رہا ہو۔

اس گھر کا نام تغلق ہاؤس تھا

جو کہ معاذ کے دادا کے نام پر رکھا گیا تھا۔

پانچ مرلے کا تغلق ہاؤس، جس میں پانچ بھائیوں کی فیملیز اوپر نیچے کر کے بستی تھی،

ان کے بچے اتنے سارے تھے، کہ نحل کے سامنے ہر دوسرے دن کوئی نا کوئی نیا فرد آ جاتا تھا،

جن سے وہ پہلی مرتبہ مل رہا ہوتا،

ساتھ ہی تغلق ہاؤس میں اس نے طرح طرح قسم کے افراد کو دیکھا،

مگر یہ سچ تھا کہ وہ پہلی مرتبہ اپنی زندگی میں خوش تھا،

کیونکہ وہاں کوئی ایسا نہیں تھا، جو اسے منحوس سمجھتا تھا،

کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کے سائے سے بھاگتا تھا،

کوئی ایسا نہیں تھا جو اس سے نفرت کرتا تھا۔

بلکہ اس کے الٹ تغلق ہاؤس کے لوگ اس کے ساتھ نہایت ہی نرمی اور محبت سے پیش آتے۔

اور ان سب کی ہیڈ معاذ کی امی سکینہ بیگم جو سب سے بڑی تھی،

نحل کی عادت، فرماں برداری، نرم طبیعت دیکھ اس پر قربان ہوئے جا رہیں تھیں۔

معاذ ایک مشہور و معروف گیرج چلاتا تھا،

جہاں کارز کا میک اوور کیا جاتا تھا، کارز کو موڈیفائیڈ کیا جاتا تھا،

معاذ اگلے ہی دن اسے بھی ساتھ لے گیا

"ہیلو نحل۔۔۔"

گیرج میں داخل ہوتے ہی وہ خوش گوار حیرت میں گھرا تھا،

کیونکہ وہاں عموماً سارے کام کرنے والے لڑکے اسے جانے پہچانے لگے،

کیونکہ وہ سبھی لڑکے تغلق ہاؤس کے تھے۔

گیرج بہت بڑا اور خوبصورت، تھا نحل کو پسند آیا تھا

"بوئز آج سے نحل بھی ہمارے ساتھ ہی کام کرے گا"

نحل کے ارد گرد جمع ہو کر نحل کو وش کرتے لڑکوں سے معاذ مسکراتے ہوئے بولا تھا

"کیا واقعی۔۔"

لڑکوں نے سن کر خوشی کا اظہار کیا تھا

"مگر معاذ بھائی مجھے کام نہیں آتا"

معاذ کی بات سن کر نحل نے ایک نظر خوشی کا اظہار کرتے لڑکوں کو دیکھ پریشانی سے معاذ سے کہا تھا

"کوئی بات نہیں سیکھ لو گے، ویسے تمہیں کچھ تو آتا ہو گا؟"

معاذ نے مسکرا کر تسلی دیتے ہوئے کہا

"مجھے کچھ نہیں آتا۔۔۔کیونکہ کوئی بھی مجھے کام نہیں دیتا تھا،اس ڈر سے کہی میری نحوست کی وجہ سے ان کا کاروبار ناٹھپ ہو جائے"

نحل نے دھیمے لہجہ میں کہا تھا

نحل کی بات سن کر وہاں موجود سب کی مسکراہٹ سمٹی تھی

"آپ کو بھی رسک نہیں لینا چاہئے معاذ بھائی"

"آہ نحل کمال کی بات کرتے ہو تم بھی انسان نفع و نقصان کسی دوسرے کی قسمت کے سبب نہیں اٹھاتا بلکہ ہر انسان اپنا نفع و نقصان اپنے ہی اعمال کے سبب اٹھاتا ہیں، تمہیں کتنی مرتبہ یہ بات سمجھنا پڑے گا؟"

نحل کی بات سن کر معاذ نے بری طرح جھڑکا تھا اسے،

"معاذ بھائی صحیح کہہ رہے ہیں، مجھے یقین ہیں کہ تم بہت جلد ہی سب کچھ سیکھ جاؤ گے"

عفان نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے کاندھے کو تھپکا تھا

اس نے نم آنکھوں سے ان سبھی کو دیکھا جو مسکرا کر نجانے اس کا ہمت و حوصلے بڑھانا چاہتے تھے یا یقین؟

مگر ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ نحل کی قسمت نے تو اس کے لئے کچھ اور ہی پلان کیا ہوا تھا،

نحل کی قسمت تو نحل سے کوئی اور ہی کام لینا چاہتی تھی۔

قسمت کبھی بھی ہماری محتاج نہیں ہوتی، بلکہ ہمیں اپنا محتاج کر جاتی ہیں۔

---*-----*------*------*----

"دالائف میڈیسن کمپنی کے سیکنڈ فلور پر صبح کے وقت شروعاتی کام کی کافی گہما گہمی تھی،

وہی ہیڈ آفس میں باس کے چیئر پر بیٹھے احسان خان سے وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی

"سر انٹرنیٹ پر سی ای او کو لے کر مختلف قسم کی افواہیں گردش کر رہی ہیں، ایک نے تو یہاں تک اپنے ویب سائٹ پر کہا کہ نیا سی ای او حدید خان منتخب ہو چکے ہیں"

یسیرہ حیات ہاتھ میں پکڑے ٹیب پہ اسکرول کرتی ہوئی پریشان سی بڑے سے ڈیکس کے پیچھے بیٹھے احسان خان سے کہہ رہی تھی

یسیرہ حیات دالائف کمپنی آف میڈیسن کے چیئرمین احسان خان کی سیکرٹری تھی۔

"میم آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے"

تبھی باہر سے ایک امپلوئی اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تھی

ساتھ ہی ہاتھ میں موجود سیل فون یسیرہ کی جانب بڑھایا تھا

سیل فون پر ایک ویوڈیو چل رہا تھا

جسے دیکھ یسیرہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی

"کیا ہوا؟، کچھ مسئلہ ہے کیق؟"

"سر کیا آپ کا حدید سر کو چھوڑ کر بھی کوئی دوسرا پوتا ہے؟"

آنے والی امپلوئی نے تجسس سے پوچھا تھا

جس پر یسیرہ نے بھی چہرہ سیل فون سے اٹھا کر احسان خان کو دیکھا تھا۔

جو اس سوال پر حیران نظر آرہے تھے

_____*_____*_____

سیاہ مخملی چاند ستاروں سے جڑا آسمان نہایت ہی خوبصورت سماں پیدا کر رہا تھا،

تغلق ہاؤس کے وسیع لان کے ساتھ جڑے پلے گراونڈ میں اس وقت کافی ہنگامہ پر پا تھا،

کیونکہ تغلق ہاؤس کے سارے لڑکے سسیٹر ڈے نائٹ ہونے کے سبب رت جگا منانے

کے موڈ میں تھے جو ہر سٹر ڈے نائٹ کو منایا جاتا تھا،

اس وقت تو وہ گروپ میں بٹے فٹ بال کھیلنے میں مصروف تھے۔

ان سے کچھ فاصلے پر ہی گھر کے بقیہ افراد چیئر لگا کر بیٹھے ان کے گیم کو انجوئے کر رہے تھے اور ان

کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔

اور ساتھ ہی ہانیہ جو معاذ کی سب سے چھوٹی بہن تھی،

اپنا سیل فون تھامے ان کا ویڈیو بنا رہی تھی اور ساتھ کمنٹری بھی کر رہی تھی۔

ہانیہ جو یوٹیوب ویلوگر تھی،اس کی سب سے بڑی ہابی یہی ہوتی کہ اپنے گھر کے افراد کی غیر معمولی ویڈیوز بنابنا کر یوٹیوب میں اپلوڈ کرنا،

جس کی وجہ سے وہ ایک مشہور یوٹوبر بن چکی تھی،

میلینز سے زیادہ اس کے فالوورز تھے، جس کے سبب وہ دوستوں میں اترانے سے ہر گز نہیں چوکتی تھی

"گائز۔۔۔اسٹاپ۔۔اسٹاپ۔۔۔اٹ۔"

تبھی وہاں تبریز بھاگتے ہوئے آیا تھا جو کچھ دیر پہلے اپنے کمپنی کا امپورٹینڈ کال اٹینڈ کرنے کے غرض سے کھیل چھوڑ کر سائیڈ میں گیا تھا۔

وہ سب گیم روکتے ہوئے تبریز کی جانب متوجہ ہوئے جس کے چہرے پہ کافی سنسنی چھائی ہوئی تھی

"کیا ہوا؟"

علی نے پوچھا

(معاذ کے ابو ضیا تغلق سے چھوٹے بھائی نیاز تغلق کا بڑا بیٹا،ان کے کل چار بچے تھے تین بیٹا، علی ،احمد،ار باز اور ایک بیٹی ادینہ)

"مذاق مذاق میں عبدالرزاق ہو گیا"

تبریز نے اپنے مخصوص شرارتی لہجہ میں کہنے کی کوشش کی البتہ اس کے چہرے سے پریشانی جھلک رہی تھی

"سیدھے سیدھے بات کرو"

معاذ کے ڈپٹنے پر تبریز رونی شکل بناتا،

اپنا سیل فون ان سبھی کے سامنے کر گیا تھا

جہاں ایک ویڈیو یوٹیوب پہ چل رہی تھی،

اور وہ ویڈیو کسی اور کی نہیں بلکہ نحل کی اور تبریز کے مکالموں کی تھی،

جس میں وہ نا صرف یہ نیوز دے رہا تھا کہ نحل احسان خان کا پوتا ہیں بلکہ پیشن گوئی بھی کر رہا تھا کہ دا لائف میڈیسن کا آنے والا سی سی یو بھی نحل خان ہی بنے گا،

نحل کی شکل ویڈیو میں نظر آرہی تھی اور تبریز کی پشت،

ان سبھی نے حق دق ہو کر اس ویڈیو دیکھا اور ساتھ جب ان کی نظریں ویوڈیو سے نیچے ویوز کی جگہ گئی تو وہاں میلینز ویوز دیکھ ان کے ہوش اڑے تھے۔

"یہ کس نے اپلوڈ کیا؟"

سمیر نے بے ساختہ پوچھا تھا

"کیا آپ نہیں جانتے؟"

تبریز نے برا سا منہ بنائے گردن موڑ کر ہانیہ کو دیکھا تھا جو اپنے سیل فون میں گھسی نظر آرہی تھی

"خیر کوئی بڑی بات نہیں ہیں، یہ تو صرف ایک مزاق تھا نا؟"

ارباز نے جیسے دوسروں سے زیادہ خود کو تسلی دیتے ہو کہا تھا

"مگر لوگوں نے اسے مذاق نہیں سمجھا، مجھے ابھی خبر ملی ہیں کہ یہ فوٹیج نیوز میں بھی جلائی جارہی ہیں ہمارے کمپنی میں تو کافی کھلبلی مچی ہیں کہ یہ نیوز کتنا سچ ہیں؟"

تبریز نے فوراً تسلی کا بیڑا غرق کیا تھا

"کیا ہوا بچوں سب ٹھیک تو ہیں ناں؟"

معاذ کے ابو ضیا صاحب نے انہیں گیم روک پریشانی سے سرگوشی کرتے دیکھ پوچھا تھا

"جی تایا ابو سب ٹھیک ہیں گیم نیوٹرل ہو گیا ہیں کل پھر سے کھیلے گے"

فیض (نیاز تغلق سے چھوٹے بھائی کا بیٹا) نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا تھا

"ٹھیک ہیں رات بھی کافی ہو گئی ہیں اب سونے چلتے ہیں"

تایا ابو کے کہنے پر سبھی بڑے اٹھ کر اندر جانے لگے تھے۔

بڑی تائی امی سرکل کی شکل میں کرسیوں پہ بیٹھی باتوں میں مصروف لڑکیوں کو ڈانٹ کر اٹھا رہیں تھیں اور انہیں اپنے کمرے میں جانے کی تلقین کر رہیں تھیں

لڑکیاں اتنی جلدی کمرے میں جانا نہیں چاہتی تھی مگر تائی امی کے بیلن کا خوف انہیں کرسیوں سے اٹھا گیا تھا۔

"کیا ہوا آپ سب لڑکیوں کی طرح کانا پھونسی کیوں کر رہیے ہیں؟"

ہانیہ اپنے چینل کے لئے کسی نئے سنسنی خیز ویوڈیو کی تلاش میں ان کے قریب جاتی تجسس سے پوچھ رہی تھی

جس پر سبھی خاموش ہوتے ہوئے ہانیہ کو گھورنے لگے تھے کیونکہ اسی کے سبب نحل سے جڑا مذاق میڈیا میں وائرل ہوا تھا

"آپ لوگوں کی شکل دیکھ کر تو لگتا ہے جیسے دال میں کچھ کالا ہیں"

ہانیہ ان سبھی کو اپنی جانب گھورتا دیکھ پریشان ہونے کے بجائے اور مزے سے بولی

"دل میں کچھ کالا نہیں ہیں بلکہ دال پوری ہی تمہارے سبب کالی ہو گئی ہیں چڑیلن"

تبریز نے چڑ کر کہا تھا

"میں نے تم سے نہیں پوچھا سڑے ہوئے اسٹابری کے بیج"

ہانیہ فوراً تڑخ کر بولی

"ہانیہ اندر جاؤ"

ہانیہ اور تبریز جن کے درمیان ہمیشہ چھتیس کا آکڑا رہتا تھا مزید ایک دوسرے پر گولہ باری کرتے معاذ نے ہانیہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا تھا

"جا رہی ہوں"

ہانیہ منہ بسور کر کہتی، تبریز کو وارننگ دیتی نگاہوں سے دیکھتی پیر پٹختے وہاں سے گئی تھی۔

"اب کیا ہو گا؟"

ان سبھی نے سوالیہ نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور پھر سبھی کی نظریں شدید پریشانی سے زرد پڑتی نحل کے چہرے پہ جا رکی تھی

"پریشان مت ہو کچھ نہیں ہو گا"

نحل کی زرد رنگت دیکھ معاذ نے فوراً اسے تسلی دی تھی

"ہاں بلکل پریشان مت ہونا نحل بس کچھ نہیں ہو گا، احسان خان تم پر کیس کر دے گے اور تمہیں بس کچھ سالوں کی جیل ہو جائے گی، ہیں نا معاذ بھائی؟، اس کے علاوہ اور تو کچھ نہیں ہو گا"

تبریز نے بھی معاذ کے سے انداز میں نحل کو تسلی دی تھی جس پر نحل کا چہرہ جیل لفظ سن کر مزید زرد ہوا تھا۔

جس پر سبھی لڑکوں نے تبریز کو تیز نظروں سے گھورا تھا، جو فوران سب کی نظروں کے سامنے سے نودو گیارہ ہوا تھا۔

دیر رات تک ان سبھی نے اس مسئلے کو ڈسکس کیا تھا،

احسان خان سے جا کر معافی مانگنے کے علاوہ کوئی حل نہیں نکلا۔

"اگر جو کبھی سکینہ بیگم کو اب یہ پتا چل جائے کہ نحل احسان خان کا بیٹا نہیں ہیں تو وہ کیا کرے گیں؟، کیا وہ بھی اس سے نفرت کرے گی؟، کیا گھر کے سارے افراد اس سے نفرت کرنے لگے گے؟، جیسا کہ اب تک اس سے دوسرے لوگ کرتے آئے تھے؟"

بستر پر لیٹے کروٹ پر کروٹ بدلتے اس کے ذہن میں یہی سوال گردش کر رہے تھے۔

نحل کی اصلیت صرف گھر کے لڑکوں کو ہی پتا تھا کہ تبریز نے مذاق کیا تھا، مگر بقیہ لوگ اسے سچ میں احسان خان کا پوتا سمجھنے لگے تھے۔

اور اب اگر اس کی اصلیت سب کے سامنے آ گئی تو کیا وہ پھر سے دھتکارے جائے گا، جیسا کہ اب تک دھتکارے جاتا رہا تھا۔

سچ تو یہ تھا وہ اتنی محبتوں کے حاصل ہونے کے بعد انہیں کھونا نہیں چاہتا تھا۔

مگر اگر اس کی قسمت نے ایک مرتبہ پھر یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے منہ کے بل گرانا ہے تو وہ بھلا کیا کر سکتا تھا،

کیا وہ واقعی میں ایک بد قسمت انسان تھا؟

جس کی قسمت میں بس ٹھوکر کھا کر گرنا اور ٹھکرائے جانا لکھا تھا،

_____*_____*_____*_____*_____*_____

وہ ایک بڑا سا ہال تھا

جس میں قطار در قطار مخملی کرسیاں دروازے تک رکھی تھی،

جہاں لوگوں کا امڈتا ہوا ہجوم تھا۔

بڑی بڑی حثیت اور پوسٹ کے لوگ،

کیمرہ لئے میڈیا،

اسٹیج کے وال پر بڑا سا بینر لگا تھا جس پر لکھا تھا

"دالائف کمپنی آف میڈیسن"

جی ہاں آج دالائف میڈیسن کمپنی کے سی ای او کو منتخب کیا جانے والا تھا۔

موجود سی ای او التمش خان نئے سی ای او کا علان کرنے والے تھے۔

اور انہی بھیڑ میں دور سے دیکھنے پر نحل خانصاف نظر آرہا تھا

جو معاذ کے ساتھ کافی پریشان سا نظر آرہا تھا

"ہم یہاں کیوں آئے ہے؟"

نحل کو ڈر تھا کہ کوئی اسے پہچان نا لے

کیونکہ ہانیہ کی بنائی ہوئی ویڈیو کے وجہ سے وہ کافی مشہور ہو چکا تھا

"معافی مانگنے جو حرکت ہم سے انجانے میں سرزد ہوئی اس کی معافی بھی تو مانگنا ہے نا، اور ایک بات کمپنی سے تمہارے لئے کال بھی آیا تھا"

معاذ آخری بات پہ بے ساختہ ہچکچایا تھا

"کس لئے کال آیا تھا؟ اور یہ پہلے کیوں نہیں بتایا آپ نے؟"

معاذ کی آخری بات پر نحل کا رنگ اڑا تھا

"وہ تمہیں بلا رہے تھے"

معاذ نے نحل کی آڑی رنگت دیکھ کہا تھا

"مگر کیوں؟"

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا، اچھا رکو میں تبریز کو ڈھونڈوا اس نے کہا تھا کہ وہ ہم سے یہاں ملے گا"

نحل مزید کوئی سوال کرتا

معاذ وہاں سے غائب ہوا تھا

"معاذ بھائی"

اس نے مڑ کر بے ساختہ دور جاتے معاذ کو پریشانی سے پکارا تھا،

تاکہ وہ یہاں سے جلد از جلد غائب ہو سکے۔

مگر سامنے سے آتی ہستی کو دیکھ اس کی آواز گلے میں گھٹی تھی

وہ ہستی کوئی اور نہیں تھی بلکہ اس کی بیوی تھی۔

جو اسے بھی دیکھ کر لمحہ بھر کے لئے جیسے ٹھٹکی تھی

مگر اگلے ہی پل وہ اس کی جانب بڑھی

"یہاں کیوں آئے ہو؟، کیا یہاں بھی رخصتی کے لئے گڑگڑا کر بھیک مانگنے کے لئے؟، یا وہ گھٹیا حرکت جو تم نے انجام دی اس پر اعزازی سند سے نوازے جانے کے لئے؟"

اس کی بیوی زہر خند انداز میں ایک مرتبہ پھر جیسے اسے ذلیل کرنے پہ تلی تھی

"میں خود سے نہیں آیا، مجھے بلایا گیا ہے"

نحل کا لہجہ خود بخود اسے دیکھ سپاٹ ہوا تھا

اور کمال کی بات یہ تھی کہ

اب کی مرتبہ اس نے اپنے دل اور وجود میں ہمیشہ کی طرح اسے سامنے پا کر کوئی ہل چل ہوتی محسوس نہیں ہوئی تھی

"اوہ تو تم بولنے بھی لگے ہو؟، کیا تمہاری کھوئی ہوئی چابی مل گئی ہیں؟"

اس کا لہجہ مزید حقارت زدہ ہوا تھا جس پر وہ ضبط سے لب بھینچ کر رہ گیا تھا

"یسیرہ چلیں ابھی اسٹیج پہ مجھے اناونس کر کے بلایا جانے والا ہیں، میں چاہتا ہوں اس اہم موقع پر آپ میرے ساتھ رہیں"

تبھی حدید خان پیچھے سے آتا ان دونوں کے درمیان حائل ہوتا،

نحل کی جانب دیکھے بنا،

اس کی بیوی کے سامنے اپنے بازو کا حلقہ کمر پہ بناتا ہوا بولا،

حدید کے لہجے میں بلا کا اعتماد تھا

جیسے اسے یقین تھا اس کی آفر کو ہر گز بھی ٹھکرایا نہیں جانے والا تھا،

آخر کوئی ٹھکراتا بھی کیوں؟

وہ دالائف میڈیسن کمپنی کا نیا سی ای او بننے والا تھا

اور تبھی نحل نے دیکھا

اس کی بیوی اس پر ایک حقارت زدہ نظر ڈال کر حدید خان کے بازو کے حلقے میں ہاتھ دے کر آگے بڑھ گئی تھی۔

آنکھیں بھینچ کر اس نے جیسے اپنے اندر کے اشتعال پر قابو پایا تھا،

بے شک اس کے اندر بہت کچھ بدل گیا تھا

مگر اب بھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی بیوی کی کہنی تھام کر اس غیر مرد کے پہلو سے گھسیٹتا

اور وہاں سے لے جاتا کیونکہ اس کی بیوی نے اسے ایسا کرنے کے حق سے کبھی نوازہ ہی نہیں تھا

وہ جلتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھا گیا تھا

جواب اسٹیج پر پہنچ چکے تھے۔

یسیرہ اسٹیج پر پہنچ کر نہایت ہی غیر محسوسانہ انداز میں حدید کے پہلو سے اپنا بازو کھینچ گئی تھی اور احسان خان کی جانب بڑھ گئی

جو ڈائس پہ موجود مائک کے سامنے جا کھڑے ہوئے تھے

البتہ حدید یسیرہ کا اس طرح اپنے پہلو سے ہاتھ نکالنا محسوس کر گیا تھا

جس کے سبب اس کی پیشانی پہ لاتعداد بل پڑے تھے

"چیئرمین احسان خان صاحب ایک افواہ پچھلے کچھ دنوں سے گردش کر رہی ہیں، آپ اس کے متعلق کیا کہنا چاہئے گے؟"

تیسری قطار میں بیٹھے ایک نیوز رپورٹر نے سوال کیا تھا

"کیا واقعی نحل خان آپ کا پوتا ہے؟"

"اگر ہے تو پھر موجودہ سی ای او کون بنے گا؟، نحل خان یا حدید خان؟"

احسان خان پر بقیہ میڈیا نے بھی سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی

ان کے سوالات سن کر احسان خان کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری تھی

"میں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ میڈیسن کمپنی کا سی ای او وہی شخص بنے گا جس کے سینے میں ایک درد مند دل موجود ہو، جو میڈیسن کمپنی کے لائق ہو اور آج میں یہاں علان کرنے آیا ہوں کے موجودہ سی ای او کون ہو گا؟"

احسان خان نے اپنی ازلی نرم مسکراہٹ لبون پہ سجائے کہا

"سر آپ نے جواب نہیں دیا کہ نحل خان آپ کا پوتا ہے یا نہیں؟، کہی وہ کوئی فیک پرسن تو نہیں ہیں، کیونکہ ہم نے آپ کے اس پوتے کے متعلق تو کبھی کچھ سنا ہی نہیں تھا، یہ اتنے دنوں سے کہاں غائب ت؟"

رپوٹر کے پوچھنے پر

نحل جس کی نظری اب تک یسیرہ پر تھی،

اپنے متعلق سوال سن کر جیسے اس کے دل کی دھڑکن رکی تھی

اس کی نظریں یسیرہ سے ہٹ کر احسان خان پر جا ٹکی

ہال میں موجود سبھی کی طرح وہ بھی منتظر خوفدہ نظروں احسان خان کو دیکھے گیا تھا

"جی ہاں۔۔۔ نحل خان۔۔۔ میرا پوتا ہے۔۔"

جواب کیا تھا؟

جس نے وہاں موجود کئی لوگوں کی سانسیں روک دی تھی

ان لوگوں نے رکی ہوئی سانسوں کے ساتھ حیران گی سے احسان خان کو دیکھا تھا

جس میں سر فہرست صرف نحل، یسیرہ، معاذ، تبریز ہی نہیں تھے

بلکہ حدید خان بھی تھا۔

"کسی فیملی ایشو کے سبب نحل منظر عام پر نہیں آپایا تھا، اور میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اپنا فیملی ایشو آپ سے ڈیسکس کروں"

احسان خان کا لہجہ اب کی مرتبہ قطعی تھا

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ آنے والا سی ای او کون ہو گا؟، مس یسیرہ حیات کیا آپ میرے دوسرے پوتے نحل خان کو سٹیج تک لائینگی؟"

"جی؟"

یسیرہ نے جیسے بے یقینی سے سنا تھا

"یں نے کہا کہ کیا آپ زحمت کرے گیں پلیز؟"

"یس سر آفکورس"

یسیرہ ٹھٹھک کر ہوش میں آتی فوراڈائس سے اترتی نحل کی جانب بڑھی تھی۔

جو دم سادھے اپنی جانب آتی یسیرہ کو دیکھ رہا تھا۔

سارے کیمرے،اور لوگ نحل کی جانب متوجہ تھے

اور نحل حیرت سے گنگ ایک مرتبہ پھر اپنی تقدیر کی نا سمجھ آنے والی پہلیوں میں گم تھا۔

_____*_____*____

"اب جب آپ سب جان گئے ہیں کہ میرے دو پوتے ہیں،اور آپ کو یقینن یہ سوال پریشان کر رہا ہے کہ میرے ان دو پوتوں میں سے کونسا پوتا سی ای او کے طور پر چنا جائے گا؟،اور سچ کہوں تو یہ میں بھی نہیں جانتا،میرے ان دونوں پوتوں میں سے کون سی ای او کے لائق ہے،

اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میرے ان دونوں پوتوں کو ایز آسی ای او کمپیٹیشن کے طور پر چنا جاتا ہے، ان دونوں میں سے جس کی کارکردگی اچھی ہوں گی، اسے آنے والے مہینے میں سی ای او کے لئے چن لیا جائے گا"

دالائف میڈیسن کمپنی کے چیئرمین احسان خان کے اس عجیب و غریب علان پر سبھی دنگ رہ گئے تھے۔

*****

"یہ جھوٹ ہے ناں؟، نامیرا کوئی بھائی تھا، اور ناہی ڈیڈ کے علاوہ آپ کا کوئی دوسرا بیٹا تو پھر یہ آپ کا نیا پوتا کہاں سے آگیا؟"

حدید خان نہایت ہی شدید غصے میں تھا، وہ ٹیبل کے پیچھے بیٹھے پر سکون سے احسان خان سے پوچھ رہا تھا

"اگر جھوٹ ہے بھی تو میرا نہیں خیال کہ آپ کو اس سے کوئی نقصان پہنچا ہے"

احسان خان نے نہایت اطمینان سے جواب دیا تھا

"مجھے نقصان نہیں پہنچا؟، آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟، جس میں آپ اپنے منہ بولے پوتے کو شریک کر رہے ہیں نا اس پر صرف اور صرف میرا حق ہے"

حدید جیسے سن کر مزید غصے میں آتے ہوئے بولا

"میں آپ کے حق میں کسی کو شریک نہیں کر رہا ہوں، بے شک میری ساری پراپرٹی، بینک بیلنس کے حقدار صرف آپ ہو مگر اس کمپنی کے سی ای او کا حقدار صرف وہی شخص ہو گا جو لائق ہو گا، وہ چاہئے آپ ہو یا نحل ہو یا کوئی تیسرا"

احسان خان نے اب کی مرتبہ نہایت ہی سختی سے کہا تھا جس پر حدید نے سختی سے لب بھینجا

"اچھا تو کیا وہ آپ کا فیک پوتا مجھ سے زیادہ لائق ہے؟، وہ بھی کیا آکسفورڈ گری ہولڈر ہے یا نہایت ہی تجروبہ کار ہے؟"

حدید خان غصے سے احسان خان سے کہہ رہا تھا،

اور ایک جانب کھڑی یسیرہ جو پریشانی سے انہیں دیکھ رہی تھی

حدید خان کے اس طرح کہنے پر اس کے اندر جیسے ایک تلخی سی بھری تھی۔

"آپ کو ان سب چیزوں کو چھوڑ اب خود پر توجہ دینی ہو گی، تاکہ آپ خود کو اس پوسٹ کے لائق ثابت کر سکے"

"لائق کا کیا مطلب ہے وہ تو میں ہوں ہی، آپ کے اجڈ سے نظر آتے فیک پوتے سے کئی زیادہ لائق نظر آتا ہوں میں۔۔۔"

حدید خان نے نحل کو دیکھا تھا جو شکل وہ حلیے سے اس پوسٹ کے لائق تو دور وہ تو صحیح سے ایجوکیٹیڈ بھی نہیں لگتا تھا،

اور اس کے گرینڈ پا ایک ایسے شخص کو اس کے برابر کمپیٹیشن لا کر کھڑا کر رہے تھے، جو اس کے برابر تو دور کی بات تھی،

اس کمپنی کے ادنی سے ادنی ورکر کے بھی برابر نہیں لگتا تھا،

"۔۔۔اور ایک بات آپ کو بتا دوں چاہئے کچھ بھی ہو جائے اس کمپنی کا سی ای او تو میں ہی بنوں گا، اپنا حق میں کسی دوسرے کو لینے نہیں دوں گا، چاہئے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نا کرنا پڑے"

حدید غصے سے کہتا ٹیبل پہ رکھا اینٹک واز کو ہاتھ سے گرتا

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا تھا۔

"یسیرہ پلیز نحل خان کو بلا دیں"

احسان خان کے تھکے تھکے سے لہجہ میں کہنے پر یسیرہ غصے سے باہر کی جانب بڑھی تھی تاکہ نحل کو بلا سکے جو اس سارے فساد کی جڑ تھا

"نحل خان آپ کو آپ کے گرینڈ پا بلا رہے ہیں"

آفس کے باہر تبریز اور معاذ کے ساتھ پریشان کھڑے نحل سے اس نے نہایت جبھتے لہجہ میں کہا تھا

"جاؤ جاؤ اپنے دادا کے پاس جاو"

تبریز نحل کو آنکھ مارتے ہوئے بولا تھا

وہ تو نحل ہی جانتا تھا کہ یسیرہ حیات نے کس کاٹ دار لہجہ میں کہا تھا

"تو مبارک ہو تم کامیاب ہوئے اپنے گھٹیا پلاننگ میں، آخر محنت بھی تو کافی کی ہو گی تم نے، نہیں؟"

نحل نے جیسے ہی آفس روم کا دروازہ وا کیا یسیرہ نے نے تلخ لہجہ میں کہا

جس پر نحل رکتا خاموش نظروں سے اسے دیکھا گیا

"میں تو تمہیں بے وقوف سمجھتی تھی، مگر تم تو نہایت ہی مکار نکلے اور اپنی مکاری میں کامیاب بھی ہو گئے مگر میں تمہیں بتا دوں کہ تم مزید اس سے زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتے، جس طرح میں نے خود کو تم سے بچایا ہے اسی طرح اس کمپنی کو بھی بچاؤں گی، صرف تیسرے ہی دن تم یہ کمپنی اور میری لائف دنوں سے نکل جاؤ گے وہ بھی ہمیشہ کے لئے"

یسیرہ اس کی آنکھوں میں وارننگ دیتی نظروں سے دیکھتی،

تنفر بھرے انداز کہہ کر واپس پلٹ گئی تھی۔

وہ تھکا تھکا سا اندر کی جانب بڑھا تھا

"مبارک ہو نحل"

اسے دیکھ احسان خان نے دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے کہا

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟، میرے جھوٹ کو سچ کیوں بنایا؟"

"یہ تو مجھے بھی نہیں پتا"

وہ اسے دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے

جس پر وہ حیران ہوا تھا

"کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟"

"ہاں میں وہی تھا جب آپ نے سوسائیڈ کی کوشش کی تھی"

احسان خان کی بات سن کر

ایک لمحہ کے لئے جیسے نحل ساکت ہوا تھا

"تو آپ مجھ پر ترس کھا رہے ہیں؟"

اگلے ہی پل جیسے وہ سب کچھ سمجھتے ہوئے بولا

ہاں وہ اسی لائق تھا کہ اس پر ترس کھایا جائے

"میں کیوں ترس کھاؤں گا آپ پر کیا آپ اپاہج ہو؟،اور آپ یقین مانو نحل کہ میں اپنی یہ کمپنی کسی کو ترس کھا کر تو ہر گز نہیں دوں گا"

احسان خان گردن نفی میں ہلاتے ہوئے بولے تھے

"تو پھر یہ کیا ہے سر؟"

اب ایک مرتبہ وہ پھر حیران ہوا تھا

"یہ آپ کے لئے ایک موقع ہیں،ایک چانس،یوں سمجھے کہ آپ کی قسمت جس سے آپ کو کافی شکایت ہے اس نے آپ کو یہ چانس دیا ہے اپنی بد قسمتی کو خوش قسمتی میں بدلنے کا،زمین سے آسمان تک پہنچنے کا موقع،اب آپ پر ہے کہ آپ اس موقع کا استعمال کس طرح کرے گے؟"

احسان خان اسے دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہئے تھے

جو حیرت زدہ سا ان کی بات سنے گیا تھا

"مگر سر میں اس لائق نہیں ہوں،میں نے تو اپنی ٹویلتھ بھی پاس نہیں کی،میں کیسے۔۔؟؟۔"

وہ اگلے ہی پل اداس اور ناامیدی بھرے لہجہ میں کہہ رہا تھا

بھلا اب اس کی قسمت اس کا ساتھ دے بھی تو کیا فایدہ،

کیوں کہ اب وہ اس لائق نہیں تھا کہ اپنی قسمت کا ساتھ دے سکے،

"اسی لئے تو آپ کے پاس تیس دن ہے کہ آپ خود کو اس لائق بنائے کہ ہر کوئی یہ کہنے لگے کہ اس کمپنی کا سی ای او آپ سے بہتر کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا"

"مگر کیسے سر؟، کیا یہ میں کر سکتا ہوں؟، کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں یہاں کا۔۔۔سی۔۔۔ای ۔۔۔او۔۔بنو"

وہ ششدر سا پوچھ رہا تھا،

بھلا اس جیسا ان پڑھ جسے "سی ای او" کا معنی بھی معلوم نا ہو وہ کیسے اتنے بڑے پوسٹ پر فائز ہو سکتا تھا؟

"آپ کو کیا لگتا ہے کہ قسمت ہی سب کچھ کرے گی؟، نہیں۔۔"

وہ کہتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگے تھے

"قسمت صرف آپ کو موقع دینگی، جو وہ ہر کسی کو دیتی ہیں، اب اس موقع کو استعمال کر کے ناممکن نظر آتی کامیابی تک راستہ بنا کر پہنچنا ہمارا کام ہوتا ہے، کبھی بھی کسی کو اس کی قسمت کامیابی تک نہیں پہنچاتی وہ صرف موقع فراہم کرتی ہیں، اینتھک محنت و لگن ہی انسان کو کامیابی تک پہنچاتا ہے"

نحل مبہوت سا ہو کر ان کی بات سن رہا تھا۔

جو بلکل کتابی بات تھی، مگر سو فیصد حقیقت پر مبنی تھی۔

"اسی طرح نحل آپ کو آپ کی قسمت نے ایک موقع دیا ہے، اب آگے آپ کا کام ہے کہ آپ کس طرح ناممکن نظر آتے کامیابی تک اپنا راستہ بناتے ہیں، اور خود کو ثابت کرتے ہیں، اور دوسروں کی نظریات کو بدلتے ہیں کہ، آپ بد قسمت نہیں ہیں"

احسان خان کی بات سن کر نحل کی آنکھیں بھر آئی تھیں،

کیا وہ یہ کر سکتا ہے؟،

کیا اسے کوشش کرنی چاہی؟

کیا وہ کامیاب ہو گا؟

"بلکل آپ کو کوشش کرنی چاہئے، چاہئے آپ کامیاب ہو یا چاہئے نا ہو،۔۔"

احسان خان جیسے نحل کے دل میں چلنے والی ساری بات جانتے تھے

"اگر آپ نے اس موقع کا استعمال نہیں کیا تو ایک وقت آئے گا جب آپ خود سے نظریں نہیں ملا پائے گے، خود کو معاف نہیں کر پائے گے، کیونکہ انسان کا سب سے بڑا حق خود پر ہوتا کہ وہ اپنی پرواہ کرے، اپنا خیال رکھے، خود سے انصاف کرے، خود سے محبت کرے، جو خود کا حق نہیں ادا کر سکتا وہ کبھی کسی کا حق نہیں ادا کر سکتا"

احسان خان کی آخری بات پر وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا تھا۔

پہلی مرتبہ اس کی قسمت نے اس کا ساتھ دیا تھا،

اس پر تو کوشش کرنا فرض تھا۔

وہ چاہئے کمپنی کے لائق ہو یا نا ہو،

اسے کمپنی ملے نا ملے، مگر

وہ ایک مرتبہ کوشش ضرور کرنے والا تھا۔

یہ جانے بغیر کہ چاہئے کسی کی قسمت اس کا ساتھ کتنا ہی کیوں نا دے دے،

کامیابی تک پہنچنا بلکل بھی آسان نہیں ہوتا،

ایک ناممکنات نامی آگ کا دریا ہوتا ہے،

جس کو پار کر کے بہت ہی کم لوگ کامیابی تک پہنچ پاتے ہیں،

مگر وہ لوگ خوش قسمت لوگوں میں سے نہیں ہوتے،

وہ لوگ تو محنتی ہوتے اور جنون والے ہوتے ہیں

کیونکہ کامیابی کبھی بھی خوش قسمتی پر مبنی نہیں ہوتی وہ تو محنت اور لگن پہ ہوتی۔

جو انسان کو نکھارتی ہیں، اس کے اندر ٹیلینٹ (قابلیت) پیدا کرتی ہیں،

اور جب انسان اس قابل (ٹیلینٹیڈ) ہو جاتا ہے،

تو کامیابی کو اس انسان کے قدموں میں آکر گرنے سے کوئی بھی روک نہیں پاتا۔

------*-----*----*----*----

تغلق ہاؤس میں جشن منایا جارہا تھا، ظاہر ہے وجہ نحل تھا

سب اسے آآکر مبارک باد اور تحائف پیش کررہے تھے،

جس کے سبب نحل شرم سے پانی پانی ہوئے جارہا تھا،

اسے تو بس ٹرائیل پریئڈ پر کچھ دنوں کے لئے سی ای یو بنایا جارہا تھا،

اور اس کے بعد زیادہ غالب گمان تھا کہ وہ ناکام ہو جاتا،

مگر تغلق ہاؤس کے ہر فرد کو یقین تھا کہ آنے والے مہینے میں نحل ہی کمپنی کا فوریور سی ای او بننے والا تھا،

"میرا بچہ میں جانتی تھی کہ یہ اسی لائق ہے کہ یہ اتنی بڑی کمپنی کا سی ای او بنے گا، اتنا قابل ہے مگر کتنی سادگی سے رہتا ہے، گھنڈ تو نام کا بھی نہیں ہے اس میں، لگتا ہی نہیں کہ اس کے اداد اتنے امیر کبیر ہے، ایسے بچے تو آج کل نظروں سے گذرتے ہی نہیں۔۔"

سکینہ بیگم نحل کو اپنے پہلو میں دبوچے بیٹھائے ہوئیں تھیں،

اور اس کی تعریف میں رطب اللسان تھیں

اور ساتھ ہی نحل کی کھالی ہوتی پلیٹ میں لوزمات کا ڈھیر ڈالتی جاتیں تھیں،

نحل اب تک اتنا کھا چکا تھا کہ اسے لگ رہا تھا کہ اب اس کے پیٹ نے پھٹ جانا تھا۔

ادھر ان کی ہر بات پر تمام خواتین نہایت جی جان سے ایمان لا رہیں تھیں

"اور ادھر ہمارے بچوں کو ہی دیکھ لو، مجال ہے جن میں قابلیت کی الف بے بھی پایا گیا ہو۔۔"

اب وہ گھورتے ہوئے، تغلق ہاؤس کے لڑکوں کو گھور رہیں تھیں جو ہنسی مذاق کرتے ہوئے کھا رہئے تھے

"ہاں ہنسی ٹھٹھول کے کٹانو نجانے کہاں سے گھسا لیا ہے ان لوگوں نے، کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہیں ان نالائقوں میں جو پڑھ لکھ کر بڑا سا افسر ہی بن گیا ہو، سبھی نکمے معاذ کے گیراج میں بھیڑ بکری کی طرح بھرے پڑے ہیں جنھیں معاذ ہانکتا رہتا ہے"

تائی امی سکینہ بیگم کی لعن تان پر وہ سبھی چپ ہوتے ہوئے منہ لٹکا گئے تھے

"مگر تائی امی میں تھوڑی ہوں بھائی کی۔۔۔"

"چپ کر جا جیسے میں جانتی نہیں کہ تو دوائی کی کمپنی میں چپراسی ہیں"

اس سے پہلے کے تبریز واویلا کرتا تائی امی نے بری طرح تبریز کی عزت کو تار تار کیا تھا، جو اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا

اور ساتھ ہی جیسے ہی اس کی نگاہ اپنی جگہ کھی کھی کرتے ہانیہ پر پڑی تو جیسے اس کا خون ہی کھول اٹھا تھا

اب تائی امی کے ساتھ ساتھ باقی امیاں بھی شروع ہو چکی تھی ان سبھی کی جی بھر کر عزت کرنے کے بعد سینے میں ٹھنڈک لئے وہ سبھی اپنے اپنے کمرے میں سدھار گئی تھیں

"تم نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا؟"

علی کے پوچھنے کی دیر تھی کہ سبھی نے نحل کو بری طرح گھورنا شروع کر دیا تھا،

"مم۔۔میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا"

نحل ان کے تیور دیکھ بری طرح گھبرایا تھا

"تو پھر احسان خان نے کیوں اس بات کی تصدیق کی کہ نیوز سچ ہے"

وہ سبھی حیران ہوئے تھے

"انہوں نے کہا کہ وہ مجھے موقع دینا چاہتے ہیں"

نحل کی بات پر بھی ان کی حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی

"کیا وہ تمہیں جانتے ہیں؟"

عفان نے پوچھا تھا

"ہاں ایسا ہی کچھ ہے"

وہ دھیمے لہجہ میں بولا

اس کی سوسائڈ کی کوشش کو صرف معاذ جانتا تھا

"جبھی کہوں، مگر کیا احسان خان اپنے پوتے حدید خان کے اوپر نحل کو فوقیت دے گے؟"

سمیر نے ان سبھی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"نحل کے نیولی دادا جان کو آخر کیا سمجھتے ہو تم لوگ؟، وہ واقعی بہت گریٹ انسان ہے، میں ان سے بری طرح متاثر ہوں، نحل ہی کیا اگر کوئی فقیر ہی کیوں نا ہو اور وہ حدید خان سے زیادہ کمپنی کے لئے فائدہ مند اور لائق ہو تو احسان خان اسی کو کمپنی کا سی ای او بنائے گے"

تبریز نے فورا کہا تھا۔

"تو پھر کمپنی کا سی ای او بننے کے لئے ہمارے نحل کو حدید خان سے زیادہ لائق بننا ہو گا؟"

ار باز نے کہا تھا

"مگر سچ یہ کہ میں ہر گز بھی حدید خان سے زیادہ لائق نہیں ہوں، بلکہ کم بھی لائق نہیں ہوں"

نحل نے فورا کہا تھا

کیونکہ وہ حدید خان کو دیکھ چکا تھا،

جو ہر لحاظ سے اس سے بیسٹ نظر آتا تھا،

ایجوکیشن میں،

تجروبے میں،

اعتماد میں،

اسٹائیل اور وجاہت میں،

نحل خان اس کے سامنے تو کچھ بھی نہیں تھا۔

"اگر نہیں ہو تو بن جاؤ گے"

معاذ نے تسلی دی تھی

"مگر کیسے؟"

اس نے نا سمجھیں سے پوچھا

"ہم کس مرض کی دوا ہے جان یار؟"

تبریز نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا

*____*_____*____*

اور پھر نحل کو اگلے ہی دن پتا چل گیا تھا کہ تبریز کس دوا کا ذکر کر رہا تھا،

سب سے پہلے تو انہوں نے نحل کو ایک مہنگے سیلون کے حوالے کیا تھا،

پھر ان سبھی نے مل کر نحل کے لئے شاپنگ کی،

اور پھر نتیجہ سامنے تھا،

لیٹیسٹ ہیئر اسٹائل کے بالوں کو جیل سے جمائے، کل تک بے ترتیب سے نظر آتے بریڈ، آج نہایت اسٹائلش انداز میں نظر آرہے تھے جو اس کے چہرے پر بہت سوٹ کر رہا تھا، گرے ٹراؤزر پہ وائٹ شرٹ اور نیوی بلیزر، کے ساتھ پاکٹ اسکائیر اور ڈبل مونک شوز میں اس کی پرسنالٹی ایکدم بدل سی گئی تھی

اسے جس جس نے دیکھا ایک لمحہ کے لئے حیرت سے تو دنگ ضرور رہ گیا تھا،

یہاں تک کہ اس نے بھی جب خود کو تیار ہو کر آئینے میں دیکھا تھا تو اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ وہی تھا وہ اتنا اچھا بھی لگ سکتا تھا

"ہائے میرا بچہ کتنا سوہنا لگ رہا ہے، اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے"

سکینہ بیگم تو اس کی بلائیں لیتے ہوئے نہیں تھک رہی تھیں،

جس نحل سرخ سا ہوئے جا رہا تھا۔

ہانیہ نے نحل کی کئی ویڈیوز لیا، یوٹوب اور انسٹا گرام پر ڈال دیا تھا

"بس اب تھوڑے سے باڈی کی ضرورت ہیں، پھر حدید خان کیا؟، سارے ہی خان ہمارے نحل خان کے سامنے پانی بھرتے نظر آئے گے، لڑکیاں تق دور میں خود ہی سب سے پہلے نحل پر قربان ہو جاوں گا"

اور جب سبھی لڑکوں کی جھرمٹ میں وہ کمپنی سے پک کرنے کے لئے آئی کار تک گیا تو تبریز نے نہایت سنجیدگی سے کہا تھا

اس کی سنجیدگی پر سب کو ہنسی آگئی تھی،

"سو یہ طئے رہا کل سے نحل جم جوئن کر رہا ہے، بقول تائی امی میرے نکمے بھائیوں نحل کا نام کسی جم میں لکھوا دینا"

تبریز شرارتی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے، علان کرنے کے سے انداز میں کہتا نحل کے ساتھ کار میں جا بیٹھا تھا۔

نحل بے شک ظاہری طور سے مکمل بدل چکا تھا،

مگر اب بھی وہ اندر سے پرانا نحل تھا،

اعتماد سے عاری، سادہ سا، گاؤں کا پنڈو، ٹوئیلتھ فیل۔۔

خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ جیسے ہی کمپنی کے اندر گیا،

واچ مین نے اٹھ کر ہاتھ پیشانی تک لے جاتے ہوئے اسے سلام کیا تھا

جس پر جواباً نحل نے بھی گھبرا کر ہاتھ پیشانی تک اٹھا کر جواب دیا۔

واچ مین کے ساتھ ساتھ پیچھے سے آتے کئی کمپنی ورکرز نے انہیں حیرت سے دیکھا تھا

"یہ حدید خان ہیں جسے آپ سبھی پہلے سے جانتے ہیں اور یہ ہے نحل خان جن سے آپ پہلی مرتبہ مل رہے ہیں، یہ دونوں ایک دوسرے کے کمپیٹیٹر ہیں، اگلے تیس دنوں کے بعد اکتیسویں دن، فیصلہ ہو گا کہ یہاں کا سی ای او کون بنے گا، جس کے پاس زیادہ ووٹز ہو گے وہ یقیناً ونر ہو گا، اور تب تک آپ ان دونوں ہی کینڈیڈیٹ کو اپنا باس سمجھے گے"

بڑے سے ہال میں جہاں تمام آفس ورکرز مجتمع تھے احسان خان کہہ رہے تھے۔

ان کے ایک جانب نہایت ہی پر اعتماد، اسٹائلش اور ہینڈسم سا حدید خان پیشانی پہ بل ڈالے کھڑا تھا،

تو دوسری جانب گھبرائے ہوئے تاثرات کے ساتھ نحل جو بلاشبہ ہینڈسم نظر آرہا تھا، مگر اعتماد کے فقدان کی وجہ سے اس کی ساری پرسنالٹی حدید خان کے سامنے جیسے کچھ بھی نہیں تھی

وہاں موجود ہر کوئی جیسے آج سے ہی جان گیا تھا،

کہ آج سے تیس دن بعد اکتیسویں دن "دالائف آف میڈیسن" کمپنی کا سی ای او کون ہو سکتا تھا

"اب آپ سب اپنے اپنے کام پر جا سکتے ہیں"

احسان خان کے کہنے پر وہ سبھی حدید خان کے لئے پسندیدہ اور نحل خان کے لئے سپاٹ اور ناگواری ملے جذبات لے کر اپنے اپنے کام کی جگہ لوٹے تھے

"تمہیں نہیں لگتا چیئرمین سر کا دوسرا پوتا عجیب سا ہے"

ایک گرل ورکر نے کہا تھا

"تم بے وقوف کیوں نہیں کہتی، وہ بے وقوف سا ہے، اس کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا، کہ وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھا، اور اس کمپنی کو ہینڈل کرنا کسی خوفزدہ، بے وقوف سے مرد کے بس کی بات نہیں ہے"

اس ورکر کی بات سن کر دوسری منہ پھٹ سی لڑکی نے کہا تھا،

جسے وہاں موجود سب نے سنا

"ہانیہ تم اپنے نادر خیالات اپنے اندر ہی رکھو تو زیادہ اچھا ہو گا، ایسے پھاپھا کٹنی کی طرح اپنے گھٹیا خیالات کا اظہار کر کے یہ مت ثابت کرو کہ تم کتنی کمال کی گھٹیا عورت ہو"

پیچھے سے آتی آواز پر وہ فوراً پلٹی تھی

"تم نے مجھے عورت کہا؟، کیا میں تمہیں عورت نظر آتی ہوں؟"

وہ بری طرح تبریز پر غرائی تھی

"ہاں تو کیا تم عورت ہو تو عورت نہیں نظر آؤں گی تو کیا مرد نظر آؤں گی؟"

تبریز نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے پوچھا تھا،

جس پر وہ مزید چراغ پا ہوتی تبریز کو دھمکیاں دیتی اپنی پلیس کی جانب بڑھ گئی تھی

جہاں تبریز کی بات پر سبھی ورکرز مسکراتے ہوئے اپنے اپنے چیئر کی جانب بڑھے تھے

"ویسے راز کی بات بتاؤں مجھے یہ سبھی ہانیہ نام کی خواتین قطعی زہر لگتی ہیں کیونکہ یہ نہایت زہریلی ہوتی ہیں، اینو کونڈا سے زیادہ زہریلی، یاد رکھنا بھائیوں بچ کر رہنا، ہانیہ نام کی عورتوں سے"

نحل کے باآواز بلند کہنے پر سبھی مختلف کمنٹس کر کے ہنسنے لگے تھے

اور ہانیہ نام کی ورکر دانت پیس پیس کر اسے کوسے جا رہی تھی۔

_____*_____*____*____*____

"یسیرہ آپ آج سے نحل کی سیکرٹری ہیں"

ورکرز کے جانے کے بعد احسان خان نے ان سے کچھ فاصلے پہ پیچھے کھڑے یسیرہ کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہا تھا

جس پر یسیرہ نے نہایت ہی مشکل سے اپنے اندر ابھرتے شدید ناپسندیدگی کی لہر کو قابو کیا تھا جیسے۔

"لیکن گرینڈ پا میں چاہتا ہوں کہ مس یسیرہ میری سیکرٹری بنے"

حدید خان نے فوراً بجکشن اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا

"یس سر مجھے بھی حدید سر کی سیکرٹری بن کر خوشی ہو گی، کہ میں کسی قابل شخص کی سیکرٹری ہوں"

ایک استہزاء نظر نحل کے فق پڑے چہرے پہ ڈالتے ہوئے یسیرہ نے کہا تھا

****

"یسیرہ آپ آج سے نحل کی سیکرٹری ہیں"

ورکرز کے جانے کے بعد احسان خان نے ان سے کچھ فاصلے پہ پیچھے کھڑے یسیرہ کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہا تھا

جس پر یسیرہ نے نہایت ہی مشکل سے اپنے اندر ابھرتے شدید ناپسندیدگی کی لہر کو قابو کیا تھا جیسے۔

"لیکن گرینڈ پا میں چاہتا ہوں کہ مس یسیرہ میری سیکرٹری بنے"

حدید خان نے فوراً بجکشن اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا

"یس سر مجھے بھی حدید سر کی سیکرٹری بن کر خوشی ہو گی، کہ میں کسی قابل شخص کی سیکرٹری ہوں"

ایک استہزاء نظر نحل کے فق پڑے چہرے پہ ڈالتے ہوئے یسیرہ نے کہا تھا

"مگر آپ کی زیادہ ضرورت نحل کو ہے، حدید کی سیکرٹری کے فرائض مس خانم انجام دے گیں"

احسان خان کے کہنے پر سب کی نگاہ سامنے ہی کھڑی خوبصورت سی لڑکی پر گئی

جس کا نام خانم تھا

ان کے دیکھنے پر وہ مسکرائی تھی

حدید خان ناراضگی سے احسان خان کو دیکھ کر جا چکا تھا۔

"مجھے امید ہیں کہ آپ نحل کی مدد کرے گیں، وہ یہاں نیا ہے"

احسان خان یسیرہ کو کہہ کر جا چکے تھے

"مجھ سے کسی بھی قسم کی امید مت رکھنا، اور یہ تو قطعی مت سوچنا کہ میں تمہاری کوئی مدد کروں گی"

---*-----*-----*----*----*----

"پہلے کمپنی۔۔اب یسیرہ۔۔"

حدید خان شدید غصے میں تھا

"میں اس شخص کو مزید ایک سیکنڈ بھی برداشت نہیں کر سکتا، جو میری چیزوں کو ہتھیاتا جا رہا ہے"

آفس میں داخل ہوتے ہوئے غصے سے چیخا تھا

"ایک میٹنگ بلاو۔۔"

حدید جیسے کچھ سوچتا پلٹ کر مس خانم کی جانب مڑا تھا،

جو پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی،

"یس سر۔۔"

اپنے جانب حدید کو مڑتا دیکھ وہ الرٹ ہوئی۔

"مگر اس سے پہلے ایک بات جان لو، اگر تم یہاں صرف میری بن کر رہ سکتی ہو تو ہی رہو ورنہ، اگر یہاں اس لئے کھڑی ہو کہ گرینڈ پا کی وفاداری کر سکو تو میں تمہیں یہاں سے دفع ہونے کے لئے موقع دیتا ہوں۔۔"

حدید سرد لہجہ میں خانم دیکھتا ہوا کہہ رہا تھا

"مم۔۔ییں ں صرف آپ کی وفادار رہوں گی سر"

خانم ہکلاتی ہوئی بولی تھی

"گڈ۔۔تو پھر جاؤ ٹیم لیڈر کی میٹنگ ارینج کرو، اس میٹنگ کا نام ہو نگا، انٹروڈکشن وتھ سی ای او۔۔"

حدید خانم کو بغور دیکھتا ہوا بولا

"یس سر"

خانم ہامی بھرتی فورا باہر کی جانب بھاگی تھی

" His language and body language surly give him away"

خانم کے جانے کے بعد وہ پورے یقین سے بڑبڑایا تھا۔

_____*_____*_____*_____*___

" کمپنی میں دس ہزار امپلائز کام کرتے ہیں، ہزار یہاں کام کرتے ہیں، باقی سب فیکٹریز، اسٹورز وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔۔"

یسیرہ پیشانی پہ لاتعداد ناگواریت کے بل سجائے،

نحل کا آفس ٹور کروا رہی تھی،

جو یقیناوہ نہایت مجبوری کے تحت کر رہی تھی،

کل تک وہ جسے حقیر، تچھ سمجھتی تھی، آج وہ اس کا باس بن بیٹھا تھا۔

قسمت کی اس ستم ظریفی پر وہ سخت تلملائی ہوئی تھی

"یہ ایڈ مینسٹریش بلاک ہیں، کمپنی کا سارا ایڈ مینسٹریشن کا کام یہاں ہوتا۔۔"

وہ آفس کے ایک بڑے سے ہال میں رکتی کہہ رہی تھی،

جہاں چھوٹے چھوٹے کیبن بنے تھے، اور اپنے کیبن میں سارے ورکز کام کرتے نظر آرہے تھے۔

یسیرہ کے پیچھے خاموشی سے چلتے نحل کو ایڈ منسٹریشن کا مطلب قطعی نہیں سمجھا تھا،

اگلے ہی پل وہ دھیرے سے تبریز کا دیا ہوا سیل فون نکالتا، ایڈ مینسٹریش کو گوگل کرنے لگا تھا۔

تبریز نے یہ سیل فون نحل کو دیا ہی اس لئے تھا کہ جب کبھی وہ کچھ نا سمجھ سکے تھے، گیانی میانی بابا گوگل سے فورا پوچھ لے،

یا پھر گوگل بابا کے چیلے (تبریز) سے،

"ایڈ مینسٹریش کو گوگل مت کرو اس کا مطلب ہے کسی چیز کو آتھرائزڈ کرنا"

یسیرہ نے جیسے ہی گردن موڑا وہاں نحل کو سیل فون پہ جھکے دیکھ تلخی سے کہا تھا،

جس پر نحل گھبرا کر سر اٹھا کر، سر اثبات میں ہلا گیا،

جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ سمجھ چکا تھا۔

مگر اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ "آتھرائزڈ" کو بھی گوگل کر کے دیکھے۔

"صرف لباس اور حلیہ بدلنے سے یہ نہیں بدل جائے گا کہ تم کتنے بڑے جاہل ہو، تم اپنی جہالت اپنے کپڑوں کے ذریعے نہیں چھپا پاؤں گے، اس کا اندازہ تمہیں بہت ہی جلد ہو جائے گا"

یسیرہ اس تک آتی نفرت سے ایک ایک لفظ چبا کر اس سے کہہ رہی تھی

"تم حدید خان سے کبھی بھی جیت نہیں پاؤ گے، اور میں چاہتی بھی نہیں ہوں کہ تم جیسا فراڈ جیتے"

خاموشی سے یسیرہ کی بات سنتے نحل نے اب کی مرتبہ اپنے اندر ناگواریت کی لہر کو دوڑتا پایا تھا،

اس کی بیوی ہو کر وہ کسی اور مرد کے جیت کی متمنی تھی،

وہ اسے بے شک لاکھ برا کہتی مگر وہ بھول گئی تھی کہ اس کے سامنے کھڑا شخص ایک عام سا مشرقی مرد تھا،

وہی عام سا مرد جو اپنی عورت کے منہ سے کسی غیر مرد کی بات کبھی برداشت نہیں کر پاسکتا تھا۔

چاہئے ان کے درمیانی تعلقات کیسے بھی ہو،

اگلے ہی پل نحل کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔

تبھی وہاں اناؤنس ہونے لگا،

جس میں سارے امپلائز کو "انٹروڈکشن آف سی ای او" مینٹگ کے لئے جمع ہونے کے لئے کہا جارہا تھا۔

"ابھی تک صرف میں جانتی تھی تمہاری اصلیت،اب پوری کمپنی جان جائے گیں"

یسیرہ استہزاء انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی تھی۔

_____*_____*____*___

صحیح کہا تھا یسیرہ نے کہ لباس وحلیہ تبدیل کرنے سے سب کچھ نہیں بدل جاتا تھا، اور یہ بھی صحیح کہ اس کی اصلیت اب پوری کمپنی جان جائے گی۔

روم میں جیسے ہی حدید خان انٹر ہوا تھا،

تمام امپلائز چیئر سے کھڑے کر اسے دیکھ نہایت جوش اور پسندیدگی سے تالیاں پیٹنے لگے تھے۔

حدید خان کا اسٹائل، باڈی لینگویج، اعتماد، بے نیازی اسے کسی سحر انگیز شخصیت میں ڈھالتی تھی،

جس کا سحر سر چڑھ کر امپلائز پر بول رہا تھا،

اور جب اس نے مسکراتے ہوئے پورے اعتماد سے مائک میں انہیں ایک موٹیویشنل اسپیچ دی تو وہ سبھی جیسے اس کے دیوانے ہو گئے تھے۔

بلاشبہ وہ بہتر بولنے والا تھا،

سبھی ورکرز کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنے مستقبل میں باس کی شکل میں کسے چاہتے تھے۔

لمبی سی میز کے داہنی جانب پہلی کرسی پہ بیٹھے نحل بھی اس سے متاثر ہو رہا تھا، بے شک حدید ایک قابل باس تھا،

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حدید خان سے وہ کبھی بھی جیت نہیں سکتا تھا،

حدید خان کے اسپیچ ختم کرنے پر ایک مرتبہ پھر تالیوں کا شور پڑا تھا جو پہلے سے زیادہ پر شور اور جوش لئے ہوئے تھا،

حدید خان کے اپنی جگہ جا کر بیٹھنے پر سبھی نحل کی جانب دیکھنے لگے تھے،

نحل نے ان سبھی کو اپنی جانب نا سمجھیں سے دیکھا تھا،

"سر اب آپ کی باری ہیں"

یسیرہ نے دانت پیس کر اس سے کہا تھا،

جس پر نحل کے ہوش اڑے تھے

کیا اسے بھی حدید کی طرح اسپیچ دینی ہو گی؟،

اس کے پیٹ میں مڑوڑ سے اٹھنے لگے

نہیں یہ وہ کبھی نہیں کر سکتا تھا،

اسے نا اچھے سے انگلیش آتی تھی، اور نا ہی بولنا۔

ان سبھی کو اپنی جانب منتظر نظروں سے دیکھتا پا کر اس کا دل کیا کہ کاش اسے کوئی جادو آتا ہو جس سے وہ غائب ہو پاتا،

پھر اس کا دل کیا کہ سی ای او کی پوسٹ اور قسمت کو بھاڑ میں جھونکتے ہوئے وہ چلتا بنے۔

"سر پلیز۔۔"

اب کی مرتبہ یسیرہ کا دانت پیسنا سبھی نے محسوس کیا تھا

حدید خان ایک مطمئین مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

ورکرز دلچسپی سے نحل کے گھبرائے اور سہمے چہرے کو دیکھ رہئے تھے

اور آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

ورکرز کے ساتھ اپنی چیئر پہ بیٹھے تبریز نہایت پریشانی سے نحل کے خوفزدہ چہرے کو دیکھ رہا تھا،

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ نحل کبھی بھی اچھا نہیں بول سکتا تھا،

بلکہ وہ تو بولتا ہی نہیں تھا،

اس کی خصوصیت تو سنا تھی۔

پہلے ہی ٹاسک میں نحل خان بری طرح ہارنے والا تھا۔

ورکرز جو پہلے ہی اس کی جانب سے تذبذب میں مبتلا تھے،

شیور ہونے والے تھے کہ انہیں کسے ووٹ دینا تھا۔

"نحل اٹھ جاؤ ورنہ بہت برا ہو گا"

پیچھے کھڑی یسیرہ نحل کے قریب جاتی اس کے کان میں ہلکا سا جھکتی جیسے دھیمے سے غرائی تھی،

اگلے ہی پل سبھی نے دیکھا کہ نحل فوراً چیئر سے اٹھا تھا،

اور گھبراہٹ میں ڈائس تک جاتا لڑکھڑایا تھا،

امپلائز کے چہرے پر مزہ لینے والی مسکراہٹ امڈ آئی تھی

اس کے لئے کسی نے اپنے ہاتھوں کو تکلیف دینے کی زحمت نہیں کی تھی،

سوائے تبریز کے،

جسے محسوس کر کے نحل کا چہرہ مزید فق ہوا تھا

"تیس دن بھول جاو، یہ تین دن بھی یہاں رہا نا تو کمپنی بند ہو جائے گی"

ہانیہ نے زرد چہرہ لئے مائیک کے سامنے پچھلے تین منٹ سے ہونق سے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتے اور بند کرتے نحل کو دیکھ کہا تھا۔

"مس یسیرہ میری بات سنیں"

حدید نے پریشان سی نحل کو دیکھتی یسیرہ کا دھیان بھٹکانے کے لئے آواز دی

"یس سر۔۔"

یسیرہ حدید کے پاس جاتی اس کی بات سننے کے لئے ہلکا سا اس کی جانب جھکی تھی۔

"سر آپ کو کچھ کہنا بھی ہیں یا یوں ہی ہمیں گھورنا ہے؟"

نحل جو غائب دماغی سے گنگ سا پچھلے پانچ منٹ سے سامنے ورکز کو گھورے جا رہا تھا،

اور کچھ کہنے کی ناکام سی کوشش میں مبتلا تھا

کسی ورکر نے اس پر طنز کیا

نحل کا دل کیا یا تو زمین ہی پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"ایسا نہیں لگتا کہ سر اپنے گھر کا راستہ بھول کر یہاں آ گئے ہیں؟"

ہانیہ کی تمسخرانا آواز پہ تبریز نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا

نحل مزید ہارتے وجود، چکراتے سر کے ساتھ اس سے پہلے زمین بوس ہوتا،

اسے یسیرہ دیکھی تھی جو جھک کر حدید سے مسکرا مسکرا کر بات کر رہی تھی۔

اگلے ہی پل،

ایک غیرت کی آگ تھی جو اس کے اندر سلگ اٹھی تھی،

وہ سب کچھ بھول گیا تھا،

کہ وہ کہاں اور کیوں کھڑا تھا

("کیا تم جانتے ہو مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟، تم ایک 12th فیل دیہاتی، پنڈو آدمی ہو اور میں اپنی یونی کی ٹاپر گولڈ مڈیلسٹ، 'دا لائف' میڈیسن کمپنی کی سی ای او کی سکریٹری ہوں، میری ایک مہینے کی سیلری ڈیڑھ لاکھ ہیں، اور یہ جو میں نے لباس پہنا ہے، جانتے ہو اس کی قیمت کیا ہے؟، ساری زندگی بھی تم کماؤ گے ناتب بھی تم صرف میرے ایک جوتے کی قیمت نہیں چکا پاؤ گے؟، تو تم ہی بتاؤ کیا تم مجھے ڈیزور کرتے ہو؟،

تو پھر آئیندہ اس وقت آنا اس دروازے پر جب اس قابل ہو گے، جو تم مرنے کے بعد بھی نہیں ہو پاؤ گے۔۔")

اس کے کان میں اپنی بیوی، تلخ حقارت آمیز آواز گونجنے لگی تھی،

جس کے سبب اس کے انگلیوں کی پکڑ سامنے موجود سینے تک آتے مائیک لگے ڈیکس پر سخت ہوئی تھی

("دنیا کے کوئی بھی ماں باپ اپنی بیٹی ایسے ویلے نکمے، کم عقل، نکھٹو، نالائق کو نہیں دے گے، منحوس نہیں تو!، پیدا ہوتے ہی اپنے باپ کو کھا گیا، اور ماں ساری زندگی پیٹ کاٹ کاٹ کر اسے پڑھاتی رہی کہ کچھ بڑا کرے گا، مگر اسے لور لور گھومنے سے فرصت جو نا تھی، اور اپنے ماں کو بھی ہارٹ اٹیک دے گیا، اللہ ایسی اولاد سے تمام والدین کو محفوظ رکھے")

ساتھ ہی اس کے کان میں اپنی سگی تائی امی کی نفرت و حقارت زدہ سی آوز گونجی تھی،

(انسان کا سب سے بڑا حق خود کا ہوتا کہ وہ اپنی پرواہ کرے، اپنا خیال رکھے، خود سے انصاف کرے اور دوسروں سے بھی کروائے، خود سے محبت کرے، جو خود کا حق نہیں ادا کر سکتا وہ کبھی کسی کا حق نہیں ادا کر سکتا")

وہ لہور نگ ہوتے آنکھوں سے یسیرہ کو دیکھے جا رہا تھا کہ اس کے دماغ میں احسان خان کی آواز گونجی تھی

"میرا نام نحل خان ہے، میرے پاس کوئی لمبی چوڑی ڈگری نہیں ہیں، اور نا ہی مجھے اچھا بولنا آتا ہے، کیونکہ میں کم بولتا ہوں۔۔"

اگلے ہی پل نحل مائیک کو ہاتھ سے ٹھیک کر کے اپنے لبوں تک لاتا نہایت ہی ٹھہر ٹھہر کر کہنے لگا تھا

وہ قطعی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا،

مگر اپنے اندر سلگتے آگ کے سبب وہ بول رہا تھا۔

وہ آگ تھی ڈی گریڈ کئے جانے کی،

تحقیر کئے جانے کی،

لوگوں نے ہمیشہ اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا تھا،

اس کی تحقیر و تضحیک کی،

جس میں اپنے اور پرائے سبھی شامل تھے،

بلکہ پرائے سے زیادہ اپنے،

اور اس نے ہزار دکھ پہنچنے کے باوجود کبھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی تھی۔

کیونکہ کبھی اس نے خود کو محسوس ہی نہیں کیا تھا،

جب خود اس نے اپنا ذات محسوس نہیں کیا تھا تو لوگوں سے کیا کرواتا،

جب وہ خود اپنے آپ سے ناانصافی برتتے رہا تھا،

تو لوگوں سے خود کے لئے انصاف کیسے طلب کرتا،

اس نے خود سے زرا سی بھی محبت نہیں کی تھی،

اس نے کبھی بھی خود کا حق ادا نہیں کیا تھا،

کہ وہ کس لائق ہے، وہ کیا ڈیزور کرتا ہے؟،

جب وہ خود کو کوئی ویلیو نہیں دے پایا تو دوسرے کہاں سے دیتے،

اس نے ہمیشہ خود کو قسمت کے دھارا پہ چھوڑا تھا

کہ وہ بد قسمت ہیں،

اور اپنی پرواہ کبھی نہیں کی تھی،

مگر آج پہلی مرتبہ جب اس کی بیوی اس کی موجودگی میں کسی اور کو اہم رکھ رہی تھی تو اسے

احساس ہو رہا تھا،

کہ اس نے اپنے ساتھ بہت ظلم کیا،

بس اب مزید نہیں،

"۔۔۔حالانکہ مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ مجھے بولنا سیکھنا چاہیئے تھا، بہت کچھ سیکھنے کی لیسٹ میں میں نے اسے بھی شامل کر لیا ہے، میں آپ سب کو متاثر کرنے کے لئے لمبے چوڑے جملے قطعی نہیں کہوں گا، میں صرف اتنا کہوں گا کہ میں بولنے سے زیادہ کر دیکھانے پر یقین رکھتا ہوں، آپ مجھے میرے لفظوں سے نہیں بلکہ میرے کام سے جانے گے"

نحل نے جس طرح غیر متوقع اپنی اسپیچ کو شروع کیا تھا

اسی طرح اس نے ختم بھی کر دیا

کسی پر بھی ایک نگاہ ڈالے بنا وہ روم سے نکل گیا تھا۔

ورکز سے لے کر، یسیرہ تک حیرت زدہ سے تھے۔

ان میں سے کوئی بھی نحل سے اتنا اچھا بولنے کی امید نہیں رکھتا تھا۔

بنا ہچکچائے، پورے اعتماد سے،

وہ کہہ گیا تھا کہ وہ اچھا نہیں بولتا تھا،

پھر وہ کیسے لفظ تھے جس پر سبھی امپلائز نے اپنے دل کو ان لفظوں کے زیر اثر بدلتا محسوس کیا تھا۔

_____*_____*_____*_____*_____*_____

"واہ بھائی تم نے تو کمال کر دیا۔۔ویسے یہ الگ بات ہے شروعات میں تمہارے ہونق پن سے دل بہت جلا مگر وہ کہتے ہیں نا انت بھلا تو سب کچھ بھلا"

تبریز لنچ بریک میں نحل سے ملتا اس کی پیٹھ ٹھونک کر خوب شاباشی دیتا ہوا کہہ رہا تھا۔

"کیا واقعی؟ مگر مجھے تو ایسا نہیں لگتا"

نحل نے حیرت سے تبریز کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"کمال کرنے والوں کو کب لگتا ہے کہ انہوں نے کمال کیا ہے"

تبریز سر ہلاتا ہوا بولا

"ویسے امپلائز تمہیں اب بھی پسند تو نہیں کرتے مگر اب ناپسند بھی نہیں کرتے"

وہ دونوں نحل کے آفس روم سے نکل آئے تھے اور اب کینٹین کی جانب جا رہے تھے۔

"حدید خان کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی پسند بھی کیونکر کرے؟"

کہتے ہوئے نحل کی آنکھوں میں ایک مرتبہ پھر وہ ناقابل برداشت تصویر آنکھوں میں گھوم گئی تھی جب یسیرہ حدید خان سے جھک کر ہنس ہنس کر بات کر رہی تھی۔

"میں نے اس کا حل نکال لیا ہے"

تبریز نے کچھ دیر سوچنے کے بعد چٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا

"کیسا حل؟"

نحل نے تبریز کے دیئے ہوئے آڈر کے مطابق لنچ باکس کو کاؤنٹر سے اٹھاتے ہوئے کہا تھا،

اور اب وہ کوئی خالی پلیس ڈھونڈ رہے تھے

کہ تبھی نحل کی نگاہ یسیرہ پر پڑی جو حدید خان کے ساتھ ایک کی ٹیبل کے گرد بیٹھی نہایت مزے سے لنچ انجوئے کر رہی تھی۔

کیوں نہیں تھی اس کے اندر اتنی ہمت کے وہ اپنی بیوی کو غیر مرد کے ساتھ بیٹھا دیکھ وہاں سے اٹھا کر لے جاتا،

وہ جلتے شعلوں میں گھرا تبریز کے ساتھ ان سے کچھ فاصلے پہ موجود ٹیبل پہ جا بیٹھا تھا

"تمہارے اندر جن چیزوں کی خامی ہیں انہیں ایک ایک کر کے دور کرنا ہے، جیسے کہ تمہارا اسٹائیل، چلنے اور بات کرنے کا انداز، تمہیں سب سے زیادہ اعتماد کی ضرورت ہے ویسے تم نے ابھی کچھ دیر پہلے اعتماد کا اچھا مظاہرہ کیا تھا، ہمیشہ ویسے ہی کیوں نہیں رہتے تم؟، اور یہ تو طئے ہی کر لو کہ تمہیں آج سے بلا ناغہ جم جانا ہیں، تمہیں اپنا ایک بہتر ورژن (version) تیار کرنا ہے، ایک ایسا نحل جو آئیڈیل ہو"

تبریز اسے فراٹے سے مشورے سے نواز رہا تھا،

" صحیح کہا تم نے، میں اب ایک ایسا نحل بناؤں گا جسے دیکھ کر ہر ٹھکرانے والا پچھتائے گا، میں بہتر نہیں بہترین نحل خان کو بناؤں گا، میں نے بہت برداشت کر لی خود کی بے عزتی، تذلیل تحقیر، نا انصافی مگر اب نہیں"

نحل ہنستی ہوئی یسیرہ کو دیکھ تپش زدہ لہجہ کہہ رہا تھا

"واہ کیا بات ہے، اگر یہی آگ تمہارے اندر رہی نا، مجھ سے یہ لکھوالو کہ تم دنیا کو آگ لگا دو گے"

تبریز متاثر سا ہوتے سر دھنتا ایک اور مشہور زمانہ پیشن گوئی کر گیا تھا

****

"اماں میں اس گندے لڑکے سے شادی ہر گز نہیں کروں گی"

اسکول یونیفارم میں ملبوس وہ پندرہ سالہ یسیرہ تھی،

جس نے ابھی ابھی سنا تھا کہ اس کی شادی اس کے پھپھو کے بیٹے سے ہونے والی تھی،

جسے وہ سخت ناپسند کرتی تھی،

مگر دادی (نحل کی نانی) کی ضد تھی کہ یسیرہ کو شہر میں پڑھنے کے لئے بھیجنے سے پہلے وہ یسیرہ کا نکاح نحل سے کروانا چاہتے تھے،

جسے سن کر تو یسیرہ کی اماں بھی بدک اٹھی تھی،

بھلا کونسی ماں اپنی ناز و میں پلی بیٹی کی شادی اس سے کروانا چاہے گی،

جو پیدائشی سیاہ بخت تھا،

جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا،

اور نق کچھ آنے کی کوئی امید تھی،

مگر دادی کی ضد اور شرط کے سامنے وہ ہار گئیں تھیں،

دادی نے شرط رکھا تھا کہ اگر یسیرہ کا نکاح نحل سے کرایا گیا تو تبھی وہ اپنے بیٹے کو جائیداد میں سے حصہ دے گیں،

"تو فکر مت کر، ابھی بس نکاح ہونے والا ہے، ایک مرتبہ یہ گھر اور دکان تیرے ابا کے نام ہو جائے تو پھر تجھے میں اس نکاح سے آزادی دلوادوں گی"

اماں نے اسے سمجھایا

"نہیں اماں مجھے نہیں کرنی اس پنڈو سے شادی، مجھے تو شہر کے کسی شہزادے جیسے لڑکے سے شادی کرنی ہیں، اگر میری شادی اس سے ہوگئی تو میری ساری دوست میرا مذاق بنائے گیں"

یسیرہ ماننے سے قطعی انکاری تھی،

بڑی مشکل سے اماں نے اسے سمجھایا تھا،

اور ساتھ ہی یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کی شادی اس کے ڈریم پرنس سے ضرور کروائیں گیں

نحل کو یسیرہ میں نکاح سے پہلے تک تو کوئی دلچسپی نہیں تھی،

کیونکہ یسیرہ بھی ان لوگوں میں سے تھی،

جو اس کے سائے سے بھی دور بھاگتے تھے،

مگر نکاح کے بعد جذبات اچانک ہی بدل گئے تھے،

وہ اٹھارہ سال کا تھا جب اس کا نکاح یسیرہ سے ہوا تھا،

یوں بھی گاؤں میں کم عمری میں شادیاں ہو جایا کرتی تھی۔

یسیرہ کو دیکھنا اسے اب اچھا لگنے لگا تھا،

اس کے زندگی میں وہ دوسری ہستی تھی جو نام کی ہی سہی مگر "اس کی" تھی

یسیرہ کو پسند کرنے کی سب سے بڑی وجہ نحل کی بیمار اماں تھیں،

جو بھتیجی کو بہو بنا کر بہت خوش تھیں،

وہ نحل سے زیادہ تر یسیرہ کے متعلق باتیں کرنے لگیں تھیں،

یسیرہ کی پسند ناپسند، عادتیں وغیرہ

یہ بھی کہ اسے یسیرہ سے زیادہ پڑھ لکھ کر لائق بننا ہو گا،

کوئی بہت بڑا سا آدمی جو اس ایک کمرے کے اکھڑے پلاستر، ٹین کے چھت والے گھر کو جہاں

وہ دونوں ماں بیٹا رہتے تھے،

یسیرہ کے رہنے کے لائق محل میں تبدیل کر سکے،

یہ کے رخصتی کے بعد اسے یسیرہ سے کیسے پیش آنا تھا،

اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں تھا کہ اماں اسے ابھی سے "جوروں کا غلام بننے" کی ٹریننگ دینے لگیں تھیں،

جسے نحل نہایت خاموشی سے سنا جاتا تھا،

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی اماں اس کے دل میں محبت کا بیج بو رہی تھی،

جو اس کے لئے آگے چل کر بہت نقصان دہ ثابت ہونے والا تھا،

نحل کا جب بھی سامنا یسیرہ سے ہوتا تو یسیرہ اس کا کافی مذاق اڑتی تھی،

اسے طعنہ دیتی جسے نحل خاموشی سے سنتا رہتا تھا۔

کیونکہ اس کا ایک ہی کام تھا سننا دوسری سے اپنے متعلق نفرت انگیز، حقارت زدہ باتیں سننا،

جو یسیرہ سے سن کر اسے خاص برا نہیں لگتا تھا،

کیونکہ اب تو وہ اس میں ایکسپرٹ ہو چکا تھا

"کیا تم گونگے ہو؟، یا تم نے اپنے منہ پر تالہ لگا کر چابی کہی گم کر دی ہیں؟"

اکثر اس کی دبیز خاموشی سے جھلا کر یسیرہ اسے طعنہ دے دیا کرتی تھی

اماں ان دنوں بہت خوش تھی،

شاید یہ سوچ کر کہ اب نحل کا خیال رکھنے کے لئے ان کے علاؤہ کوئی اور بھی موجود تھا،

اس لئے ایک دن اپنی بیماری کے سبب نحل کو نہایت خاموشی سے تنہاء چھوڑ گئیں تھیں۔

*___*___*___*___*

"نحل یار کہاں گم ہو، تمہارا لنچ ٹھنڈا ہو رہا ہے"

تبریز کی آواز پر جیسے وہ ٹھٹھک کر ماضی سے ابھرا،

اور ایک سپاٹ نظر یسیرہ پر ڈالی جو بدستور حدید خان کے ساتھ بہت خوش لگ رہی تھی،

نحل کا سامنا پہلے جب کبھی بھی یسیرہ کے ساتھ ہوتا تھا،

نحل کو اپنے دل کی دھڑکن غیر معمولی لئے پر دھڑکتا محسوس ہوتا تھا،

مگر اب یسیرہ کو دیکھنے پر اس کے ارد گرد ہونے پر اسے کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا،

بلکہ اسے سخت غصہ محسوس ہوتا تھا،

تبھی اس نے دیکھا کہ یسیرہ اور حدید اپنا لنچ ختم کر کے اٹھ کر جا رہے تھے،

اپنے خون کو کھولتا محسوس کر،

وہ بے بسی سے اپنے لنچ کے جانب متوجہ ہونا چاہتا تھا کہ تبھی سب کی توجہ ان کی جانب ہوئی تھی۔

کیونکہ سامنے سے آتی ایک گرل امپلائی جس کے ہاتھ میں پیپر کپ میں گرم گرم کافی تھا،

حدید کے اچانک اٹھنے پر اسے دھکا لگا تھا اور اگلے ہی پل وہ ساری گرم گرم کافی حدید کے اوپر الٹی تھی

"آر یو بلائنڈ؟"

حدید کا پارہ اگلے ہی پل آسمان کو چھوا تھا،

"سس۔۔سوری سر۔۔۔"

لڑکی نے دہشت زدہ سا ہو کر معافی مانگا

"کیا تمہارے سوری کہہ دینے سے سب ٹھیک ہو جائے گا؟"

یسیرہ نے بھی اگلے پل اس لڑکی کو بری طرح جھڑکا

"میرے کپڑے میرے جوتے خراب ہو گئے ہیں تمہاری وجہ سے"

حدید نے نہایت سرد لہجہ میں کہا تھا

"مم۔۔میں صاف کر یتی ہوں"

اگلے ہی پل وہ لڑکی خوفزدہ سی ہکلاتی ٹیبل پہ رکھے ٹشو باکس سے ٹشو کھینچتی حدید کے شرٹ پہ گرے کافی کو صاف کرنے کے لئے کانپتے ہوئے ہاتھ بڑھائی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے تم جیسی دو ٹکی کی اپلائی کو میں خود کو ہاتھ لگانے دوں گا؟"

حدید کے حقارت زدہ لہجہ نے لڑکی کو سن کر دیا تھا،

"میرا جوتا بھی گندا کر دیا ہے تم نے، ہاں اسے تم صاف کر سکتی ہو"

حدید نے اپنے سیاہ شوز کے جانب اشارہ کر کے کہا تھا

"سس۔۔ سسر۔۔"

اس لڑکی کے آنکھوں میں تذلیل کے سبب آنسوں امڈ آئے تھے،

وہاں موجود سبھی لوگوں نے اس لڑکی کو حدید کے جوتے کے سامنے بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔

جو انہیں سخت برا لگ رہا تھا،

مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مستقبل کے سی ای او کو روک سکے،

"مس یسیرہ کیا آپ میری ہیلپ کرے گیں؟"

حدید کا لہجہ اگلے ہی پل تبدیل ہوا تھا،

وہ شرٹ پہ گری سیاہ بد نما کافی کے دھبے کو ہاتھ سے جھٹکتا بولا

"یس آفکورس"

یسیرہ جو لڑکی کو تاسف سے دیکھ رہی تھی،

اسے خود بھی حدید کا اس حد تک جانا قطعی پسند نہیں آیا تھا مگر

اگلے ہی پل زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے وہ ٹشو باکس سے ٹشو گھسیٹتے ہوئے،

حدید کے قریب گئی تھی تاکہ ٹشو سے شرٹ کو صاف کر سکے،

وہ لڑکی اور یسیرہ ان دونوں نے ساتھ میں حدید کے جانب ہاتھ بڑھایا تھا

کہ تبھی کوئی جھٹکے سے اٹھتا فرش پہ بیٹھی اس لڑکی کے ہاتھ سے جھک کر ٹشو چھین گیا تھا،

"مس اٹھیں، غلطی ہر ایک سے ہو ہی جاتی ہیں، آپ نے سوری کہہ دیا یہ کافی ہیں"

اور ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر یسیرہ کے ہاتھ سے ٹشو چھین کر حدید کے سیاہ دھبے والے

شرٹ پر پھیرتے ہوئے پیچھے ہٹ کر ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا،

سبھی نے اس شخص کو حیرت اور بے یقینی سے دیکھا تھا،

یہاں تک اپنے ٹیبل پہ اسپون کو کھلے منہ تک لے جاتے تبریز اور قریب ہی کھڑی یسیرہ نے

بھی۔

البتہ حدید اسے سرد نگاہوں سے دیکھا گیا تھا

وہ لڑکی کانپتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ایک تشکر بھری نظر اس پہ ڈالتی وہاں سے روتے ہوئے بھاگی تھی۔

"سر آپ کو مداخلت کرنے کی قطعی ضرورت نہیں تھی"

یسیرہ نحل کے مداخلت اور جرات پر سخت چراغ پا ہوئی تھی۔

"اگر یہی حرکت تم سے سرزد ہوئی ہوتی اور کوئی تم سے اس طرح برتاؤ کرتا، تو کیا تم بھی یہی کہتی؟"

نحل نے سپاٹ لہجہ میں اس سے پوچھا تھا اور ساتھ ناپسندیدہ نظروں سے حدید کو دیکھا،

جو اسے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا

اسے کل تک حدید پر ترس آتا تھا یہ سوچ کر کہ اس کی وجہ سے حدید کے لئے سی ای او کو پوسٹ حاصل کرنا تھوڑا مشکل ہو گیا تھا،

مگر اس نے آج جس حدید کو دیکھا تھا،

اسے افسوس ہوا تھا کہ احسان خان جیسے شخص کا وہ نہایت ہی نالائق پوتا تھا۔

نحل یہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے پہلے ہی دن اپنا کتنا بڑا دشمن بنالیا تھا۔

*_____*____*____*___

"یار من آج تو تم کمال پہ کمال کر رہے ہو"

تبریز اس کے پیچھے سے دوڑتا ہوا آ کر اس کے کاندھے پر مسرت بھری دھپ لگاتے ہوئے بولا

"ویسے تم نے ایسا کر کے اپنے لئے مشکلات بڑھالی ہیں، اب حدید تمہیں کسی بھی قیمت پر سی ای او کی پوسٹ تک پہنچنے نہیں دے گا"

اس کے ساتھ چلتے تبریز نے پریشانی سے کہا تھا

"تو تمہیں کیا لگتا کہ میں بے غیرتوں کی طرح اسے ایک عورت کو تذلیل کرنے دیتا؟"

"اوہو بڑے غیرت مند پٹھان بنے جا رہے ہو، کیا بات ہے"

نحل کے ناپسندیدگی سے کہنے پر تبریز نے اسے چھیڑا تھا

"ویسے جا کہاں رہے ہو؟"

"احسان سر نے اپنے آفس میں بلایا ہیں"

تبریز کے کہنے پر اس نے پریشانی سے کہا

"کیا انہیں برا لگے گا کہ میں نے ان کے پوتے کے معاملے میں مداخلت کی؟"

"تم اب کیوں ڈر رہئے ہو؟"

تبریز نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا

"وہ۔۔میں ڈر نہیں رہا ہوں۔۔بس ایسے ہی پوچھ رہا ہوں"

اس نے گڑبڑا کر کہا تھا

*___*___*___*___*

"میں نے آپ دونوں کو یہاں اس لئے بلایا ہے کہ آپ دنوں کو آپ کا کام سونپ سکوں"

احسان خان اپنے سامنے موجود چیئر پہ بیٹھے حدید اور نحل سے کہا تھا

"آپ دونوں کا پہلا اور آخری پراجیکٹ ہے یہ"

احسان خان کے کہنے پر یسیرہ جو احسان خان کے چیئر کے پاس کھڑی تھی،

اس نے آگے بڑھ کر ایک ایک فائل حدید اور نحل کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا

"یہ پراجیکٹ ایگریکلچر سے تعلق رکھتا ہے، فارمنگ (کھیتی) کے لئے میڈیسن اس کی اہم بنیاد ہیں، آپ دنوں فائل کو اچھے سے ریڈ کرو، اپنا پریزینٹیشن تیار کرو، جس کے لئے آپ کو ایک ویک کا وقت دیا جاتا ہے،

پریزینٹیشن کی بیسیس پہ آپ کو کچھ بڑی بڑی ایگریکلچرل کمپنی آپ کو آنے والے تین ہفتوں کے لئے چنے گی، آپ دنوں کے سبب جس کمپنی کا رزلٹ اچھا ہو گا، یا یہ کہے کہ جو فارمنگ میڈیسن کے لئے فایدہ مند ہو گا، وہ یقیناً ہیومن میڈیسن کے لئے بھی فایدہ مند ہو گا"

"ٹاسک تو بہت دلچسپ ہے گرینڈ پا، ویسے مجھے شک ہے کہ کہی آپ کا منہ بولا پوتا اسے پورا کر پائے گا بھی یا نہیں"

احسان خان کے بات ختم کرنے پر حدید نے نہایت مزے سے نحل کا فق پڑتا چہرہ دیکھ کہا تھا،

جس پر یسیرہ بھی تلخ سا مسکرائی تھی۔

جو صاف ظاہر کر رہا تھا کہ اسے احسان خان کی باتیں مشکل سے ہی سمجھ آئی ہو۔

"پھر تو آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہیں"

احسان خان نے اپنے ازلی اطمینان بھرے انداز میں کہا تھا

"سر یہ میں نہیں کر سکتا"

حدید اور یسیرہ کے جانے کے بعد

وہ سخت پریشانی سے کہہ رہا تھا

جس پر احسان خان مسکرائے تھے۔

اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ خوفزدہ تھا

"برخوردار منزلیں سپاہیوں کا استقبال کرتیں ہیں، اور بزدلوں کو راستے کا خوف مار دیتا ہے"

"صحیح کہا آپ نے میں بزدل ہی ہوں"

وہ دھیمے لہجے میں بولا،

"آپ سے آپ کی قسمت نے صرف کوشش اور محنت مانگی ہیں، ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا وقت اور بخت کبھی ساتھ نہیں چلتے، کبھی وقت ساتھ چھڑا لیتا ہے، تو کبھی بخت، پر اگر دونوں مل جائے تو انسان کی تقدیر بدل دیتی ہیں، او آپ کو اس وقت دنوں بھی ساتھ مل رہئے ہیں، تو ڈر کر پیچھے ہٹنے کی جگہ ڈٹ کر سامنا کریں، ہر چیز شروعات میں مشکل یا ناممکن لگتی ہیں مگر ایک مرتبہ ہمنے شروع کر دیا تو وہ پھر آسان ہو جاتی ہیں"

احسان خان کے کہنے پر وہ خاموشی سے انہیں دیکھا گیا تھا۔

"آپ کتابیں نہیں پڑھتے؟"

اگلے ہی پل انہوں نے نحل کے افسردہ چہرہ کو دیکھ ٹاپک بدلتے ہوئے پوچھا

"یہ دنیا ایسی نہیں ہیں سر جو کتابوں میں ہوتی ہیں"

اس کی اداسی جیسے مزید بڑھی تھی۔

جس پر احسان خان ایک مرتبہ پھر مسکرائے تھے۔

اور اس کے جانب انہوں نے ٹیبل پہ رکھے موٹی موٹی کئی کتابیں بڑھائی

"بیٹا جی پڑھنے والے دنیا بدل دیتے ہیں"

_____*____*____*___

وہ ایک ہفتہ نحل خان کے لئے قطعی ٹف اور ڈپریسڈ لئے تھا،

اس نے آفس جانا بلکل ہی چھوڑ دیا تھا،

دن رات کا فرق کئے بغیر وہ احسان خان کے دئے گئے کتابوں میں ڈوبا ہوا تھا، جو فارمنگ میڈیسن، پیسٹیسائڈ سے متعلق تھی۔

کتابیں انگلیش میں ہونے کے سبب وہ اچھے سے سمجھ نہیں پاتا تھا،

سو تبریز بھی اس کے ساتھ لگا ہوا تھا،

اور ایک قابل ٹیوٹر کی مثال پیش کر رہا تھا۔

جو کام اسے سونپا گیا تھا وہ اس کے لئے ناممکن تھا، مگر زندگی میں قسمت سے بڑا ممکن کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا،

ہاں مگر اس شرط پر کہ قسمت نے جس کے در پر دستک دی ہے اس نے بھی لبیک کہا ہو،

وہ دئے گئے ویک کے پورے ہونے کی ایک دن پہلے کا دن تھا،

جب تبریز اسے ڈیپریشن سے نکالنے کے لئے، کھینچ کا میدان میں کرکٹ کھیلتے لڑکوں کے پاس لے آیا تھا۔

"یار تم تو عید کا چاند ہی بن گئے ہو"

علی نے شکایت کی تھی

"بہت محنت کر رہا ہے بچہ، دیکھنا سی ای او یہی بنے گا"

تبریز نے علی کی شکایت پر مسکراتے نحل کے کاندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا

"انشاءاللہ"

جس پر سبھی نے نہایت دل سے کورس کی شکل میں کہا تھا

"یہ خوبصورت لڑکی کون ہے؟"

تبھی عادل نے کہا تھا،

جس کا چہرہ گیٹ کی جانب تھا

اس کے کہنے کی دیر تھی سبھی لڑکے اپنا گیم چھوڑ کر لڑکی کو دیکھنے لگے تھے

"واقعی بہت خوبصورت ہے"

علی نے دانت نکوستے کہا

"یہ تو نحل کی سیکرٹری ہیں"

"واقعی؟"

تبریز کے کہنے پر وہ حیران ہوئے تھے

"واہ نحل کیا قسمت ہیں تمہاری، کتنی خوبصورت سیکریٹری ملی ہیں تمہیں"

عفان کی آہ بڑی لمبی تھی

"اوہ کتنی قاتلانہ چال ڈھال ہے"

ارباز نے تو دل پہ ہاتھ رکھا تھا اور نحل کی جیسے یہی تک برداشت کی آخری حد تھی۔

"وہ میری بیوی ہیں"

نحل نے جیسے ان سبھی کو دھکا دے کر حیرت کے سمندر میں ڈھکیلا تھا،

گردن موڑ کر

حیرت سے منہ پھاڑے وہ نحل کو دیکھے جا رہے تھے

"یہ کب کہ بات ہیں؟"

اس حیرت کے گہرے سمندر میں لاتعداد ڈبکیاں لے کر بمشکل سب سے پہلے باہر نکلتے ہوئے

تبریز نے پوچھا تھا

****

"واہ نحل کیا قسمت ہیں تمہاری، کتنی خوبصورت سیکریٹری ملی ہیں تمہیں"

عفان کی آہ بڑی لمبی تھی

"اوہ کتنی قاتلانہ چال ڈھال ہے"

ارباز نے تو دل پہ ہاتھ رکھا تھا اور نحل کی جیسے یہی تک برداشت کی آخری حد تھی۔

"وہ میری بیوی ہیں"

نحل نے جیسے ان سبھی کو دھکا دے کر حیرت کے سمندر میں ڈھکیلا تھا،

گردن موڑ کر

حیرت سے منہ پھاڑے وہ نحل کو دیکھے جا رہے تھے

"یہ کب کہ بات ہیں؟"

اس حیرت کے گہرے سمندر میں لاتعداد ڈبکیاں کھا کر بمشکل سب سے پہلے باہر نکلتے ہوئے

تبریز نے پوچھا تھا

جس پر دھیان دیئے بنا نحل یسیرہ کو دیکھا گیا تھا،

جسے ہانیہ اپنے ساتھ لے کر انہیں کی جانب آ رہی تھی

"السلام علیکم بھابھی"

لڑکوں نے یسیرہ کے قریب آنے پر نہایت جوش کے ساتھ کورس میں کہا تھا

"بھابھی؟"

ایسا لگا یسیرہ کو ان کے منہ سے یہ لفظ سن کر سخت دھچکا لگا تھا،

اس نے نہایت خونخوار نگاہوں سے نحل کو دیکھا،

جو گھبرایا ہوا نظر آرہا تھا

"تو تم نے ان سب کو میرے منع کرنے کے باوجود بتادیا؟"

یسیرہ غراتی ہوئی نحل کی جانب بڑھی تھی،

جو یسیرہ کو اپنی جانب آتا دیکھ پیچھے ہٹا تھا،

اس کے ساتھ ساتھ نحل کے پیچھے کھڑے لڑکے بھی گھبرا کر پیچھے ہٹتے گئے

"تم کوئی نہایت ہی گھٹیا انسان ہو، زیادہ دن اس بات پر اترا نہیں پاؤ گے کہ میں تمہاری بیوی ہوں"

غرا کر کہتی ہوئی اس نے ایک سخت نگاہ تمام لڑکوں پہ ڈالی جو اسے سہمے ہوئے انداز میں تک رہیئے تھے۔

"یسیرہ چلیں میں آپ کو نحل بھائی کے کمرے میں لے چلوں"

ہانیہ جو خود بھی حیران تھی لڑکوں کی زبانی بھابھی سن کر

اس کو یہی سمجھ آیا تھا کہ وہاں سے غصیلی سی یسیرہ کو ہٹا لے جائے

"جلدی پہنچو کمرے میں"

تحکم بھرے لہجہ میں کہتی وہ ہانیہ کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی

"خطرناک۔۔"

یسیرہ کے جاتے ہی علی نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا تھا

"بیوٹی کے پیچھے ایسی بیسٹ شکل چھپی ہوتی ہیں"

ارباز نے جھرجھری لے کر کہا تھا

"سوری"

مگر جیسے ہی نحل کے اترے چہرے کو دیکھا تو فورا معافی مانگ گیا

"اور اس ہانیہ چڑیل کی صحبت تو بھابھی کو مزید بگڑ دے گیں"

تبریز کو تشویش ہوئی تھی۔

"میں جارہا ہوں"

"ہاں ہاں جاو، اگر زندہ بچ گئے تو اس خوشی میں پارٹی کرے گے"

نحل کے کہنے پر تبریز نہایت رقت سے اس کا پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا

*___*___*___*___*

"بہت عیش کر رہئے ہو تم، نہایت اچھا شارٹ کٹ ڈھونڈا ہے۔۔"

نحل کے کمرے میں داخل ہوتے ہی یسیرہ نے نہایت کاٹدار لہجہ میں کہا تھا،

جو گھوم گھوم کر کمرہ دیکھ رہی تھی

"یہاں کونسا جھوٹا رشتہ بنا کر رہ رہے ہو؟"

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

یسیرہ کے جھجھتے ہوئے لہجہ میں پوچھنے پر،

نحل نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا تھا

"لگتا ہے واقعی تمہیں اپنی کھوئی ہوئی چابی مل گئی ہیں، کافی بولنے لگے ہو تم؟, ویسے کیا تم نے انہیں بتایا کہ تم کتنے بیڈ لک ہو جہاں جاتے ہو وہاں سب کچھ تباہ کر دیتے ہو"

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

یسیرہ کے طنز پر نحل نے اب کی مرتبہ خشک لہجہ میں اپنا سوال دہرایا

"میں کوئی تم سے ملنے کے لئے مری نہیں جا رہی تھی۔۔"

نحل کا لہجہ یسیرہ کو سلگا گیا تھا

"تمہیں میں یہ دینے آئی ہوں"

وہ غرا کر کہتی اپنے ہینڈ بیگ سے چیک نکالتی اسٹڈی ٹیبل پہ جا کر جھٹکے سے رکھ گئی تھی۔

"اور ہاں بچا کر رکھنا، کمپنی سے جانے کے بعد تمہاری ساری زندگی کے لئے یہ کافی ہو گا"

جاتے جاتے بھی وہ اس پر طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھی

جسے سن کر نا سمجھیں سے اس نے سر جھٹکا تھا

"لگتا ہے تمہاری شادی شدہ لائف کافی مشکل میں ہیں"

تبھی تبریز اندار داخل ہوتے ہوئے مایوسانہ لہجہ میں بولا

"تم ہماری بات سن رہئے تھے؟"

نحل نے اسے گھورا تھا

"ویسے آخر میں بھابھی کیا کہہ گئی تھی؟"

تبریز سنی ان سنی کرتا ہوا بولا تھا

ساتھ ہی نحل کی نگاہوں کی تعاقب میں وہ ٹیبل تک گیا

"اوہ یہ تو چیک ہیں۔۔اور اس میں رقم تو۔۔۔ تین لاکھ۔۔۔"

تبریز کا منہ کھلا تھا رقم دیکھ

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

نحل نے بے اعتباری سے کہا تھا مگر جیسے ہی اس کی نگاہ چیک پہ موجود اکاؤنٹ پہ پڑی اس کا منہ بھی تبریز کی طرح کھلا رہ گیا تھا۔

"یار مجھے تو صرف پینتیس ہزار ملتے ہیں۔۔سارا کام ہم امپلائز گدھوں کی طرح کرتے ہیں،اور سارا پیسہ ہم پر حکم چلانے والا سی ای او لے جاتے ہیں۔۔یہ نہایت غلط ہیں۔۔"

تبریز نے احتجاج کیا تھا

"اسی لئے کہتے ہیں تھنگ بیگ،ڈو بگ، بڑا سوچو، بڑا کرو اور بڑا پاؤ"

اندر داخل ہوتے معاذ نے ان کی بات سن کر کہا تھا

___*_____*____*____*____

آج نحل اور حدید کے لئے نہایت ہی اہم دن تھا،

حدید خان کا ایٹیٹیوڈ ہمیشہ کی طرح تھا پر اعتماد سا، جیسے دنیا فتح کرنا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا،

اور یہ تو پھر ایک عام سا پراجیکٹ تھا،

وہ بھی عام سی شخصیت کے مقابلے میں،

نہایت ہی پر اعتماد سے وہ میٹنگ روم میں پروجیکٹر کے قریب جا کھڑا ہوا تھا

"انسان کی زندگی کو اب انسٹنٹ چیزوں کی عادت سی لگ گئی ہیں، سبھی کو کم وقت میں زیادہ ریٹرنز درکار ہیں، میرا یہ پراجیکٹ فارمر کے لئے انسٹنٹ کٹ جیسا ہے، جن میں وہ سبھی کیمیکلز ملے ہونگے،

Wich required growth a crop

یہ crop کے لئے بہترین انسٹنٹ میڈیسین ثابت ہو گا۔"

نحل خان کا لہجہ انداز کافی دلکش تھا،

ساتھ ہی پراجیکٹر آن تھا۔

"اس انسٹنٹ میڈیسین سے فصل کافی تیزی سے اگتے ہی رہیئے گے،

This kit has deferent chemicals and hormonal products combination Wich "Promote growth and yields.

حدید خان کہتے کہتے رکا تھا

اور ایک نظر مختلف کمپنی سے تعلق رکھنے والے افراد پر ڈالی جو نہایت دلچسپی سے اسے دیکھ اور سن رہیئے تھے۔

"فار ایگزامپل ایک کسان کو فصل اگانے کے لئے ساٹھ دن لگتے ہیں مگر میرا پراڈکٹ انہیں فصل چالیس دن میں دینگا، اور دیکھتے ہی دیکھتے انہیں یہ فصل continuously ملتی جائے گی، کم دام دگنا فائدہ۔۔۔"

نحدید نے کہتے ہوئے اپنی بات ختم کی تھی،

جس پر اگلے ہی پل میٹنگ روم تالیوں سے گونج اٹھی تھی۔

سبھی کو حدید کی پریزینٹیشن بہت پسند آئی تھی، وہ اس کی تعریف کر رہے تھے، وش کر رہے تھے۔

اب نحل کی باری تھی کہ وہ اپنا پریزینٹیشن پیش کرے،

جس کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا،

البتہ یہ خوف پہلے سے کم تھا،

کیونکہ وہ اس سے پہلے بھی سب کے سامنے کہہ چکا تھا،

جبکہ اس وقت کا کہنا غیر متوقع تھا،

اور پھر اس مرتبہ تو اس نے اپنے اس پریزنٹیشن کے لئے تو کافی محنت اور تیاری بھی کی تھی۔

اس لئے وہ تھوڑا بہت پر اعتماد بھی تھا،

اس مرتبہ مائک تک جاتے ہوئے وہ لڑکھڑایا نہیں تھا،

البتہ اسے یہ ضرور محسوس ہو رہا تھا کہ شاید اس کے پیر کانپ رہے تھے۔

اس کے مائیک تک پہنچتے ہی اس کی سیکریٹری نے (یسیرہ) اس کا لیپ ٹاپ اور فائل اس کے سامنے ڈیکس پہ لا کر رکھا تھا،

وہ لیپ ٹاپ کھولتا پراجیکٹر پر اپنا تیار کردہ ویڈیو جو اس نے پریزینٹیشن کے لئے نہایت محنت سے تیار کیا تھا چلانا چاہا تھا

کہ اس کا دماغ جیسے سن ہوا تھا

کیونکہ وہاں کوئی فائل موجود نہیں تھی

کئی مرتبہ ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے کچھ نہیں ملا تھا۔

اپنے خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سبھی کو اپنی جانب منتظر نگاہوں سے دیکھتا پا کر،

اس کا سر چکرایا تھا

خود کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے فائنل کھولی تاکہ وہی دیکھ کر پڑھ لے،

جو اس نے پریزینٹیشن کی اسپیچ کی طور پر تیار کیا تھا،

اس وقت تو جیسے نحل کی ساری دنیا ڈول گئی تھی جب اس نے دیکھا کہ فائل میں صرف کورے پیج موجود تھے۔

وہ ایک دم ٹھنڈا پڑا تھا،

پیشانی پہ پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے،

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے ایک ہفتے کی انتھک محنت ضائع ہو گئی تھی۔

اس نے نظریں اٹھا کر سب کو دیکھا جن کی پیشانی پہ اب ناگواری کے بل نظر آنے لگے تھے،

وہ شاید آپس میں برہمی سے کچھ کہہ بھی رہے تھے،

نحل کی نگاہ نہایت پر سکون و مطمئن سے حدید خان پہ گئی،

جس کے چہرے پر نہایت مزہ لینے والی مسکراہٹ تھی۔

پھر اس کی نگاہ یسیرہ پر گئی،

جو طنزیہ سی مسکرا رہی تھی،

اور ساتھ ہی اس کے ذہن میں جیسے کچھ کلک ہوا تھا

("یہ مجھے دے دو میں لے چلتی ہوں"

جب وہ آفس روم سے لیپ ٹاپ اور فائل لے کر میٹنگ روم کی جانب جانا چاہا تھا کہ تبھی یسیرہ اس سے یہ کہتے ہوئے لیپ ٹاپ اور فائل لے گئی تھی،

جس پر وہ حیران بھی ہوا تھا، مگر اب سمجھ آیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا)

نحل نے مٹھیاں جیسے غصے سے بھینچی تھی۔

"آپ کچھ کہے گے بھی یا ہمارا وقت اسی طرح ذائع کرتے رہے گے"

ان میں سے ایک نے غصے سے کہا تھا

"سوری۔۔میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔"

نحل نے بمشکل اپنے دماغ پہ زور ڈالنے کی کوشش کی کہ بھلا اس نے پریزینٹیشن میں کیا کیا شامل کیا تھا،

اس کی ایک آدھ لائن ہی بول دے مگر اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا

مگر کچھ تو کہنا ہی تھا نا اسے۔

"۔۔کسان ہمارے لئے بہت اہم ہوتے ہیں،ان کی محنت کے سبب ہم آسانی سے اپنا پیٹ بھر پاتے ہیں۔۔اس لئے ان کی سہولت۔۔۔"

وہ اپنے اندر کی گھبراہٹ پہ بمشکل قابو پائے کہہ رہا تھا

"مسٹر نحل خان ہم میں سے یہاں کوئی بھی کسان نہیں ہیں جو آپ کی یہ بچوں جیسی اسپیچ سن کر آپ کا شکر گزار ہو،اور نا ہی ہم نے یہاں آپ کو کسان پر مضمون سنانے کہا"

ان میں سے دوسرا نہایت ہی سخت لہجہ میں نحل سے مخاطب ہوا تھا

"۔۔میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کا وقت ذائع کیا"

نحل نے بمشکل اپنے لہجہ کا شکستہ پن چھپائے،

ہار مانتے ہوئے کہا تھا،

وہ ہار کیوں نا مانتا؟،

کیوں کہ جیتنے کے لئے کچھ بچا ہی نہیں تھا،

احسان خان نے نہایت افسوس سے نحل کو دیکھا تھا،

جو شکستہ سے انداز میں واپس اپنے چیئر پر جا بیٹھا تھا،

اب یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں تھی کہ اس پر جیکٹ کا ونر کون تھا؟،

تمام کمپنی حدید خان کو اپائنٹ کرنا چاہتی تھی،

اب حدید خان پر تھا کہ وہ کونسی کمپنی جوئن کرتا،

ایک بھی کمپنی نے نحل کو جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا تھا،

حدید خان کو سبھی کامیابی کے لئے وش کر رہے تھے،

جسے سر جھکائے بیٹھا نحل سنا گیا تھا،

ایک ہفتہ اس نے نا دن دیکھا اور نا ہی رات وہ انتھک محنت کرتا گیا تھا،

مگر آخر میں کیا ہوا؟،

ہمیشہ کی طرح اس کی قسمت اسے منہ کے بل گرا گئی،

اس کے اندر جو پہلی مرتبہ امید پیدا ہوئی تھی،

اسے بری طرح توڑ گئی تھی،

اس کا دل بری طرح کرچی کرچی تھا،

دہاڑے مار مار کر کوئی اندر رو رہا تھا۔

شاید وہ امید ہی تھا،

جو پہلی مرتبہ پیدا ہوا اور مر بھی گیا تھا۔

"کانگریٹس سر میں جانتی تھی کہ ونر آپ ہی ہوگے، آپ کو کوئی ہرا ہی نہیں سکتا"

یسیرہ کی آواز نے نحل کے پورے وجود کو جیسے خاکستر کیا تھا،

اگلے ہی پل نحل نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی،

یسیرہ کو جیسے نحل کو اس طرح ٹوٹے بکھرے حالت میں دیکھ مزہ آرہا تھا

روم میں اس وقت صرف نحل اور یسیرہ ہی رہ گئے تھے۔

"امید ہیں تم نے اپنے پیسے بچا کر رکھے ہوگے، وہ تمہاری پہلی اور آخری سیلیری تھی"

یسیرہ اس پر مزے سے طنز کرتی روم سے نکل گئی تھی۔

اگلے ہی پل نحل بھی دہکتے ہوئے اعصاب کے ساتھ یسیرہ کے پیچھے تھا

"تم نے مجھے دھوکہ دیا؟"

نحل نے شدید غم و غصے میں کاریڈور میں آگے جاتی یسیرہ کا بازو دبوچے اپنی جانب جھٹکتے سے اس کا رخ موڑتے ہوئے کہا تھا

"ہاں، میں نے پہلے ہی تمہیں کہا تھا کہ مجھ سے کوئی امید مت رکھنا"

یسیرہ جو نحل کے اس درجہ جرات پر سخت جل اٹھی تھی

ڈھیٹائی سے نحل کے سرخ ہوتے آنکھوں میں دیکھتی بولی

اور ساتھ ہی اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی،

"تم میری سیکریٹری تھی نا کہ اس حدید کی، بلکہ تم نا صرف میری سیکرٹری تھی بلکہ میری بیوی بھی تھی، تم نے مجھے دھوکہ دیتے وقت اس کے متعلق ذرا سا بھی نہیں سوچا"

نحل یسیرہ کی ڈھٹائی پر مزید طیش میں آتے ہوئے غرایا تھا

"بیوی۔۔؟ شوہر لگتے بھی ہو تم میرے؟"

یسیرہ نحل کے منہ سے لفظ بیوی سن جیسے جھلس اٹھی تھی

اطراف میں دیکھتے ہوئے کہ کسی نے نحل کو "بیوی" کہتے سنا تو نہیں تھا،

نحل کی آنکھوں میں دیکھ تضحیک بھرے لہجہ میں کہا،

"تمہارا شوہر لگنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا؟، بولو"

یسیرہ کا تضحیک بھرا انداز نحل کی آنکھیں سرخ کر گیا تھا،

وہ جیسے اپنا آپا کھوتا ہوا،

یسیرہ کے بازو پر گرفت مزید سخت کرتے ہوئے اسے کاریڈور کی دیوار سے لگاتے ہوئے،

دوسرے ہاتھ سے یسیرہ کی تھوڑی دبوچے اس کے چہرے پر ہلکا سا جھکتا سرد لہجہ میں پوچھ رہا تھا

اس کے سرد لہجہ کی ٹھنڈک جیسے یسیرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی تھی،

وہ نحل کے جرات پر حیران اور خوفزدہ ہوئی تھی

جو کے اس نے ظاہر نہیں کیا تھا

"اپنے حد میں رہو"

نمکین پانی سے بھرتے آنکھوں سے وہ غرائی تھی جیسے،

اور ساتھ ہی اپنے چہرے سے نحل کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی

"حد میں ہی تھا، حد سے نکلنے پر تم نے مجبور کیا ہے، اگر آئیندہ تم مجھے اس حدید کے ارد گرد بھی نظر آئیں تو وہ کروں گا کے تم سوچ بھی نہیں سکتی"

نحل کی گرفت یسیرہ کی تھوڑی پر ڈھیلی ہونے کے بجائے مزید سخت ہوئی تھی،

وہ سپاٹ اور سرد لہجہ میں یسیرہ کو وارننگ دیتا،

جھٹکے سے اس کی ٹھوڑی چھوڑ گیا تھا

"مجھے تم طلاق کیوں نہیں دے دیتے؟، ہاں؟، تاکہ اس کے بعد تمہارا اور میرا یہ نام نہاد رشتہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے، میں مزید تمہارے منہ سے اپنے لئے بیوی کا لفظ نہیں سن سکتی"

یسیرہ نے جیسے غصے سے چیخ کر کہا تھا

"طلاق؟۔۔۔"

نحل جیسے الٹے قدموں واپس اس تک لوٹا تھا،

نحل کو واپس اپنی جانب سخت تاثرات سے آتے دیکھ یسیرہ نے بے ساختہ اپنے اندر پھر سے خوف دوڑتا محسوس کیا تھا

وہ ایک مرتبہ پھر دیوار سے جا لگی تھی

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا یسیرہ حیات کہ تمہیں مجھ سے کبھی بھی آزادی نہیں ملے گی"

سپاٹ سرد حتمی لہجہ میں اسے کہتا وہ واپس پلٹ گیا تھا۔

وہ دیوار سے لگی بھگی آنکھوں سے اسے دور جاتا دیکھتی رہی تھی

"میں بھی دیکھتی ہوں کہ کب تک تم مجھے قید میں رکھ پاو گے ؟"

نحل ابھی ابھی تبدیل ہوا تھا

مگر یسیرہ حیات تو بچپن سے ہی ہٹ دھرم، ضدی، اپنی بات منوانے کے لئے انتہاء تک جانے والی صیفت کی مالک تھی۔

نجانے قسمت کے اس کھیل میں کس کی ضد نے پورا ہونا تھا؟

---*-----*---*----

نحل خان اپنا پہلا اور آخری ٹاسک ہار چکا تھا،

یہ بات نہایت تیزی سے سارے آفس میں پھیل چکی تھی،

کیا اب اناونسمنٹ کر دیا جائے گا کہ حدید خان سی ای او ہے ؟،

اور پھر نحل خان کا کیا ہو گا؟

پوری کمپنی سنسنی میں مبتلا تھی۔

اب اس کے ساتھ کیا ہو گا؟،

کسی کمپنی نے اسے اپنے ساتھ کام کرنے کے لئے نہیں چنا تھا؟,

وہ ہار چکا تھا،

کیا اب اسے کمپنی سے جانا ہو گا؟

وہ پریشان سا اپنی سوچوں میں مہو تھا

"سر آپ کے لئے کافی۔۔"

یسیرہ کی آواز پہ چیئر سے ٹیک لگائے پریشان سے نحل نے حیرت سے سیدھا ہوتے ہوئے اسے دیکھا تھا،

جو اپنے لبوں پہ انتقاماً مسکراہٹ سجائے کافی کا ٹرے لئے اس کی جانب بڑھ رہی تھی،

کیا واقعی میں یسیرہ اس کے لئے کافی لے آئی تھی؟

نحل حیرت سے کھڑے ہوتا سامنے ٹرے لئے کھڑی یسیرہ کو دیکھتے ٹرے میں موجود کافی کو دیکھا

،

جسے یسیرہ نے اس کی جانب بڑھایا تھا

جس پر اس نے بھی کافی کے مگ کے جانب ہاتھ بڑھایا تھا تاکہ مگ پکڑ سکے،

مگر تبھی یسیرہ نے ٹرے پر سے گرفت چھوڑ دیا،

جس کے سبب اگلے ہی پل گرم گرم بھاپ اگلتی کافی نحل کا ہاتھ جلاتی زمین بوس ہو کر چھناکے سے ٹوٹی تھی

"اوووپس۔۔۔ بائے مسٹک"

یسیرہ جان جلاتی مسکراہٹ سے بولی

"تمہیں واقعی لگا میں تمہیں کافی بنا کر پلاؤں گی؟،اس کی جگہ تمہیں زہر گھول کر نا پلا دوں۔۔ اور اگر آئندہ تم نے مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی تو یقین جانو میں یہی کروں گی"

اگلے ہی پل یسیرہ نے زہریلے لہجہ میں غراتے ہوئے کہا تھا،

جس پر نحل اسے لب بھینچے دیکھا گیا تھا۔

"کسی کے دیکھنے سے پہلے فرش کو جلد از جلد صاف کر دو"

اگلے ہی پل یسیرہ تحکم بھرے لہجہ میں کہتی طنزیہ مسکراہٹ اس پر اچھالتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"اور ہاں اپنا بوریا بستر بھی سمیٹ لو، تمہارے جانے کا وقت آگیا ہے"

جاتے جاتے رک کر آخری طنز کا تیر چلا گئی تھی

****

"تمہیں واقعی لگا میں تمہیں کافی بنا کر پلاؤں گی؟،اس کی جگہ تمہیں زہر گھول کر نا پلا دوں۔۔
اور اگر آئندہ تم نے مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی تو یقین جانو میں یہی کروں گی"

اگلے ہی پل یسیرہ نے زہریلے لہجہ میں غراتے ہوئے کہا تھا،

جس پر نحل اسے لب بھینچے دیکھا گیا تھا۔

"کسی کے دیکھنے سے پہلے فرش کو جلد از جلد صاف کر دو"

اگلے ہی پل یسیرہ تحکم بھرے لہجہ میں کہتی طنزیہ مسکراہٹ اس پر اچھالتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"اور ہاں اپنا بوریا بستر بھی سمیٹ لو، تمہارے جانے کا وقت آ گیا ہے"

جاتے جاتے رک کر آخری طنز کا تیر چلا گئی تھی

جسے نحل نے خاموشی سے آفس روم سے نکلتے دیکھتا رہا تھا۔

صحیح کہا تھا اس نے کہ اب اسے اپنا بوریا بستر سمیٹ لینا چاہئے تھا،

یہاں سے ہمیشہ کے لئے نکلنے کا وقت شاید آ چکا تھا

کیونکہ اسے اچھے سے یاد تھا کہ احسان خان کہا تھا کہ یہ ان کے لئے پہلا اور آخری ٹاسک تھا،

"اب کیا کروں گے تم؟"

نحل دھیمے قدموں سے چلتا آفس سے نکل آیا تھا،

اب وہ غائب دماغی کی سی حالت میں امپلائز کے ورکنگ پلیس سے گزر رہا تھا،

جہاں اسے دیکھ سب چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

جس نے سے لاپرواہ وہ نیچے فرش کی ڈیزائن دیکھتے ہوئے چلا جا رہا تھا کہ تبھی تبریز اس سے قدم سے قدم ملاتا ہوا پوچھنے لگا تھا

"بوریا بستر سمیٹوں گا"

اس نے غائب دماغی کی سی کیفیت میں جواب دیا تھا

"کیوں اب بھی تو تمہارے پاس تین ہفتے کا وقت ہے، تم کسی کمپنی سے ڈائریکٹ کانٹیکٹ بھی تو کر سکتے ہو"

تبریز اس کی کیفیت پر پریشان ہوتے ہوئے مشورہ سے نوازہ

"کوئی بھی مجھے اپنے کمپنی میں رکھنا نہیں چاہئے گا"

"تم نے کتنی محنت کی تھی آخر ایسا کیا ہوا کہ کوئی بھی تمہیں اپنے کمپنی میں رکھنا نہیں چاہئے گا؟"

تبریز کے پوچھنے پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا

نہایت خاموشی سے کمپنی کے سامنے آکر رکتے کار میں جا بیٹھا تھا

اس کے ساتھ تبریز بھی تھا جس نے نحل کو مزید ڈسٹربڈ کرنا مناسب نہیں سمجھا

"یہ کون لوگ ہے؟"

ایک بڑی سے ایگریکلچر کمپنی کے سامنے لوگوں کی بھیڑ دیکھ اس نے تبریز سے پوچھا تھا

"یہ انسٹنٹ میڈیسین فارمنگ کمپنی ہیں، سنا ہیں اسی کمپنی کو حدید خان نے جوئن کیا ہے، اور یہ کسان ہے جو پروٹسٹ کر رہے ہیں"

تبریز نے کار کے شیشے کے اس پار کمپنی کے سامنے مختلف بینر لئے کھڑے کسانوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"مگر کس لئے؟"

"ان کا کہنا ہے کہ انسٹنٹ مڈیسن فارمنگ کمپنی کھیتوں کے لئے بہت ہی حارش کیمیکل یوز کر رہے ہیں، جو بے حد نقصان دہ ہیں"

تبریز کے جواب پر نحل آخر تک ان پروٹیسٹ کرتے کسانوں کو دیکھا گیا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئے تھے

_____*____*____*____*____

حدید خان نے اپنی کامیابی کی پارٹی دی تھی،

جہاں نحل قطعی جانا نہیں چاہتا تھا،

مگر تبریز اسے لے جانا چاہتا تھا،

تبریز نہیں چاہتا تھا کہ وہ اپ سیٹ ہو کر کمرے میں بند رہئے۔

"اگر تم نہیں گئے تو لوگ باتیں بنائے گے جیسے کہ تم حدید سے ہار گئے،اور بھی کہ تم بزدل ہو، تم میں حدید کی کامیابی سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہیں، تم جل ککڑے ہو،اور اگر تم نہیں گئے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھابھی پر اپنا جادو چلانے کی کوشش کرے، مجھے لگتا ہے وہ بھابھی کو پسند کرتا ہے، تبھی بھابھی کے ارد گرد گھومتے رہتا ہے"

تبریز کی ساری باتوں کو لاپرواہی سے سنتا ہوا نحل جیسے تبریز کی آخری بات پر چونک اٹھا تھا

"کونسا جادو۔۔"

"اپنی وجاہت کا، کامیابی کا، خوبصورت باتوں کا، میں نے دیکھا ہے لڑکیوں کو ایسے خوبرو مرد پسند آتے ہیں جو اسٹائلش ہو، مغرور ہو، پر اعتماد ہو، اپنی جادوئی باتوں سے محفل لوٹنے کا ہنر جانتے ہو۔۔"

نحل کے سوال پر تبریز نے اپنی کامیابی مسکراہٹ کو نہایت صفائی سے چھپاتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے تمہیں بھی ایسے مرد پسند آتے ہیں"

"استغفر اللہ"

نحل کے خشک لہجہ پر تبریز کانپ اٹھا تھا،

"سارا موڈ غارت کر کے رکھ دیا تم نے"

آخر میں تبریز برا سا منہ بنائے نحل کو گھورتا کمرے سے نکل گیا تھا

_____*_____*_____*_____

بلیک ٹیکسیڈو سوٹ میں بالوں کو لیٹیسٹ ہیئر اسٹائل میں سیٹ کئے، ہلکی ہلکی شیو میں اسکی شخصیت مکمل بدل ہی گئی تھی،

سیاہ سوٹ اس کی گندمی رنگت پر بہت سوٹ کر رہی تھی،

اور جب وہ نہایت اسٹائل سے اپنے چہرے پہ سنجیدگی، پلس مغرورانہ تاثرات لئے سیڑھیوں سے اترا تو سبھی منہ کھولے اسے دیکھے گئے تھے،

(یہ الگ بات ہے یہ سب ایک دم سے نحل میں نہیں آیا تھا، اس کے لئے تبریز پچھلے دس دن سے نحل کا لائف کوچ بنا ہوا تھا، روز دس ہزار ویڈیوز جو مبنی ہوتی تھی کہ کس طرح اسٹائلش بنا جائے؟، کس طرح اپنی چال ڈھال کو پرکشش بنایا جائے؟، نحل کو تبریز کے اصرار پر وہ دیکھنا پڑھتا تھا، پھر باقاعدگی سے جم، سیلون، اور اب تبریز کی حدید اور یسیرہ کو لے کر آخری بات جس نے نحل کے اندر کمپیٹیشن اور حسد کا جذبہ ابھار دیا تھا، تو پھر نحل نے تو نکھرنا تھا ہی)

"کمال ہے یقین نہیں آتا، لوگ اس طرح بھی بدل جاتے ہیں"

ارباز نے منہ پھاڑ کر نحل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"مجھے بھی روز سلون اور جم جانا ہے"

تبریز جو کمرے سے پارٹی میں جانے کے لئے تیار ہو کر آیا تھا

نحل کے جلوے دیکھ منہ بسور کر بولا،

اسے فوراً احساس ہوا تھا کہ نحل کے لائف کوچ سے پہلے اسے اپنا لائف کوچ بننا چاہئے تھا۔

جس پر نحل ہمیشہ کی طرح مسکرایا تھا نہیں بلکہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ہی تبریز کا بازو پکڑ کر کھینچتا لے گیا تھا کہ اسے رکنا پڑا

"ہائے ہائے میرا بچہ کتنا خوبرو لگ رہا، کسی فلمی ہیرو سے کم نہیں، موئے فلمی ہیرو بھی اتنے خوبرو نہیں لگتے، نظر نا لگ جائے میرے بچے کو"

سکینہ بیگم نے بے تحاشا بلائیں لینے کے بعد پھر اس کی نظر اتارنے کے بعد ہی اسے گھر سے نکلنے دیا تھا،

اس دوران ہانیہ دا یوٹوبر اپنا کام نہایت حسن خوبی سے انجام دیتے ہوئے،

نحل کی نظر اتارتی ہوئی ویڈیو بے کرا سے یوٹوب پہ ڈال دیا تھا،

جس پر سیکنڈز میں میلین ویوز اور لائکز آئے تھے۔

"ویسے سمجھ نہیں آتا آج کی پارٹی دراصل ہے کس خوشی میں؟"

ہوٹل میں داخل ہونے کے بعد

پارٹی کی گہما گہمی اور رنگینی دیکھ تبریز نے کہا تھا،

"صاف ظاہر ہے میرے ہار اور حدید کی جیت کی خوشی میں"

اسکائے بلیو سوٹ میں ملبوس دور سے ہی سب سے نمایاں نظر آتے حدید کو دیکھ اس نے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا،

ساتھ ہی جیسے ہی اس کی نگاہ اس کے پہلو میں پڑی تو جیسے نحل کی آنکھیں جل اٹھی تھی۔

ڈارک ریڈ میکسی میں، ڈارک ریڈ لپ اسٹک اور میک اپ میں وہ بلاشبہ قیامت ڈھا رہی تھی

"بھابھی تو غضب ڈھا رہی ہیں برو"

اور جب یہی بات تبریز نے یسیرہ کو گھورتے ہوئے کہا تو نحل نے اسے غصے سے گھورا تھا

"مم۔۔کوئی اکیلا تو یہ نہیں کہہ رہا بھائی، یقیناً یہاں موجود سب ہی ایسا سوچ رہے ہوگے، دیکھو سب کیسے گھور رہے ہیں بھابھی کو"

تبریز نے بری طرح ہکلا کر کہا تھا

تبریز کی بات سن کر اس نے آس پاس کے مردوں پہ نظر ڈالی تو واقعی ان سبھی کو یسیرہ کو گھورتے دیکھ جیسے اس کا غصہ بڑھا تھا

اگلے ہی پل وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا یسیرہ کی جانب بڑھا تھا

"بھائی کے تو تیور ہی بدل گئے، سچ کہتے ہیں لوگ ایک عورت پوری کائنات بدلنے کی طاقت رکھتی ہیں"

تبریز نے نہایت دلچسپی سے یسیرہ کی جانب غصے سے بڑھتے نحل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اوہ نحل مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے"

حدید اسے دیکھ ایک لمحہ کے لئے حیران ہوتا ہوا بولا تھا

"بھلا ایسا کیوں لگا تمہیں؟"

پورے اعتماد کے ساتھ حدید کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے پوچھا تھا،

لہجہ میں غصے کی جھلک صاف ملتی تھی،

وہ پیشانی جو ہمیشہ بنا لکیروں کے رہتی تھی،

اس وقت ان پر لکیریں ابھر آئی تھی،

جو نحل کو ایک نئے لک میں ڈھال رہا تھا،

مغرور، ایرو گینٹ، بے نیاز، جس نے ایک نگاہ بھی حدید کے پہلو میں کھڑی یسیرہ پہ نہیں ڈالی تھی،

جو حیرت سے نحل کو دیکھ رہی تھی،

جو ایکدم بدلا ہوا سا لگ رہا تھا،

کوئی بھی چیز نحل کو اتنی جلدی ہر گز نہیں بدل سکتی تھی، سوائے یسیرہ حیات کے،

جو اپنی اس طاقت سے قطعی انجان تھی۔

"یہ حیرت کی ہی بات ہو گی کہ نحل خان اپنی ہار پر بے شرموں کی طرح پارٹی انجوئے کرے"

حدید نے نہایت چبھتے ہوئے لہجہ میں کہا تھا

"کس نے کہا کہ نحل خان ہار گیا ہے، ابھی ہار جیت کا فیصلہ ہونے میں پورے تین ہفتے باقی ہیں، پیارے بھائی"

نحل کے لہجہ میں موجود اعتماد نے حدید خان اور یسیرہ کو حیرت میں ڈالا تھا،

"تم سے بہتر بھلا کون جانتا ہو گا کہ تین ہفتے میں کیا کچھ نہیں ہو سکتا، دنیا کا تاج و تخت تک بدل جاتے ہے، یہ تو پھر ہاری ہوئی بازی ہے، جو کبھی بھی پلٹ سکتی ہیں"

"بہت تیزی سے دوڑنے لگے ہو تم، جانتے ہو نا جسے چلنا بھی آتا نا ہو وہ اگر اچانک ہی تیزی سے دوڑنے لگے تو کیا ہو گا؟، وہ گر جائے گا، زخمی ہو جائے گا، شدید چوٹ بھی آئی گی"

"کیا تم نہیں جانتے کہ گرنے کے بعد گرنے والا اٹھ کر کھڑا بھی ہوتا ہے، اگر چوٹ لگی تو کیا ؟، زخمی ہوا تو بھی کیا؟، بنا زخم اور چوٹ کے کوئی بھی فاتح نہیں بن سکتا"

"تو تم فاتح بننا چاہتے ہو؟"

نحل کے کہنے پر حدید نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں یہ تو ثابت ہے، جب ریس میں دوڑ رہا ہوں، گر رہا ہوں، ذخمی ہو رہا ہوں، پھر اٹھ کر کھڑا ہو کر اپنے زخموں کے ساتھ دوڑ رہا ہوں تو اس سے ثابت تو ہوتا ہے نا کہ میں جیتنا چاہتا ہوں"

"مگر یہ کمپنی کوئی ریس نہیں ہے، یہ میرا حق ہے"

حدید نے جیسے یاد دلانا چاہا

"یہ بادشاہت نہیں ہے جو نسل در نسل چلے، یہ کمپنی ہے جو لائق ہو گا، وہی حقدار ہو گا"

نحل نے جیسے حدید کی غلط فہمی دور کی

ایک دوسرے کے سامنے کھڑے وہ دونوں پئے در پئے ایک دوسرے پر تابڑ توڑ حملہ آوار تھے، یسیرہ اور ان سے تھوڑے فاصلے پہ کھڑے تبریز تو حدید خان کو جانتے ہی تھے مگر انہیں تو نحل کی حاضر جوابی، بنا چکے جواب دئے جانا ششدر کر گیا تھا

حدید خان کی بولتی بند کر کے وہ مجمع سے ہٹ کر ایک سنسان راہ دری میں نکل آیا تھا،

جہاں لمبی لمبی سانس لیتا وہ اپنی جرات پہ قطعی حیران تھا،

"اتنی لمبی لمبی پھیکنے کی کیاضرورت تھی، صحیح تو کہہ رہا تھاوہ تم بہت تیزی سے دوڑنے لگے ہو، ۔۔"

نحل خود کو بری طرح لعنت ملامت کر رہا تھا،

"تم نے جو لاف گزاف کیا ہے نا اب بھگتو، میں بھی تو دیکھوں تم کیسے جیتو گے ؟"

خود کو کوستے ہوئے اس کی نگاہ یسیرہ پر پڑی تھی جو ادھر ہی آرہی تھی وہ فورا پلر کے اوٹ میں ہو کر خود کو چھپا گیا تھا۔

نحل کتنا بدل گیا تھا،اور یہ بدلاؤ اس میں کتنے تیزی سے آئے تھے،

واش روم میں مرر میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے، نل کے نیچے ہاتھ کئے وہ ہاتھ دھوتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

کہ تبھی واش روم کے دروازے کے آواز سے کھلنے پر اس نے مرر میں دیکھا تھا، جہاں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے نحل کو دیکھ وہ ٹھٹکی تھی

"یہ گلز واش روم ہے"

وہ حیرت سے اس کی جانب مڑتی ہوئی بولی

"جانتا ہوں"

شان بے نیازی سے جواب دیتا وہ اسے گھورتا اس کے قریب آتے ہوئے کہہ رہا تھا،

اس کے اس درجہ اعتماد پر یسیرہ عش عش کر اٹھیں تھی،

اگر اسے یہ نہیں پتا ہوتا کہ وہ نحل ہے تو وہ کبھی یقین نہیں کرتی کہ نحل کا نیا ورژن ایسا بھی ہو سکتا تھا،

نحل اتنا بدل بھی سکتا تھا۔

"کہاں گھسے چلے آرہے ہو؟"

اسے مزید قریب آتے دیکھ وہ بگڑ کر بولی تھی جس پر وہ دو قدموں کے فاصلے پہ آکر رک گیا تھا،

"اس طرح دیکھنے کی وجہ؟، کافی چھچھورے لگ رہے ہو"

نحل کے وجود کے آر پار ہوتی نظروں سے تنگ آتے ہوئے وہ غرائی تھی

"اور باہر جو تمہیں ہر مرد اسی نظروں سے گھور رہا تھا،اس وقت تمہیں وہ چھچھورے نہیں لگے۔۔"

نحل سپاٹ غصے بھرے لہجہ میں کہتا درمیان میں موجود دو قدموں کا رہا سہا فاصلہ بھی مٹاتا بولا تھا

جس پر یسیرہ بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی جہاں اس کی کمر واش بیسن کے سلیب سے ٹکرائی تھی،

"تمہیں اس سے کیا؟،زیادہ گارجین بننے کی کوشش مت کرو"

"گارجین ہی ہوں تمہارا۔۔"

یسیرہ کے بگڑ کر کہنے پر اس نے نہایت حق سے کہا تھا

"اور کیا تم ڈوپٹہ اوڑھنا جانتی نہیں ہو؟"

ساتھ ہی اسے نہایت استحقاق سے گھورتا اس نے کہا تھا،

جس پر یسیرہ نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا

مگر نحل کی نظروں سے اگلے ہی پل نظریں چراتے وہ بری طرح سمٹی تھی،

"اپنے کام سے کام رکھو"

یسیرہ نے ہمیشہ کی طرح سخت لہجہ میں کہنے کی کوشش کی تھی مگر اس کے لہجہ میں اس مرتبہ گھبراہٹ صاف ظاہر ہو رہی تھی

"اسے پہنو"

جس پر دھیان دیئے بنا اگلے ہی پل نحل اپنا سیاہ کوٹ اتارتا اسے تھما رہا تھا،

جسے یسیرہ نے مزید حیران ہوتے ہوئے دیکھا تھا،

اب وہ واقعی میں حد کر رہا تھا

"زیادہ اور اسمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے، اگر تمہیں اپنی کھوئی ہوئی چابی مل چکی ہیں، تمہاری قسمت پلٹ چکی ہیں تو اچھی بات ہے مگر میرے منہ لگنے کی قطعی ضرورت نہیں ہیں تمہیں"

یسیرہ نے شدید غصے سے غرا کر کہا تھا،

وہ کل کا گونگا، گنوار، پینڈو اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا، آخر وہ کب تک برداشت کرتی

"ابھی تمہارے منہ لگا کہا ہوں،اور لگ بھی کیسے سکتا ہوں، کسی کا خون جو پی کر آئی ہو"

نحل کے اس درجہ بولڈ نیس پہ یسیرہ کا دماغ بھک سے اڑا تھا،

"کک کیا کھایا ہے تم نے؟، کہی۔۔ڈرنک تو نہیں۔۔ہو؟"

یسیرہ کے دماغ میں یہی خیال آیا تھا

"اتنی خوبصورت بیوی کے ہوتے ہوئے بھلا کسی کو ڈرنک کرنے کی کیا ضرورت"

نحل کہتا یسیرہ کی جانب جھکا تھا،

نحل کی باتوں اور حرکتوں سے ساکت سی ہوتی یسیرہ نے اسے اپنی جانب جھکتا دیکھ فورا چہرہ پھیرا تھا،

نحل ایک نظر سے گردن پھیرے یسیرہ کو دیکھ جھک کر اس کے پیچھے موجود ٹشو باکس سے ٹشو کھینچتا،

سیدھا کھڑا ہوا تھا،

اور اگلے ہی پل نہایت استحقاق سے یسیرہ کی تھوڑی پکڑ کر اپنی جانب کرتا،

ٹشو پیپر سے اس کے لبوں پہ لگا کہ اسٹک صاف کر گیا تھا۔

"آئندہ گھر سے نکلتے وقت ایسا بے ہودہ لپ اسٹک لگا کر، اور ایسے بنا دوپٹے کے لباس پہن کر مت نکلنا، یہ میری پہلی اور آخری وارننگ ہے"

نحل نے نہایت ہی سخت لہجہ میں یسیرہ کے ساکت سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا

شل سی کیفیت میں مبتلا یسیرہ کی ساکت آنکھوں کو دیکھ نجانے کیوں وہ مسکرایا تھا،

شاید اس لئے کہ وہ پہلی مرتبہ تھا کہ یسیرہ اپنی زہر اگلتی زبان کے ساتھ گنگ سی تھی

یسیرہ نے صاف دیکھا تھا کہ نحل کی مسکراہٹ نے لبوں کو چھونے سے پہلے آنکھوں کو چھوا تھا،

ایک لمحہ کے لئے وہ اس عجیب سے سحر انگیز مسکراہٹ کے سحر میں جیسے وہ کھوئی تھی

"ویسے کیا میں اب منہ لگ سکتا ہوں؟"

اگلے ہی پل نحل نے شرارتی لہجہ میں کہا تھا جسے سن کر وہ بے ساختہ اپنا چہرہ موڑ گئی تھی

"جاؤ یہاں سے"

یسیرہ کے نہایت دھیمے لہجہ میں کہنے پر نحل مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتا پلٹ گیا تھا،

نحل کے جانے کے بعد وہ اپنے بے تحاشا دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھے اب بھی بے یقینی کے سمندر میں غوطہ زن واش روم کے بند دروازے کو دیکھی گئی تھی،

کیا وہ واقعی نحل تھا؟؟

بدلے ہوا نحل اس مرتبہ بدمزاج، مغرور، بدزبان سی یسیرہ کی چابی گم کر گیا تھا۔

باہر پارٹی میں بے قراری سے تبریز کے ساتھ مٹر گشتی کرتے نحل نے جب دوبارہ یسیرہ کو دیکھا تو بے ساختہ مسکرا اٹھا

کیونکہ یسیرہ حیات نے اپنے میکسی کے اوپر نحل کے سیاہ کوٹ کو پہنا ہوا تھا،

اس کے لبوں پہ اب بھی سرخ لپ اسٹک نہیں تھی۔

"یہ تمہارا ہی کوٹ ہے نا؟"

نحل کی نگاہوں کی تعاقب میں یسیرہ کو دیکھ کر تبریز نے حیرت سے پوچھا تھا

"ہاں۔۔"

نحل نجانے کیوں اس بات پر نہایت مسرور سا تھا

"بھابھی نے تم سے کوٹ لے بھی لیا؟"

"تمہیں کیوں صدمہ ہو رہا ہے؟"

نحل نے تبریز کے لہجہ میں صدمہ محسوس کر کے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا

"تم مزید خوار ہوتے تو اور مزہ آتا، اور تھوڑے نکھر جاتے"

تبریز نے دانت نکالتے ہوئے کہا تھا

_____*_____*____*___

"تم سے کوئی ملنے آیا ہے"

(اب بھی تو تمہارے پاس تین ہفتے کا وقت ہے، تم کسی کمپنی سے ڈائریکٹ کانٹیکٹ بھی تو کر سکتے ہو")

دوسرے دن اپنے آفس میں چکر لگاتے ہوئے وہ تبریز کی بات پر غور کر رہا تھا

کہ تبھی یسیرہ جھٹکے سے گلاس ڈور کھولتی اکھڑ لہجہ میں بولی تھی

"کون؟"

نحل کی بات کا جواب دیئے بنا ہی وہ منہ بگاڑتی پلٹ گئی تھی،

وہ یقیناً کل کی بات پر کافی غصے میں تھی

"ہیلو مسٹر نحل خان میں یاسر کمال اور گینک فارمنگ سے ہوں، آپ کے لئے ایک آفر، ریکویسٹ یا جو چاہئے آپ سمجھے، آپ کے لئے لایا ہوں"

اگلے ہی پل آفس روم میں ایک ادھیڑ عمر کا شخص داخل ہوتا ہوا،

اس کی جانب ہاتھ بڑھائے بولا تھا۔

****

"ہیلو مسٹر نحل خان میں یاسر کمال اور گینک فارمنگ سے ہوں، آپ کے لئے ایک آفر، ریکویسٹ یا جو چاہئے آپ سمجھے، آپ کے لئے لایا ہوں"

اگلے ہی پل آفس روم میں ایک ادھیڑ عمر کا شخص داخل ہوتا ہوا،

اس کی جانب ہاتھ بڑھائے بولا تھا۔

"ویلکم، پلیز تشریف لائیں"

نحل یاسر کمال سے مصافحہ کرنے کے بعد چیئر کی جانب اشارہ کر کے بولا

"میں پہلے حدید خان کے پاس ہی گیا تھا مگر انہوں نے یہ آفر ریجیکٹ کر دی"

یاسر کمال کی بات سن کر نحل کے پیشانی پہ بل نمودار ہوئے تھے

"اچھا تو آپ حدید خان سے ریجیکٹ ہونے کے بعد میرے پاس آئے ہیں، یعنی کہ میں آپ کا سیکنڈ آپشن ہوں؟"

"ناراض مت ہوئیے ہر کسی کو حق ہے کہ وہ بیسٹ کو چنے"

یاسر کمال نہایت باریک بینی سے نحل کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے اطمینان سے بولے

"بلکل صحیح کہا آپ نے ہر کسی کو حق ہے کہ وہ بیسٹ کو چنے، اسی طرح مجھے بھی ہے"

نحل نے جیسے جتایا تھا

"ویسے حدید نے آپ کو ریجیکٹ کیوں کیا؟"

"ہر کسی کی پسند اور چوئس الگ ہوتی ہیں، انہیں میرا نظریہ پسند نہیں آیا اس لئے انہوں نے ریجیکٹ کر دیا"

"اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں بھی آپ کو ریجیکٹ نا کروں تو آپ مجھے بھی قائل کرے"

"آپ ریجکٹ نہیں کرے گے"

"آپ یہ اس لئے کہہ رہئے کہ مجھے کسی کمپنی نے نہیں چنا، اور اب میں آپ کے محتاج ہوں"

"نہیں میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا"

"پھر؟"

"بس یہ میرا حس ہے"

"تو آپ اپنے حس کے ذریعے مجھے قائل کرنا چاہتے ہیں"

نحل ناپسندیدگی سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"تو میں بتادوں کہ آپ مجھے اپنے حس سے قائل نہیں کر پائے"

"اس کی بات سن تو لیتے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟"

یسیرہ جوان کے لئے کافی لے کر آئی تھی اور ایک جانب کھڑے ان کی بات سن رہی تھی،

یاسر کمال کے جانے کے بعد بولی

"کیا اس میں بھی تمہاری کوئی چال پوشیدہ ہے کہ میں اسے جوئن کروں اور ہار جاوں"

"بلکل بہت جلدی سمجھ گئے، بن ہی نا جاؤ اس طرح سی ای او"

اس کے اسے جانتی نظروں سے دیکھنے پر وہ استہزاء انداز میں بولی۔

اور ٹیبل سے خالی مگ اٹھا کر ہاتھ میں تھامی ٹرے پہ رکھنے لگی تھی کہ اچانک مگ سلپ ہو کر زمین بوس ہوا تھا۔

"سنبھل کر۔۔رہنے دو میں صاف کر لوں گا"

چھناکے کی آواز پہ وہ جو یاسر کمال کے دیئے ہوئے فائلز پہ جھکا تھا فورا اس کی جانب متوجہ ہو کر بولا

اگر وہ کہتا کہ میں نہیں کروں گا تو یسیرہ یقیناً ضد میں مگ یوں ہی چھوڑ جاتی مگر جب نحل نے اسے صفائی سے منع کیا تو اس کے ضد میں،

وہ منہ بنا کر ٹوٹے مگ کی کرچیاں سمیٹنے کے لئے جھکی تھی۔

جیسے ہی اس نے اناڑی پن سے مگ کی کرچیاں چننے کے لئے ہاتھ بڑھایا،

اس کا انگوٹھا فوراً زخمی ہوا تھا،

جس پر ایک درد بھری سسکی سی نکلی تھی اس کی لبوں سے،

"میں نے منع کیا تھا نا تمہیں؟"

نحل فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا گیا تھا،

اور اپنے چیئر پہ بیٹھایا تھا،

"تم اتنی ضدی کیوں ہو؟، ہمیشہ الٹ کرنے کی کوشش کیوں کرتی ہو؟"

نحل اس کا ذخمی خون رستہ انگوٹھے کو سختی سے دبائے تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے، اسے خفگی سے کہہ رہا تھا۔

"اور تم اپنے متعلق کیا کہو گے ؟، خود تو جیسے بڑے اچھے ہو ؟، اچھے بننے کا دیکھاوا ناہی کرو تو بہتر ہیں"

یسیرہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے نہایت ہی ناگواری سے کہا تھا

"میں اچھا ہی ہوں محترمہ، مجھے بھلا دیکھاوا کرنے کی کیا ضرورت ؟"

نحل اس کی بات پر حیران ہوتا اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا

"میں سب جانتی ہوں، تمہارے سارے پینترے، مجھ پر تمہاری حکم چلانے کی کوشش، مجھے کنڑول کرنے کی کوشش، تم مجھے اپنے سامنے جھکانا چاہتے ہو ہے نا؟"

یسیرہ بھڑک کر بولی تھی

"کک۔۔ کیا مطلب ؟"

یسیرہ کی بدگمانیوں پر تو نحل بری طرح ششدر ہوا تھا

"تم اپنی تمام ذاتیوں کا مجھ سے بدلہ لینا چاہئے ہو، مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہو ہے نا؟"

ششدر سے نحل کے گرفت سے وہ اپنا ہاتھ کھینچتی بولی

"مگر تمہیں ایک بات بتاؤں تم ایسا کبھی نہیں کر پاؤ گے، کیونکہ میں تمہیں ایسا موقع کبھی نہیں دوں گی"

اس کے آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں وہ کہتی وہاں سے چلے گئی تھی۔

_____*_____*_____

آج چودہ فروری یعنی ویلن ٹائن ڈے تھا،

امپلائز آفس پہنچ کر حیران رہ گئے تھے کیونکہ پورا آفس ریڈ روز سے سجایا گیا تھا، یوں جیسے سارا ویلن ٹائن تو اسی آفس والے منانے والے تھے۔

"واو۔۔"

البتہ لڑکیاں کو یہ ڈیکوریشن کافی پسند آئی تھی

"کس دل والے نے کیا ہے یہ؟"

ان کے پیچھے ابھی ابھی اندر داخل ہوتے یسیرہ نے خوشگوار حیرت سے چاروں جانب نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا تھا

"نہیں پتا۔۔ مگر جو کوئی بھی ہیں بہت باذوق اور رومینٹک معلوم ہوتا ہے"

ہانیہ نے کہا تھا

"گڈ مارننگ سر۔۔"

تبھی حدید کو آتے دیکھ سبھی اسے وش کرنے لگے تھے

"مارننگ"

حدید خان بے نیازی سے جواب دیتا، یسیرہ کی جانب بڑھا تھا

"اوہ سر تو آج کافی کمال کے لگ رہئے ہیں"

ہانیہ بڑائی تھی،

ڈارک بلیو سوٹ میں حدید جیسے آج اسپیشل تیار ہو کر واقعی میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

"گڈ مارننگ سر۔۔"

یسیرہ نے مسکرا کر قریب آتے ہوئے حدید سے کہا تھا،

تبھی وہاں نحل اور تبریز کی انٹری ہوئی تھی

"مس یسیرہ حیات"

یسیرہ جو حدید کے "مارننگ" سننے کی منتظر تھی،

حدید خان کو نہایت دلفریب انداز میں خود کو پکارتے دیکھ وہ جیسے چونکہ تھی۔

"ول ہو میری می؟"

اور اگلے ہی پل جب حدید نے دنیا بھر کے رومیوں کا ریکارڈ توڑتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز کیا تو یسیرہ کا دماغ جیسے بھک سے اڑا تھا

"وہاٹ۔۔۔؟"

"اووو۔۔"

آفس امپلائز جو پہلے حیرت سے ششدر رہ گئے تھے

اب نہایت جوش سے ہوٹنگ کرنے لگے تھے۔

"سس۔۔سر۔۔"

اس سچویشن پر یسیرہ بری طرح ہکلائی تھی۔

حدید خان رنگ کیس ہاتھ میں تھامے یسیرہ کی جانب بڑھائے منتظر تھا

اور ادھر اپنے کھولتے خون کے ساتھ سارا سین دیکھتا اپنا ضبط آزماتا نحل ہاتھ کی مٹھیاں بھینچے

نجانے کس بات کا منتظر تھا،

اور پھر اگلے ہی پل اس نے دیکھا کہ یسیرہ نے ہاتھ بڑھا کر رنگ کیس کو تھام لیا تھا،

ایک شور بلند ہوا تھا وہاں،

نحل کے اندر یا باہر؟

وہ سمجھ نہیں سکا تھا،

("جو عورت پیسوں سے بکتی ہو، اسے تم کبھی محبت سے خرید نہیں سکتے")

اس کے اندر ایک آواز گونجی تھی۔

جس سے ایسا لگا جیسے اس کے اندر سب کچھ ختم ہو چکا ہو۔

وہ واپس پلٹ گیا تھا یہ دیکھے بنا کہ وہاں آگے کیا ہوا تھا،

----*-----*----*---*----

"نحل آپ نے کسی کو جوئن کیا؟"

آج پھر حدید اور نحل کو احسان خان نے اپنے آفس بلایا تھا،

جہاں سخت تاثرات لئے نحل سے انہوں سے تشویش سے پوچھا تھا

حدید خان استہزا مسکراہٹ لبوں پہ طاری کئے پیپر ویٹ سے کھیل رہا تھا۔

"ہاں جوئن کیا ہے"

نحل کے جواب پر حدید خان کا ہاتھ رکا تھا،

"کونسے کمپنی کو؟"

"آرگینک فارمنگ"

نحل نے احسان خان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا،

جو حیران نظر آرہے تھے۔

(اس دن یاسر کمال کو تو وہ صاف منع کر گیا تھا، مگر جب وہ گھر لوٹ رہا تھا تو راستے میں بہت سارے لوگوں نے اس کی کار رکوائی تھی۔

"تم ہی ہو نا احسان خان کے دوسرے پوتے؟"

ان میں سے سب سے ضعیف آدمی نے اس سے پوچھا

"یہ سب کسان ہے نحل، وہی کسان جو انسٹنٹ میڈیسین فارمنگ کے سامنے پروٹیسٹ کر رہے تھے"

اس کے ساتھ کھڑے تبریز نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"ہاں میں ہی ہوں۔۔"

وہ حیرانگی سے ہچکچاتے ہوئے بولا

"بیٹا ہماری مدد کرو،اس کمپنی کے خلاف آواز اٹھانے میں ہماری مدد کرو جس کمپنی نے ہمیں فصلوں میں جھڑکاوں کے لئے نقصان دہ دوائی دی، یہ کہہ کر کہ اس سے ہمیں فایدہ ہو گا، ہمیں کم وقت میں دگنا فصل ملے گا، محنت اور پیسہ کم خرچ ہو گا،اور منافع زیادہ ملے گا،اور پھر ہم نے لالچ میں آکر اس دوائی کو اپنے فصلوں پہ استعمال کیا، بے شک کم وقت میں فصلیں ہمیں دگنی ملی، مگر ہماری زمین اس زہریلی دوائی سے مر گئی، ہماری زمین بنجر ہو گئی،اب ہم کیا کرے ؟، بنجر زمین پہ کیسے کھیتی کریں ؟،اور اگر وہ کمپنی اسی طرح چلتی رہیں تو وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے پورے ملک کی زرخیز زمین بنجر ہو جائے گی۔۔"

نحل خان اس جاہل بوڑھے آدمی کی باتیں حیرت سے سنے گیا تھا،

جو بین کر کے کہہ رہئے تھے،

ان کی بوڑھی آنکھوں میں آنسوں جھلملانے لگے تھے،

"بیٹا ہمارا سب کچھ تو ہمارا کھیت ہی ہیں جب وہی نہیں رہے گا تو ہم زندہ کیسے رہئے گے ؟"

وہ تمام کسان اسے نہایت امید بھری آنکھوں سے تک رہئے تھے،

اور نحل خان ان امید بھری آنکھوں کی امید توڑ نہیں پایا تھا)

"مگر وہ تو ان کمپنیوں میں سے نہیں ہیں جنھیں ہم نے چنا تھا"

"آپ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ ان کے علاوہ کی کمپنی ہمیں چن نہیں سکتی اور ہم اسے جوئن نہیں کر سکتے، آپ بس یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کسانوں کے لئے، پلانٹس، یا فارمنگ کے لئے کون فایدہ مند ہے، تو یہ تو اب بھی دیکھ سکتے ہیں آپ"

احسان خان کے کہنے پر اس نے دھیمے مظبوط لہجہ میں کہا

"یہ صاف ہے آرگینک فارمنگ ایک گھسے پٹے پرانے زمانے کے فارمنگ کے سوا کچھ نہیں، اس سے کوئی فایدہ حاصل نہیں ہونے والا، ہر چیز کو ایوولیوشن کی ضرورت ہوتی ہیں، ترقی کی ضرورت ہوتی ہیں، اسی طرح فارمنگ کو بھی ہے"

حدید خان کھڑا ہوتا ہوا، اس پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا

یوں لگا حدید خان کو نحل کا آرگینک فارمنگ جوئن کرنا بلکل پسند نہیں آیا تھا

"ترقی کا مطلب یہ تو نہیں ہے نا، کہ اپنا گلا خود اپنے ہاتھوں سے گھونٹ لیں"

وہ آج ایک مرتبہ پھر مقابلے پہ اتر آئے تھے،

"دیکھو اگر تم کہو تو میں کسی دوسری بہتر کمپنی سے تمہارے لئے بات کرتا ہوں"

حدید خان اپنے اندر اٹھتے غصے اور نفرت کی اشتعال کو دباتے بمشکل نرمی سے بولا

"اچانک اتنے مہربان کیوں ہونے لگے؟، کل تک تو میرے ہار کی خوشی میں پارٹیاں منا رہے تھے اور اس بارے میں نہیں سوچا تھا اور اب اچانک مجھے آفر دے رہے ہو"

نحل نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا تھا

" صحیح کہتے ہیں لوگ نیکی کرو اور دریا میں ڈالو"

"یہ محاورے بھی تو اب پورانے ہو گئے انہیں بھی اپڈیٹ کی ضرورت ہے، محاورہ کچھ اس طرح ہونا چاہیئے کہ نیکی کا دکھاوا کرو، اور جہنم میں ڈھکیل دو"

حدید سے سپاٹ لہجہ میں کہتا وہ احسان خان کی جانب متوجہ ہوا تھا

"سوری سر اب میں نے وہ کمپنی جوئن کر لی ہیں، آپ کہے گے تو بھی نہیں چھوڑوں گا"

احسان خان سے دھیمے لہجہ میں کہتا وہ آفس سے نکل گیا تھا

"آپ نے میرے لئے میری ہی چیزوں کو پانا کتنا مشکل بنا دیا ہے گرینڈ پا"

حدید غصے سے کہتا ٹیبل پہ رکھے تمام چیزوں کو ہاتھ سے گرا گیا تھا

"ایک پبلک پلاٹ فرام پر میرا اور نحل کا انٹرایکشن ہونے دو، اب بہت ہو گیا اس نحل کو پوری دنیا کے سامنے ایسا ذلیل کروں گا کہ کبھی دوبارہ سر نہیں اٹھا پائے گا"

حدید خان غصے سے چلتا ہوا اپنی سیکرٹری سے مخاطب ہوا تھا۔

_____*_____*___*_____

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

کار میں اس کے بازو والی سیٹ پہ بیٹھی یسیرہ نے اس سے پوچھا تھا،

جو سرد تاثرات لئے ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا،

دونوں اس وقت اسٹوڈیو جانے کے لئے نکلے تھے،

جسے حدید خان نے پلان کیا تھا

"اگر تم ٹھیک نہیں ہو تو منع کر دیا ہوتا، تم نے اس کے لئے کوئی تیاری بھی نہیں کی جبکہ تمہارے مقابل حدید خان ہے"

اسے ہنوز خاموش دیکھ یسیرہ بولتی گئی تھی

"کیا تمہیں میری فکر ہو رہی ہیں؟"

نحل کے نہایت ٹھنڈے لہجہ میں پوچھنے پر وہ حیران ہوئی تھی

"یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ میں تمہاری سیکرٹری ہوں"

"اچھا تو اس دن فائل میں سے سارا میٹیریل اور لیپ ٹاپ سے سارا پریزینٹیشن بھی تم نے اسی لئے ڈیلیٹ کیا تھا؟ کہ تم میری سیکریٹری تھی؟"

نحل کے پوچھنے پر اب کی مرتبہ وہ لبوں کو دانتوں میں دبا گئی تھی

جس وہ تلخ سی مسکراہٹ کے ساتھ گردن پھیر گیا تھا۔

"کیمیکل فارمنگ یا اورگینک فارمنگ؟۔۔"

وہ ایک خوبصورت سی فی میل ہوسٹ تھی جو کیمرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت پرجوش سی کہہ رہیں تھیں۔

"۔۔۔اس ٹاپک پر آگے ڈسکس کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہیں دالائف میڈیسن کمپنی کے چیئرمین احسان خان کے دونوں پوتے جو کمپنی کے سی ای او کے پوسٹ کے کینڈیڈیٹ ہیں، تو یہ ہے حدید خان جو انسٹنٹ میڈیسن فارمنگ کی جانب سے ہیں اور انسٹنٹ میڈیسین کو کو سپورٹ کرتے ہیں"

میزبان کے کہنے کیمرے کا رخ نہایت اسٹائیل سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھے حدید خان کی جانب ہوا تھا۔

جس نے کیمرے کی آنکھ میں دیکھ دھیرے سے اسمائل دیا۔

"اور دوسری جانب ان کے مقابل ہیں نحل خان آرگینک فارمنگ کا سپورٹ کرتے ہوئے"

کیمرے نے نحل کو دیکھایا تھا جو حدید خان کے مقابل صوفے پہ براجمان تھا۔ کیمرے کی جانب دیکھتے ہوئے وہ پورے دل سے مسکرایا تھا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس دن کے سارے غریب کسان اسے نہایت امید و یقین سے دیکھ رہے ہوگے،

"واہ کیا قسمت ہیں نحل کی کون جانتا تھا کہ وہ ایک دن ٹی وی پر بھی آئے گا؟"

معاذ کا پورا گھرانا لاونج میں ٹی وی کے سامنے بیٹھے نہایت اشتیاق سے نحل کو دیکھا تھا،

نحل کو دیکھ کر لڑکوں نے خوشی سے ہنگامہ برپا کیا تھا۔

"خاموش رہو، سننے دو۔۔"

تائی امی کی للکار پر وہ شانت ہوئے تھے۔)

"آپ کیا اگا رہے ہیں؟"

سامنے ہی ٹی وی پر حدید خان سامنے بیٹھے آوڈینس میں سے کسی کسان سے پوچھتا ہوا نظر آیا تھا۔

"مرچی جناب"

کسان نے کھڑے ہو کر جواب دیا تھا

"آپ نے کونسی فرٹیلائزرز کا استعمال کیا؟"

"ہم نے آپ کے کمپنی کا تیار کردہ فرٹیلائزرز کا استعمال کیا اس بار مجھے اچھی فصل ملی، میں بہت خوش ہوں جناب"

حدید خان کے پوچھنے پر کسان نے کہا تھا

"ہم جو بھی کرتے ہیں اپنے لوگوں کے بھلائی کے لئے کرتے ہیں، ذاپیا، ایتھوپیا اور اسی طرح کے دس دوسرے ملکوں کے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، وجہ کچھ نہیں سوائے پورانے گھسے پیٹے طریقے پہ رہ جانے کے سبب، خود ہمارے ملک میں بھی ابھی بڑھی ہوئی آبادی کے سبب جو فصل ہم اگا رہے ہیں وہ صرف چالیس فی صد لوگوں کا پیٹ بھرے گی، جس طرح ہم اپنی سہولت کے لئے ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے آسانیاں پیدا کر رہے ہیں، یہ انسٹنٹ میڈیسین بھی کسانوں کے لئے ایسی ہی ٹیکنالوجی ہیں، کیا کبھی آپ نے اپنی سہولت کے استعمال میں ہونے والی چیزوں کے خلاف آواز اٹھائی، کہا یہ غلط ہے؟، پھر اب کیوں؟، اور پھر یہ آرگینک فارمنگ ہے کیا؟، اس کے متعلق تو کوئی کچھ جانتا بھی نہیں ہیں، اور جانے بھی کیوں جو فایدہ مند ہو ہی نہیں، اسے جاننا کیا؟۔۔"

حدید خان آخری سوال برائے راست نحل کے آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا

"ہمارے فصلوں کو جینیٹک چینج درکار ہیں، بہت ضروری ہے کہ کسانوں کو ایڈوانس کیمیکل پروائیڈ کروائی جائے، مجھے یقین ہیں جب سارے کسان انسٹنٹ میڈیسین کو جان جائے گے وہ اسے پسند کرنے لگے گے"

حدید خان نے اپنی بات ختم کی جو مخصوص دلفریب اور چھا جانے والا تھا تو وہاں موجود آوڈینس تالیاں پیٹنے لگیں تھیں۔

نحل نے ان تالیاں پیٹتے آرڈینس پہ نگاہ ڈالی تو انہیں میں یسیرہ بھی پورے جوش کے ساتھ حدید خان کے لئے تالیاں پیٹتی نظر آئی۔

جسے دیکھ اسے وہ منظر یاد آیا تھا، جب حدید اسے گھٹنے کے بل بیٹھے پرپوز کر رہا تھا،

وہ منظر جب جب اسے یاد آتا

ایک ان دیکھی آگ ہوتی تھی جو اسے اپنی پلٹ میں لے لیتی تھی اور خاکستر کر جاتی تھی، اس وقت بھی وہی ہوا تھا

"سر اب آپ اپنے ٹاپک کے بارے میں کچھ کہنے گے ؟"

میزبان کو دو مرتبہ نحل کو پکارنا پڑا تھا،

جو یسیرہ کو سرد نظروں سے گھور رہا تھا

"ہاں۔۔"

نحل چونکا تھا،اور ایک نگاہ یسیرہ کے حدید خان کو دیکھ مسکراتے چہرہ کو دیکھ وہ اپنے سامنے رکھے سنٹرل ٹیبل سے مائیک اٹھا گیا تھا

" صحیح کہا آپ نے حدید خان کہ کوئی بھی آرگینک فارمنگ کے متعلق کچھ نہیں جانتا،اور سچ کہوں تو میں بھی نہیں جانتا۔۔"

نحل خان کے کہنے پر وہاں موجود سبھی نے چونک کر اسے دیکھا تھا

حدید خان نے اس طرح سر جھٹکا جیسے کہہ رہا ہو وہ جانتا تھا یہ،

("یہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے ؟، جسے سپورٹ کر رہا ہے اسے جانتا نہیں،اسے ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔۔"

علی نے ٹی وی پہ موجود نحل کو دیکھ افسوس سے تبصرہ کیا تھا

" صحیح کہا نہیں جانتے تو بھی کہنا تھا کہ جانتے ہیں اور بڑی بڑی ہانکنا چاہیئے انہیں تو، حدید خان کی طرح"

ہانیہ نے کافی بے چینی سے کہا تھا

"میرا بچہ کتنا سیدھا ہے، جھوٹ بول ہی نہیں سکتا"

سکینہ بیگم کی تو آنسوں بھر آئے تھے

جس پر سبھی نے حیرت سے گردن موڑ کر انہیں دیکھا تھا)

"۔۔ مگر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہوں گا۔۔"

نحل نے حدید کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر حدید نے آبرو آچکا کر دیکھا تھا

"میں ذاپیا، ایتھوپیا میں بھوک سے مرنے والوں کے بارے میں بھی نہیں جانتا، لیکن آپ کی کمپنی جو کیمیکل سے فارمنگ کرتیں ہیں وہ تو جانتے ہیں نا تو پھر، تو پھر آپ اور آپ کی کمپنی نے ان ملکوں میں کمپنی شروع کیوں نہیں کی؟ آپ انہیں بھی تو مرنے سے بچا سکتے ہیں، کیوں؟"

نحل کے پوچھنے پر حدید خان نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر اس سے پہلے نحل پھر شروع ہو چکا تھا

"میں بتاؤں کیوں؟، اس کی دو وجہ ہیں، نمبر ایک پیسہ، وہ سب غریب ملک ہیں اس لئے آپ وہاں سے پیسے نہیں کما سکتے، اور نمبر دو ہیں مٹی ان ملکوں کے پاس ہماری جیسی اپجاو اور زرخیز مٹی نہیں ہیں۔۔"

نحل خان کی بات سب سانس روکے سن رہے تھے،

یہاں تک کے اس کے سامنے بیٹھا حدید بھی

"جب مٹی ہی خراب ہو تو کسی میڈیسن یا پراڈکٹ سے کیا ہو گا؟، کیونکہ ایک پودے کی گروتھ مٹی سے ہوتی ہیں نا کہ کسی کیمیکل اور میڈیسین سے"

نحل کی بات پر حدید کا حلق خشک ہوا تھا،

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے کیا کہنا چاہیئے،

کس بات پر ابجیکشن اٹھانا چاہیئے۔

("اوہ مارا۔۔، نحل تو بڑا چھپا رستم نکلا۔۔۔ گنتی کی بات کی اور۔ حدید خان کی بولتی ہی بند کر دی"

تغلق ہاؤس کے لاونج میں کافی طوفان بدتمیزی مچی ہوئی تھی)

اور اسٹوڈیو میں نحل کے لئے تالیاں بج اٹھی تھی۔

جو شو ختم ہونے پر بنا کسی جانب دیکھے، باہر کی جانب بڑھ گیا تھا،

----*-----*----*----

"مجھے نحل خان سے ملنا ہے"

مریحہ حاتم کے نخوت سے کہنے پر وہاں سب جو اسے منہ پھاڑے دیکھ رہیئے تھے، مزید اپنا منہ پھاڑ گئے، کیا نحل خان سے وہ مشہور و معروف ایکٹریس ملنے آئی تھی،

تبھی وہاں ایک ہی جگہ ہجوم اکٹھی دیکھ نحل آفس روم سے نکل آیا تھا،

ورکرز نے جیسے ہی اسے دیکھا مریحہ کی جانب جانے کے لئے اس کے لئے راستہ بناتے گئے،

اپنی جانب حیران نظروں سے گھورتے ورکرز کو دیکھ وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ ٹھٹھک کر رکا تھا

کیا سامنے کھڑی وہ مشہور ایکٹریس تھی جسے سارا من جانتا تھا، یا اس کا پوسٹر ؟،

"نحل خان پوری دنیا میری فین ہے، اور میں آپ کی بائے ہارٹ فین بن گئی ہوں"

نحل جو خود بھی حیران رہ گیا تھا، مریحہ کے پر اشتیاق لہجہ پہ بے یقینی سے جم سا گیا تھا۔

کیا واقعی آسمان کے ستارے بھی زمین پہ موجود نحل خان کے فین ہونے لگے تھے ؟،

نحل کے پیچھے ہی کھڑی یسیرہ نے حیرت سے اس خوبصورت ایکٹریس کو دیکھتے ہوئے سوچا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہی مریحہ حاتم نحل کے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی،

آفس کا روم گلاس وال کی ہونے کی وجہ سے،

جسے آفس کے سارے ورکز جھانک جھانک کر دیکھنی کی کوشش کر رہیئے تھے،

جنھیں کچن ایریا سے کافی کے دو بڑے بڑے مگ ٹرے میں لئے آتی یسیرہ نے گھورا تھا،

جس پر وہ سبھی دانت نکالتے ہوئے فورا رفو چکر ہوئے تھے۔

"انٹرویو میں موجود آپ کی حاضر جوابی نے تو پورے ملک میں آگ ہی لگا دی، کیا ہی کمال کر دیا، آج تک کسی نے مجھے متاثر نہیں کیا تھا مگر اب۔۔۔"

مریحہ رطب اللسان سی نحل پر جیسے فدا ہوئے جا رہی تھی۔

"کافی۔۔۔"

یسیرہ نے ٹرے ٹیبل پر زور سے پٹختے ہوئے چبا کر کہا تھا

جس پر مریحہ نے چونک کر اسے سخت ناگواری سے دیکھا تھا

"یہ بد تمیز کون ہے؟"

مریحہ کی صبیح پیشانی پہ ناگواری چھائی تھی۔

"میں۔۔۔"

یسیرہ کو مریحہ کا جملہ سلگا گیا تھا

"یہ صرف ایک معمولی سی سیکرٹری ہیں،اور بس"

اس سے پہلے کہ یسیرہ مریحہ پر اپنے زبان کے جوہر دکھاتی،

نحل نے نہایت ہی سنجیدگی سے سپاٹ لہجہ میں کہا تھا

"واقعی۔۔"

جس پر یسیرہ نے ابرو اچکایا تھا

" صحیح کہا نحل سر نے کہ میں ایک سیکرٹری ہوں،اور تم تو جانتی ہی ہو گی کہ ایک سیکرٹری بس صرف سیکرٹری نہیں رہتی۔۔"

مریحہ کی جانب متوجہ ہوتی اس کے سامنے کافی کے مگ کو پٹخنے کے سے انداز میں رکھتی،

جیسے وہ جتاتے ہوئے بولی تھی،

اور آفس روم سے نکل گئی تھی۔

****

"میں آپ کے ساتھ کسی دن ڈنر کرنا چاہوں گیں"

وہ دنوں آفس روم سے باہر نکل آئے تھے کہ مریحہ نے نحل سے کہا تھا

"بلکل، میری یہ مجال کے میں آپ کو منع کروں"

نحل نے قریب آتے یسیرہ اور حدید کو دیکھ اپنے لہجہ میں مزید شیرنی لاتے ہوئے کہا تھا

جسے سن کر یسیرہ کے ماتھے کی تیوریاں چڑھی تھی،

مگر بنا ایک نظر ان دونوں پہ ڈالے وہ حدید خان کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔

جس پر نحل لب بھینچے انہیں جاتے دیکھتا رہا تھا۔

_____*_____*____*____

آفس کے ایمپلائز دو گروپ میں بٹ چکے تھے،

حدید خان نے چھانٹ چھانٹ کر بہترین امپلائز اپنے لئے منتخب کیا تھا،

باقی جو رہ گئے تھے، وہ خود بخود نحل کے حصے میں آئے،

یوں بھی اس گرلز ایمپلائی کے ساتھ کیا گیا حدید اور نحل کا برتاو،

امپلائز کے دل و دماغ میں بے حد گہرا اثر چھوڑ گیا تھا،

جتنی تیزی اور گہرائی سے ظاہری خوبصورتی دل و دماغ میں اپنی جگہ نہیں بناتی اتنی ہی تیزی سے باطنی خوبصورتی بنا لیتی ہیں،

بے شک حدید خان تو پیدائشی وجاہت اور اسمارٹنیس سے مالا مال تھا،

اور نحل میں تبدیلیاں ابھی ابھی آئی تھی،

مگر جس برے وقت سے نحل گذرا تھا، اس نے نحل کے دل کو سونا بنا دیا تھا،

اور ایسا ہر دل کے ساتھ نہیں ہوتا، ہر دل سونا نہیں بن پاتا یہ تو بہت ہی باظرف لوگوں کے دل ہوتے ہیں،

کیونکہ کوئی ٹوٹ کر بن جاتا ہے تو کوئی ٹوٹ کر بگڑ جاتا۔۔

نحل کے ظاہری وجاہت اور باطنی وجاہت دنوں نے مل کر جو نقش امپلائز کے دل پہ چھوڑا تھا،

اس پر نحل حدید خان سے بازی لے گیا تھا۔

ابھی کل کی ہی بات تھی کہ جب وہ کمپنی میں داخل ہو رہا تھا،

پہلے دن کی ہی طرح واچ مین نے کھڑے ہو کر اسے سلام کیا،

اور نحل اسے مسکرا کر جواب دیتا آگے بڑھ گیا تھا کہ ٹھٹھک کر رکا اور واپس اس ادھیڑ عمر واچ مین کے پاس آیا تھا

"سب خیریت سے تو ہے؟"

واچ مین اس کے تشویش سے پوچھنے پر حیران ہوا تھا۔

وہ پہلا شخص تھا، جو اس کے چہرے سے دل کا حال پڑھ گیا تھا،

وہ کل سے اسی شش و پنج میں مبتلا تھا کہ وہ کس طرح احسان خان سے اپنی بیوی کی بائی پاس سرجری کے لئے پیسے مانگے،

مگر اس کی قطعی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اور اب نحل کے پوچھتے ہی وہ اپنی پریشانی بتا گیا تھا

"صاحب۔۔میرے پانچ بچے ہیں۔۔۔میری تنخواہ میں ہمارا گذارا مشکل سے ہوتا ہے،ان کی اسکول، کوچینگ کی فیس وغیرہ، خیر اس میں میری بیوی مدد کرتی تھی، سلائی کڑھائی کر کے، کبھی اتنا پیسا بچا ہی نہیں کہ جمع کر لیں، بیماری وغیرہ میں قرضہ چڑھ جاتا ہے،اور اب تو۔۔میری بیوی بے حد بیمار ہے۔۔ڈاکٹر نے سرجری کے لئے کہا ہے مگر میرے پاس۔۔"

اس کی بات سن کر نحل کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا تھا

اس کی اماں بھی بیمار تھی،انہیں بھی سرجری کی ضرورت تھی مگر اس کے پاس پیسے نا ہونے کے سبب وہ اسے تنہاء چھوڑ کر چلی گئی تھیں،

اور آج اس کے پاس بہت سارے پیسے تھے، مگر اماں نہیں تھیں

وہ سوچتا تھا کہ کاش وقت واپس لوٹ پاتا اور وہ اپنی اماں کی سرجری کرا پاتا۔

مگر وہ وقت کبھی لوٹ نہیں سکتا تھا۔

اب اسے پیسوں کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی تو اس کے پاس ڈھیروں پیسے تھے۔

"جتنے پیسے کی ضرورت ہو اتنا لے لیجئے گا"

اگلے ہی پل اس نے اپنے والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکال کر واچ مین کو دیتے ہوئے کہا تھا

جو حیرت سے دنگ اپنے کانپتے ہاتھوں میں موجود کارڈ کو اور نحل کو نم ہوتی آنکھوں سے دیکھا جا رہا تھا،

جو بے نیازی سے دوسری نگاہ اس واچ مین پہ ڈالے بنا آگے بڑھ گیا تھا۔

اس کی ویڈیو کب ؟، کیسے ؟، کس نے بنا جانے لی تھی اور انٹرنیٹ پہ وائرل کر دی تھی۔

جسے دیکھ نحل کو بلکل پسند نہیں آیا تھا

ایک اور وقعہ تھا جس نے امپلائز کو نحل کا گرویدہ کر دیا تھا۔

وہ وائٹ فارمل سوٹ میں ملبوس تھا،

ہاتھوں میں فائلز تھامے وہ ورکرز کے ورکنگ پلیس کی جانب آیا تھا،

یہ جاننے کے لئے کہ اس نے جو کام ان کے سپرد کیا تھا وہ انہوں نے کیا؟

کہ تبھی ہانیہ کافی کا مگ تھامے سامنے سے چلی آئی تھی،

اوراس کے شرٹ پہ ساری گرم گرم کافی گراگئی۔

"سوری سر۔۔"

ہانیہ نے بری طرح بوکھلا کر معافی مانگا تھا،

جس پر نحل نے ایک نگاہ اپنی سفید داغدار ہوتی شرٹ اور ساتھ ہی فائنل پہ ڈالی جو شرٹ کے ساتھ ساتھ خراب ہو چکا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔اس فائلز کے کاغذات کو ری ارینج کریں"

نحل نے ایک نگاہ بھی ہانیہ پر ڈالے بنا کہا تھااور فائلز ہانیہ کو تھما تھاپلٹ گیا تھا۔

اور تبھی سامنے سے آتے خیام نے بھی اپنی کافی اس پر الٹی تھی۔

"سسو۔۔ری۔۔سر۔۔۔"

"اگر کوئی اور بھی بھڑاس نکالنا چاہتا ہے تو وہ بھی نکال سکتا ہے"

اگلے ہی پل نحل خیام کی جانب توجہ دیئے بنا بقیہ امپلائز کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولا تھا

سہمے ہوئے سے امپلائز نے جیسے ہی دیکھا کہ نحل یہ کہتے وقت مسکرا رہا ہے تو اگلے ہی پل انہوں نے راحت کی سانس خارج کی تھی۔

"سر یہ آپ کے لئے چھوٹا سا تحفہ"

اگلے ہی پل ہانیہ نے چہکتے ہوئے ایک شاپر اس کی جانب بڑھایا جس میں شرٹ تھا، جسے محسوس کر کے نحل کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

نحل نے شرٹ شکریہ کے ساتھ لے لیا تھا، کیونکہ اسے واقعی اب شرٹ کی ضرورت تھی

اور وہاں سے چلے گیا تھا

"سر مسکرا رہئے تھے، سر جانتے تھے کہ ہم نے یہ جان بوجھ کر کیا، اور پھر بھی وہ غصہ نہیں ہوئے"

خیام نے نحل کے جانے کے بعد حیرت سے کہا تھا

"میں نے کہا تھا نا نحل سر حدید سر سے ایکدم الگ ہے"

اس گرل اپلائی نے کہا تھا جس نے حدید پر غلطی سے کافی گرادی تھی

"اوہ اچھا تو تم لوگ ٹیسٹ کر رہے تھے، کہ نحل سر تمہاری حدید سر کی طرح بے عزتی کرتے ہے یا نہیں؟"

تبریز نے کیبن سے سر باہر نکال کر انہیں گھورتے ہوئے کہا

"یہ میرا آئیڈیا نہیں تھا"

خیام نے فوراً صفائی پیش کی،

کیونکہ سب جانتے تھے کہ تبریز نحل کا دوست تھا

"ہاں تو کیا غلط کیا؟، اچھا ہی ہوا کہ غلط فہمی دور ہو گئی ورنہ مجھے ابھی بھی یہی لگتا تھا کہ حدید سر اس دن اس لئے برے بن گئے تھے کہ کافی ان پر گری تھی، اگر نحل سر پر گری ہوتی تو وہ بھی حدید سر کی طرح ہی ریکٹ کرتے، مگر میں غلط تھی"

ہانیہ نے جیسے پہلی مرتبہ اپنی غلطی مانتے ہوئے کہا تھا

"مجھے تو اس وقت ٹھنڈک پڑتی کہ جب تم یہ کافی نحل کے بجائے حدید سر پر گرا رہی ہوتی، اور پھر جو تمہاری بے عزتی ہوتی۔ آہ مزا آجاتا۔"

تبریز کہتے ہوئے جیسے سوچنے بھی لگا تھا

"بلی کے خواب میں ہمیشہ چھیچھڑے ہی رہتے ہیں"

جس پر ہانیہ نے تپ کر جواب دیا تھا

_____*____*___*___*_____

"نحل میں اپنے فلم کے سکسیس کی خوشی میں پارٹی دے رہوں، میں چاہتی ہوں آپ بھی وہاں آئے"

روم میں داخل ہوتی یسیرہ نے مریحہ کی آواز کو حیرت سے سنا تھا،

غور سے دیکھنے پر پتا چلا نحل اس سے لیپ ٹاپ میں ویڈیو کال پہ بات کر رہا تھا

تو بات اتنی بڑھ گئی تھی کہ ویوڈیو کالز ہونے لگیں تھی

"سر آپ کی رات میں بہت امپورٹینڈ میٹنگ ہیں"

اس سے پہلے کے نحل اپنے شیرنی بھرے لہجہ میں ہامی بھرتا

وہ نحل کے پیچھے جا کر کھڑے ہوتے ہوئے بولی تاکہ مریحہ نا صرف اسے سن لے بلکہ دیکھ بھی لے،

"یہ دو ٹکے کی سیکرٹری تمہیں کہی بھی تنہاء نہیں چھوڑتی نحل"

" صحیح کہا آپ نے ویسے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے خوشی کے لئے میں ایسے ہزاروں میٹنگ قربان کر سکتا ہوں"

نحل اپنے پیچھے یسیرہ کو محسوس کر کے نہایت وفدیانہ انداز میں مریحہ سے کہا تھا،

جو نحل سے یہ سن کر تو جیسے نہال ہی ہو گئی تھی۔

"آپ کی خوش کے لئے ایسے ہزاروں میٹنگز۔۔۔مائے فٹ"

یسیرہ کا تو جیسے سن کر ہی خون کھول اٹھا تھا

اگلے ہی پل اپنے شارٹ ہوتے دماغ کے ساتھ اس نے وہ کیا کہ وہ دوسرے وقت کبھی مر کر بھی نہیں کرتی۔

دو قدم چل وہ وہ جان بوجھ کر لڑکھڑائی تھی اور پھر اگلے ہی پل وہ نحل کے اوپر تھی۔

"آہ سوری میرا پیر مڑ گیا تھا"

حق دق سے نحل کے کاندھے کو ایک بازو سے مضبوطی سے پکڑے کہ گرنا جائے وہ معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر بولی تھی۔

"یہ۔۔یہ کیا۔۔۔"

اسکرین پہ موجود ان دونوں کو دیکھ اس طرح دیکھ مریحہ بھی گونگی ہوئی تھی۔

"میں نے کہا تھا نا کہ سیکرٹری صرف سیکرٹری نہیں ہوتی ہیں"

مریحہ کو طنزیہ انداز میں کہتی وہ دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کا اسکرین گرا گئی تھی۔

"آں۔۔ں۔۔اب میں ٹھیک ہوں۔۔"

اس نے جیسے ہی گردن موڑا ساکت سے نحل کو اپنی جانب یوں دیکھتا دیکھ وہ گڑبڑا کر کہتی فورا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اس نے بھلا ابھی کیا کیا تھا؟

سوچ کر ہی یسیرہ کا چہرہ سرخ اٹھا تھا،

اسے یقین نہیں آرہا تھا، یہ بے وقوفی کرنے والی وہ تھی،

"رکو زرا"

اوپر سے اپنے پشت پہ نحل کی پر تپش نظروں کو محسوس کر کے وہ مزید خجل سی ہو رہی تھی چاہتی تھی کہ فوراوہاں سے نودو گیارہ ہو کہ نحل کے گمبھیر آواز پہ تھوک نگلتے ہوئے رکنا پڑا

"کک۔۔۔کیا ہوا۔۔مجھے۔۔کافی کام۔۔۔ہے۔سس۔سر۔نہیں۔نحل۔۔"

وہ گڑبڑا کر کہہ رہی تھی

جسے سنتا اور اسے بغور دیکھتا وہ قدم بقدم اس تک آرہا تھا

وہ نحل سے نظریں چراتے ہوئے فورا پیچھے ہوئی تھی کہ اس کی کمر ٹیبل سے جا لگی

وہ نظریں جھکائے دھڑکتے دل کے ساتھ نحل کے جوتوں کو دیکھتی گئی تھی،

جو اس کی جانب بڑھے آئے تھے،

اور دو قدموں کے فاصلے پہ آکر رک گئے،

"کیا تم جیلس ہو؟"

"کس نے کہا؟"

نحل کا سوال اسے صاف اپنا مذاق اڑاتا ہوا لگا تھا،

اس لئے اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے گردن اٹھاتی ہوئی غرائی تھی۔

"ابھی جو تم نے حرکت کی، اس نے"

نحل اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا

"میں نے کہا تو تھا لڑکھڑا گئی تھی"

وہ پورے اعتماد سے اس کی آنکھوں دیکھتے ہوئے بولی تھی

"نہیں تم نے کہا تھا کہ تمہارا پیر مڑ گیا تھا"

ایک تو وہ باتوں کی باریکیاں کچھ زیادہ ہی جاننے لگا تھا

"دونوں برابر ہے،اور بھلا میں کیوں جیلس ہو گی؟، کہیں تمہیں یہ تو نہیں لگ رہا کہ میں تمہاری وجہ سے جلنے لگوں گی۔۔نووے"

یسیرہ اگلے ہی پل کہہ کر استہزاء انداز میں ہنسی تھی۔

"وہی تو تم بھلا میرے لئے کیوں جلوں گی؟"

نحل کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا،

"خوش فہمی پالنا اچھا ہوتا ہے، مگر اس قدر خوش فہمی قطعی نقصان دہ ہے نحل خان"

جتاتے انداز میں اسے کہتی وہ اس کے سائیڈ سے نکلتی گئی تھی

*_____*_____*___*_____*

"نحل بیٹا کیا تم بزی ہو؟"

وہ آفس میں ورکرز کے ساتھ مصروف تھا کہ تب اس کے سیل فون پہ سکینہ بیگم کی کال آئی

"جی ہاں کہیے"

وہ پریشان ہوا تھا سکینہ کے اچانک کال کرنے پر

"اچھا اگر ایسی بات ہے تو فوراً گھر چلے آؤ"

سکینہ بیگم کے کہنے پر وہ اگلے ہی پل سب کام چھوڑ کر گھر کی جانب بھاگا تھا

یسیرہ کے چیک دے کر جانے کے بعد ہی نحل نے اسے سکینہ بیگم کے حوالے کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ اب وہی اس کی ماں تھی،

جسے سن کر سکینہ بیگم بری طرح آبدیدہ ہوئیں تھیں۔

آج تک انہیں ان کے بیٹوں نے تک پوری کی پوری کمائی ان کے ہاتھ میں لا کر نہیں رکھی تھی،

اور نحل نے تو سب کچھ ان کے حوالے کر دیا تھا،

تب سے سکینہ بیگم مزید نحل کے لئے حساس ہو گئیں تھیں۔

البتہ انہوں نے چیک نحل کو واپس کر دیا تھا۔

کہ اسے آئندہ زندگی میں کام آئے گا۔

اوراب گھر آکر اسے پتا چلا کہ سکینہ بیگم کے "آئیندہ زندگی" سے کیا مراد تھا۔

"بیٹا اس سے ملو یہ رومیصا ہے"

سکینہ بیگم اس کا تعارف ایک خوبصورت سی گلابی رنگت والی لڑکی سی کروا رہی تھی، جو شلوار قمیض میں ملبوس سر پہ ڈوپٹہ لئے، شرمگیں مسکراہٹ لبوں پہ سجائے نظریں جھکائے بیٹھی تھی،

اس نے نا سمجھی سے سکینہ بیگم کو دیکھا تھا،

آج تک اس طرح سکینہ بیگم نے اسے کسی لڑکی سے نہیں ملوایا تھا۔

"یہ رومیصا آپی ہیں، ہمارے خاندان کی سب سے لائق اور خوبصورت لڑکی، تائی امی نے انہیں آپ کے لئے چنا ہیں"

اس کے پیچھے آکر کھڑی ہوتی ہانیہ نے دھیرے سے کہا تھا

جس پر نحل نے پریشان نظروں سے گردن موڑ کر اسے دیکھا

"تائی امی چاہتی ہیں اب آپ جلدی سے اپنا گھر بسالیں، دراصل اس دن یسیرہ آئیں تھیں نا گھر پر ،وہ تائی امی کو بلکل پسند نہیں آئی،ان کے خیال سے کہی ایسی چلتر باز لڑکی آپ معصوم کو اپنے جال میں نا پھنسالے اس سے پہلے وہ آپ کا انتظام کرنا چاہتیں ہیں۔۔"

"بیٹا وہاں کھڑے کیوں ہو؟، یہاں آکر بیٹھو"

سکینہ بیگم کے کہنے پر اس نے انہیں دیکھا تھا جو بہت پر جوش سی لگ رہیں تھیں

"لکھ کر رکھ لیں معاذ بھائی کے ساتھ آپ کی شادی کروا کر ہی چھوڑیں گیں،چٹ منگنی پٹ بیاہ"

پیچھے سے آتی ہانیہ کی آواز سنتا وہ سنگل صوفے پہ جا بیٹھا تھا

"ہانیہ جا دیکھ تو بیٹا کچن میں پلاؤ دم پہ رکھا ہوا تھا"

سکینہ بیگم کے کہنے پر ہانیہ انہیں گھورتی ہوئی گئی تھی جیسے کہہ رہی ہوں،

میں اچھے سے جانتی ہوں آپ کی پلاننگ۔۔

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی کہ میں نے تمہارے لئے گاجر کا حلوہ بنایا تھا، میں ابھی گرم کر کے لاتی ہوں، جب تک تم دونوں بات کرو"

اگلے ہی پل سکینہ بیگم بھی اٹھ کر گئیں تھیں، نحل نے پریشانی سے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

عجیب سی سوچویشن تھی،

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے،

"السلام۔۔علیکم"

اس نے رومیصا کو دیکھا وہ خود بھی جیسے گھبرائی ہوئی تھی اس کے دیکھنے پر فوراً سلام کر گئی

"وعلیکم السلام"

نحل لمبی سانس کھینچتا اس پریشانی سے نکلنے کے لئے خود کو تیار کرنے لگا تھا،

اس نے دھیمے لہجہ میں جواب دیا۔

"آپ کا نام کیا ہے؟"

"رومیصا"

نحل کے پوچھنے پر اس نے عجیب سے نظروں سے اسے دیکھنے کے بعد جواب دیا تھا۔ کیونکہ ابھی تو اسے سکینہ بیگم نے نام کے ساتھ تعریف کروایا تھا

"اوہ سوری میں نے دھیان نہیں دیا"

نحل فوراً پشیمانی سے معافی مانگ گیا

"کیا کرتیں ہیں آپ؟"

نحل نے قالین کے ڈیزائن پہ نظریں پھرتے ہوئے قطعی بے دلی سے پوچھا تھا، اس کا دل چاہ رہا تھا وہاں سے بھاگ کھڑا ہو مگر سکینہ بیگم کی وجہ سے مارے باندھے بیٹھا تھا

"ماسٹرز کے لاسٹ ائیر میں ہوں"

چونکہ نحل کی نگاہیں قالین پہ تھی تو رومیصا نے دھیمے سے نظریں اٹھا کر نحل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے نحل کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا تھا،

مگر اسے دیکھ پہلی مرتبہ رہی تھی۔

سکینہ بیگم نے اسے خصوصا تغلق ہاؤس نحل کے لئے ہی بلایا تھا۔

وائٹ بٹنوں والے شرٹ، بلیو ٹائی، اور بلیو کوٹ پینٹ میں وہ نہایت وجیہہ اور ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔ مہذب، سلجھا ہوا سا، سادگی لئے ہوئے اس کی شخصیت، رومیصا کو وہ پہلی ہی ملاقات میں پسند آیا تھا،

بلکہ وہ اسے ہی کیا کسی کو بھی پسند آتا،

"گڈ۔۔"

نحل نے کہتے ہوئے اپنی کلائی آگے کر کے کلائی پہ بندھی واچ میں دیکھتے ہوئے کہا تھا،

"مجھے دراصل کچھ بہت ضروری کام ہے، معذرت چاہتا ہوں"

اگلے ہی پل نحل نے رومیصا پر اچٹتی سے نگاہ ڈال کہا تھا،

جس پر رومیصا گڑبڑائی تھی کہ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی،

خجالت سے فورا سر ہلا گئی،

رومیصا کی شرمندگی کو نوٹس کئے بغیر ہی وہ جانے کے لئے اٹھ گیا تھا

"نحل بیٹا جا رہے ہو؟"

ابھی وہ ایگزٹ ڈور تک ہی گیا تھا کہ سکینہ بیگم کی آواز پہ اس نے مڑ کر دیکھا

"امی اگر آپ کو برا نا لگے تو کیا میں رات میں اس حلوے کو کھا سکتا ہوں؟"

اس نے سکینہ بیگم کے ہاتھ میں موجود ٹرے پہ رکھے گاجر کے حلوے کی پلیٹ پہ نظر ڈال کر کہا تھا

"آہ میرا معصوم سا بچہ۔۔ بلکل رات میں کھانا۔۔ مگر ایک منٹ رکو۔۔"

وہ ٹرے رومیصا کے سامنے رکھتی ہوئی بولی تھی

"رومی کیسی لگی؟، مجھے تو بے حد پسند ہے یہ بچی، سگھڑ، سمجھدار، اعلی مزاج کی حامل، بہت ہی پیاری بچی ہیں، بلکل تمہاری طرح، اگر مجھے تمہارے جیسا کوئی نیک فرماں بردار اولاد ہوتی تو میں۔۔۔"

"کسی بات کر رہی ہیں امی؟، میں بھی آپ ہی کا تو بیٹا ہوں"

وہ نحل سے سوال کرتی پھر خود ہی جواب دیتی آبدیدہ ہوئی تھیں کہ نحل ان کی آخری بات سن کر قطعی بے چین ہوتا بات کاٹتا ہوا بولا

"میرا پیارا سا بیٹا، ماں قربان جائے۔۔"

سکینہ بیگم تو جیسے نحل کی بات پر قربان ہوئی تھی

"ٹھیک ہے پھر تم میرے بیٹے ہو اور مجھے حق ہے کہ میں اپنے بیٹے کے لئے اپنی پسند کی لڑکی ڈھونڈو، ہے نا؟"

سکینہ بیگم کی اگلی بات پر تو وہ بری طرح چکرایا تھا۔

سکینہ بیگم نے اسے اتنے اچھے سے گھیرا تھا کہ نحل کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا اثبات میں جواب دینے کے سوا،

"میرا معصوم سا بچہ، اللہ تمہیں بری نظروں سے بچائے"

نحل کا مثبت جواب سن کر تو جیسے وہ نحل کی بلائیں لیتی اسے دعائیں دیتی پلٹ گئیں تھیں۔

"چچ۔۔۔آخر کار آپ بھی معاذ بھائی کی طرح پھنس گئے،انہوں نے معاذ بھائی کو بھی اپنی پسند کی لڑکی سے شادی پر اسی طرح راضی کیا تھا"

اس کے پیچھے آ کھڑی ہوتی ہانیہ نے افسوس سے کہا تھا۔

"کیا آپ دو دو بیوی کو سنبھال پائے گے بھائی؟"

ہانیہ نے نہایت مزے سے پریشان سے کھڑے نحل سے پوچھا تھا

_____*_____*_____*_____*_____

شام میں اسے مریحہ کی کال آئی جو اصرار کر رہی تھی کہ وہ پارٹی میں آئے،

مگر نحل جس کا فیوز پہلے ہی سکینہ بیگم اڑا چکیں تھیں،وہ سخت بے زار ہوتا ہوا صاف منع کر گیا تھا۔

چھٹی کا وقت ہو چکا تھا مگر اس کا قطعی تغلق ہاؤس جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا

"کیا تم گھر نہیں جا رہے؟"

وہ چیئر سے ٹیک لگائے ہوئے سوچ رہا تھا کہ کس طرح سکینہ بیگم کو یہ بتائے کہ وہ پہلے سے نکاح شدہ ہے،اور مزید شادی کا اس کا کوئی ارادہ نہیں کہ یسیرہ کی آواز پر اس نے نگاہ اٹھا کر یسیرہ کو دیکھا،

جو شاید گھر جانے کے لئے تیار تھی۔

کیا اگر یسیرہ کو یہ پتا چلے گا کہ وہ شادی کر رہا ہے تو کیا اسے فرق پڑے گا؟،

نہیں اسے کبھی کوئی فرق نہیں پڑے گا،

اپنے اندر ابھرتے سوال کا اندر ہی کسی نے نہایت تلخی سے جواب دیا تھا

"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی کہ تمہیں تو مریحہ کی پارٹی میں جانا ہے"

نحل کو یک ٹک اپنی جانب دیکھتے دیکھ جیسے اسے فورا یاد آیا تھا تبھی تیوری چڑھا کر کہا

" صحیح کہا مجھے پارٹی میں جانا ہے"

یسیرہ کے چہرے کے تاثرات ہی تھے جس نے اچانک ہی نحل سے یہ کہلوایا تھا، نحل نے صاف دیکھا تھا کہ اس کے جواب پر یسیرہ کی ناگواری مزید بڑھی تھی۔

"تمہارے چہرے پہ جو تاثرات ہے وہ اگر جلن کے سبب نہیں ہے تو پھر کس لئے ہیں"

"تمہاری خوش فہمی دور کرنے کے لئے بتادوں کہ یہ جلیسی والے تاثرات نہیں ہے بلکہ یہ تاثرات اس لئے ہے کہ مجھے تمہارے لئے ڈیوٹی آفس ٹائم ختم ہونے کے بعد بھی انجام دینا ہو گا"

یسیرہ جیسے غرائی تھی

"ہاں صحیح کہا میں ہمیشہ بھول جاتا ہوں کہ تم کم از کم میرے معاملے میں تو نہیں جلوں گی"

نحل کا لہجہ سپاٹ ہوا تھا۔

اسے فوراً ہی یاد آیا کہ یسیرہ تو حدید خان کو پسند کرتی تھی۔

اگلے ہی پل وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا آفس روم سے نکل گیا تھا

"دیکھو ہم پارٹی میں جائے گے اور آجائے گے، میری وارڈن مجھے رات دیر تک باہر رکنے کی اجازت نہیں دیتی ہیں"

یسیرہ کار میں اس کے بازو کی سیٹ پر بیٹھتی ہوئی جیسے تنبیہہ کی

"فاریور کائنڈانفارمیشن مس یسیرہ حیات باس میں ہوں، آپ نہیں"

نحل نے سرد لہجہ میں جیسے جتایا تھا۔

جس پر تو یسیرہ بری طرح تپ اٹھی تھی۔

"گوٹو دا ہیل"

یسیرہ نے جیسے دانت پیسا تھا

کل تک وہ اسے نیچا دیکھانے کے موقع ڈھونڈتی مگر اب لگتا ہے بازی نحل کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا

"ہیل میں بھی جا سکتا ہوں اگر تم ساتھ چلو تو"

نحل نے سرد آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر وہ تنفر سے گردن موڑ گئی تھی۔

____*_____*____*____*___

"آئی کانٹ بلیو نحل یہ آپ ہیں"

مریحہ تو جیسے اسے دیکھ کھل ہی اٹھی تھی،

جس پر نحل بمشکل مسکرایا تھا،

بمشکل یوں کہ پارٹی فائیو اسٹار ہوٹل کے بار میں تھی،

اگر اسے یہ پہلے سے پتا ہوتا تو کبھی بھی یسیرہ کے ساتھ ادھر کا رخ تو وہ مر کر بھی نہیں کرتا،

مریحہ اسے ایک ٹیبل تک لے آئی تھی،

چیئر پہ بیٹھتے ہوئے اس نے فوراً سوچا تھا کہ بس وہ پانچ منٹ میں ہی اس لعنتی جگہ سے نکل جائے گا

"ہمارے یہاں ماتحت، مالکان کے ساتھ نہیں بیٹھتے"

یسیرہ کو بھی جیسے یہ جگہ بلکل پسند نہیں آئی تھی،

اس کی پیشانی پہ بدستور ناگواری کی لکیریں سجی ہوئی تھی۔

اس نے جیسے ہی نحل کے بازو کی چیئر گھسیٹ کر بیٹھنا چاہا تبھی مریحہ نہایت حقارت آمیز انداز میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

جس پر یسیرہ نے نحل کو دیکھا اسے لگا شاید وہ مریحہ کی مخالفت کرے گا مگر وہ گردن اثبات میں ہلاتا ہوا بولا بھی تو یہ تھا

"بلکل صحیح کہا آپ نے مس مریحہ"

"بلکل جیسا آپ چاہے سر۔۔"

تپ کر کہتی ہوئی وہ نحل کے چیئر کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا پیئے گے آپ؟"

مریحہ نے نہایت لگاوٹ سے پوچھا تھا

"کافی۔۔"

"اوہ آپ تو بہت بھولے ہیں نحل، یہاں کافی نہیں ملتی۔۔"

مریحہ معنی خیزی سے کہتی قریب سے جاتے ویٹر کے ٹرے سے مشروب کا گلاس اٹھا کر اس کے سامنے رکھ گئی تھی۔

نحل واقعی نہیں سمجھا تھا کہ مریحہ آخر کیا کہنا چاہتی تھی،

وہ پہلی مرتبہ ایسی جگہ پہ آیا تھا، البتہ اسے یہ جگہ پسند قطعی نہیں آئی تھی مگر اس جگہ کے رولز وغیرہ سے وہ کافی انجان تھا،

اس سے پہلے کے وہ مریحہ کے دیئے گئے مشروب کے گلاس سے گھونٹ بھرتا،

تبھی یسیرہ جھک کر اس سے گلاس لیتی، گلاس کو مریحہ کے سامنے پٹخ گئی تھی

"سر صرف لائم جوس پیتے ہیں"

یسیرہ جوس کا گلاس حیران سے نحل کو تھماتے ہوئے مریحہ سے تلخی سے بولی تھی، جس پر مریحہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا

"آخر یہ لڑکی کیا سیکرٹری کے ساتھ ساتھ آپ کے باڈی گارڈ کا بھی فرائض انجام دیتی ہیں؟، کبھی کبھی تو یوں لگتا ہے کہ یہ سکریٹری کم اور آپ کی گارجین زیادہ ہے، کیا آپ ہر بات میں اس دو ٹکے کی سیکریٹری کے محتاج ہے؟"

مریحہ نہایت تحقیر زدہ سے انداز میں چلاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

آس پاس کے لوگ اس کے چلانے پہ جیسے ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"نہیں بلکل بھی میں اپنی سیکرٹری کا محتاج نہیں ہوں، ہم دونوں ہی انڈیپنڈنٹ ہے۔۔"

نحل غصے کی شدت سے تمتمائے یسیرہ کے چہرے کو دیکھ کہہ رہا تھا

"ہیں نا مس یسیرہ؟۔۔"

اس نے جیسے جتاتے ہوئے پوچھا تھا،

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا،

یا شاید وہ جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا تھا،

وہ چاہتا تھا کہ یسیرہ مریحہ کے سامنے اس پر حق جتائے،

سیکرٹری بن کر نہیں بلکہ ایک بیوی بن کر،

"آپ ایک کام کیوں نہیں کرتی، آپ بھی کہیں دوسری جگہ جا کر انجوئے کریں، اور مجھے بھی مریحہ کے ساتھ انجوئے کرنے دیں"

"جیسا آپ کہے سر۔۔"

وہ دانت پہ دانت جمائے جیسے ضبط کی انتہا پہ تھی،

سر اثبات میں ہلاتی وہ پلٹ گئی تھی۔

اس کے دور جانے پر نحل نے اپنے اندر تاریکی اترتی محسوس کی،

وہ چاہتا کیا تھا ہو کیا رہا تھا؟،

یسیرہ کبھی بھی اس کے لئے کوئی اسٹینڈ نہیں لے گیں،

بھلا وہ لیں بھی کیوں؟،

وہ اسے پسند تھوڑی نا کرتی تھی،

اور نا ہی وہ اس کے لائق تھا،

اس کے لائق تو حدید خان تھا نا۔۔

ایک دہکتی ہوئی آگ تھی جو اس خیال کے ساتھ اس کے اندر بھڑک اٹھی تھی۔

"ایک منٹ میں ابھی آئی۔۔"

مریحہ دلفریب مسکراہٹ طاری کئے کہتی اٹھ گئی تھی

اس نے بھی اٹھ کر چیئر چینج کی،

کیونکہ وہ جس طرح بیٹھا تھا اس سے یسیرہ بلکل بھی نظر نہیں آرہی تھی،

وہ چیئر کے اس اینگل پہ جا بیٹھا جہاں سے یسیرہ اس کو صاف نظر آسکے،

وہ چاہئے کتنا بھی یسیرہ سے ناراض کیوں نا ہو،

وہ اسے اس جگہ نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا،

اسے وہ سامنے ہی بار کاؤنٹر پہ نظر آئی،

اس کا چہرہ اب بھی غصے سے تمتما رہا تھا،

اس نے بار مین سے کچھ مانگا تھا شاید جبھی بار مین نے اس کے سامنے لائم جوس کا گلاس رکھا تھا۔

"ندیم نحل کی سیکرٹری کو سنبھالو کم از کم میں آج کی رات اپنے اور نحل کے درمیان اس کی مداخلت بلکل پسند نہیں کروں گی"

مریحہ آگ اگلتی نظروں سے کاؤنٹر بار کے سامنے کھڑی یسیرہ کو دیکھتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے باڈی گارڈ سے مخاطب تھی

"جیسا آپ کہے میم۔۔"

ندیم نے گردن موڑ کر نحل کی خوبصورت سیکرٹری کو خوشی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

---*---*---*---

"بہت ہی گھٹیا عورت ہیں یہ۔۔اب چوتھا مہینہ ہونے والا ہے، مگر اب بھی مجھے تنخواہ نہیں دیا، پارٹی کرنے کے لئے اس عورت کے پاس پیسے موجود ہیں مگر ملازموں کو دینے کے لئے تنخواہ موجود نہیں ہیں۔۔"

وہ ایک اچھا خاصا سا باڈی بلڈر ٹائپ کا نوجوان تھا،

جو نہایت جلے بھنے انداز میں دور نحل کے ساتھ بیٹھی ہوئی مریحہ کو دیکھ برا بھلا کہتا ہوا بار کاؤنٹر پہ آ کھڑا ہوا تھا

اس کی بات سن کر یسیرہ نے اس کے نگاہوں کی تعاقب میں اس عورت کو دیکھنا چاہا تھا،

اور تبھی اس کے لائم جوس پر ندیم نے ہاتھ کی صفائی دیکھائی کہ یسیرہ جس کو اپنی چالاکی پر بڑا ناز تھا اس کو احساس تک نہیں ہوا تھا کہ اس کے لائم جوس میں مدہوشی کی دوائی ملائی گئی تھی۔

"وہ۔۔اس چڑیل کے لئے کام کرتے ہو تم۔۔؟"

یسیرہ نے نحل کو نہایت خوش دلی سے مریحہ سے بات کرتے دیکھ مزید جلتے ہوئے واپس گردن سامنے کی جانب کرتے ہوئے ندیم سے پوچھا تھا

" صحیح کہا آپ نے میڈم وہ عورت کسی چڑیل سے کم نہیں"

ندیم نے اپنے لہجہ کو نہایت قابل رحم بناتے ہوئے کہا تھا

"چھوڑ کیوں نہیں دیتے تم اس کی لازمت؟"

یسیرہ نے برا سا منہ بنائے کہا تھا،

اور اپنے جوس کے گلاس کو لبوں سے لگا گئی تھی۔

---*-----*----*----*---

"مجھے دیر تو نہیں ہو گئی؟"

مریحہ نے نحل کے سامنے والے چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا

"نہیں کچھ خاص نہیں۔۔"

نحل جو یسیرہ کو دیکھ رہا تھا مریحہ کی جانب متوجہ ہوتا بولا

"اب میں چلنا چاہوں گا"

نحل اپنے واچ میں وقت دیکھتا ہوا بولا تھا

"ارے ابھی سے ابھی تو ہم نے پارٹی کا لطف ہی نہیں اٹھایا"

مریحہ فورا اٹھلا کر بولی

"ایکچوئیلی آج کل کام کا کافی برڈن ہے تو دیر رات گئے تک کام کرنا پڑھتا ہے"

نحل نے مریحہ سے کہتے ہوئے سامنے بار کی جانب دیکھا جہاں یسیرہ کے ساتھ کچھ فاصلے پہ کسی لڑکے کو اس سے مخاطب ہوتے دیکھ اس کی پیشانی پہ بل پڑے تھے۔

"اب واقعی مجھے یہاں سے چلنا چاہئے"

نحل سرد لہجہ میں کہتا فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا

"میری بات تو سنیں نحل"

مریحہ دیکھ چکی تھی کہ نحل کے تاثرات یسیرہ کے ساتھ ندیم کو کھڑے دیکھ بدلے تھے،

سو وہ فوراً اس کا دھیان بھٹکانے کے لئے پکارتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔

جس پر نحل نے چونک کر مریحہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا

"مس مریحہ مجھے یہ بلکل پسند نہیں ہے کہ کوئی غیر عورت مجھے ذرا سا بھی ٹچ کرے"

نحل نہایت ناپسندیدگی اور سرد مہری سے کہتا جھک کر ٹیبل پہ موجود ٹشو پیپر اٹھا کر اپنا وہ ہاتھ جسے مریحہ نے پکڑا تھا ٹشو سے صاف کرتا بولا

جس پر مریحہ کا چہرہ شدید احساس ہتک سے سرخ پڑا تھا

"اور وہ جو آفس میں اپنی سیکرٹری کے ساتھ تم گلچھڑے اڑاتے ہو، اسے تم کیا کہوں گے؟"

مریحہ کے الفاظ اور لہجہ پر نحل نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا،

کیا انسان اتنی جلدی اپنے کھال اتار پھینکتے ہیں؟

اور پھر اگلے ہی پل اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا

"پہلی بات یہ کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتا اور اگر کر بھی رہا ہوتا تو وہ سیکرٹری۔۔۔"

نہایت شدید غصے کی سبب اس کے چہرے اور گردن کی نسیں ابھر آئی تھی،

وہ پہلی مرتبہ اتنے غصے میں آیا تھا،

شدید غصے میں دھیمے مگر ٹھنڈے لہجہ میں مریحہ سے کہتا اس نے ایک پل کے لئے گردن موڑ کر اپنی سیکرٹری کو دیکھنا چاہا تھا۔

مگر وہ بار کاؤنٹر کے پاس نہیں تھی۔

اس نے ٹھٹھک کر پورے بار میں نظریں دوڑائیں مگر وہ اسے نہیں ملی

"میری سیکرٹری کہاں ہے؟"

"مجھے کیا پتا؟، کیا وہ چھوٹی سی بچی ہیں جس پر اس لئے نگاہ رکھا جائے کہ کہی وہ گم نا جائے، وہ ایک جوان لڑکی ہیں نہیں، اور وہ بھی ایسی لڑکی جو اپنے ہی باس۔۔"

"بس۔۔۔"

نحل کے اضطراب سے پوچھنے پر وہ نہایت کمینگی سے کہہ رہی تھی،

کہ نحل نہایت غیض و غضب میں پوری طاقت سے شیشتے کے ٹیبل پہ مکا مار گیا تھا۔

ٹیبل نہایت آواز کے ساتھ جھناکے سے ٹوٹا تھا،

وہاں موجود سارے افراد ساکت سے ہو کر ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے،

جہاں مریحہ نحل کا اتنا شدید اشتعال دیکھ خوف سے تھوک نگل رہی تھی

"اگر آگے ایک بھی لفظ کہا تو۔۔۔"

نحل نے دانت بھینچ کر جیسے نہایت مشکل سے اپنے غصے کو برداشت کر رکھا تھا

"اگر تم ایک عورت نہیں ہوتی تو آج تمہیں مجھ سے کوئی بچا نہیں پاتا۔۔"

نحل مٹھیاں بھینچے غرا کر کہتا ایک نفرت زدہ کراہیت آمیز نظر اس پر ڈالتا،

یسیرہ کو ڈھونڈنے کے لیئے بار سے باہر نکل آیا تھا۔

وہ بے تابی سے یسیرہ کے سیل فون پر کال ملا رہا تھا،

جس پر رنگ تو ہو رہی تھی مگر کوئی رسپانس نہیں دے رہا تھا۔

"یسیرہ کہاں ہو تم؟"

اگلے ہی پل وہ پاگلوں کی طرح پورے ہوٹل میں گھومتا ایک ایک سے یسیرہ کے متعلق پوچھ رہا تھا

****

"کیا آپ نے اس لڑکی کو دیکھا ہے؟"

نحل پاگلو کی طرح یسیرہ کی فوٹو جو اس نے واٹس ایپ ڈی پی پہ لگا رکھی تھی،

ایک ایک کو دیکھاتا پوچھ رہا تھا،

اور جب جب سامنے والا نفی میں گردن ہلاتا، نحل کا دل جیسے پاتال میں جا ڈوبتا۔

اندر ہی اندر اس کا دل مسلسل لرزتے ہوئے اللہ سے اس کی سلامتی کے لئے دعا گو تھا،

اب دھیرے دھیرے جیسے وہ ناامید ہو رہا تھا،

اور جیسے جیسے وہ ناامید ہو رہا تھا،

اس کے اندر جیسے اس کی قوت بھی کم ہوتی جا رہی تھی،

اس کا چہرہ اس طرح سفید پڑھ چکا تھا، جیسے خون کا آخری قطرہ تک اس کے اندر سے نچوڑ لیا گیا ہو،

"کیا آپ نے۔۔۔اس۔۔۔لڑکی۔۔۔کو۔۔۔دیکھا۔؟۔"

وہ لرزتے قدموں سے ریسپشن گرل سے پوچھ رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ سامنے سے وہ بھی وہی کہی گی جواب تک کے لوگ کہتے آئے تھے

"یس سر میں انہیں جانتی ہوں۔۔"

نحل سن کر بے جان سا آگے بڑھ گیا تھا

"یس سر میں انہیں جانتی ہوں"

کچھ قدمی چلنے کے بعد اس لڑکی کی آواز دوبارہ اس کے دماغ میں گونجی تھی

"کیا۔۔؟"

وہ الٹے قدموں اس لڑکی تک پہنچا تھا

"آپ نے ابھی کیا کہا تھا؟"

"یہی سر کہ میں مس یسیرہ حیات کو جانتی ہوں، وہ آپ کو روم نمبر 22 میں مل جائے گیں"

نحل کے بے قراری سے پوچھنے پر ریسپشن گرل پیشہ ورانہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے بولی

اور ساتھ ہی روم کی جابی نحل کے حوالے کیا

جسے سن کر ایسا لگا جیسے نحل کی اندر زندگی کی رمق دوڑی گئی ہو۔

اگلے ہی پل وہ چابی لیتا لوگوں کی پرواہ کئے بغیر کاریڈور میں دوڑنے لگا تھا،

آس پاس کے لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہئے تھے۔

مطلوبہ روم کے سامنے رکتے ہوئے اس نے خوف سے دھڑکتے دل کے ساتھ کی ہول میں کی پھنسایا تھا۔

"یس۔۔۔یرہ۔۔۔"

وہ ایک سویٹ روم تھا، روم میں داخل ہوتے ہوئے اس نے یسیرہ کو لڑکھڑاتے لہجہ میں پکارا تھا

"یسیرہ۔۔"

ایک کے بعد ایک کمرہ دیکھنے کے بعد اور اسے وہاں نا پا کر اس کی آواز تیز ہوتی گئی تھی،

لہجہ میں وحشت صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔

جو دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا۔

اب صرف بیڈ روم رہ گیا تھا،

"یسیرہ۔۔"

تیزی سے بیڈ روم کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے اونچی وحشت زدہ آواز میں ایک مرتبہ اسے پھر پکارا تھا،

مگر وہ اسے بیڈ روم بھی کہی نظر نہیں آئی۔

وہ بیڈ روم سے نکلتا تبھی اسے واش روم کے بند دروازے کے اس پار کچھ گرنے جیسی آواز آئی تھی

خوف وامید سے دھڑکتے دل کے ساتھ وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا،

واش روم نہایت ہی شاندار تھا، جابجا گلاب کے پھول، پتیوں اور کینڈلز سے سجا تھا

بھینی بھینی دلفریب خوشبوں پورے واش روم میں پھیلی تھی۔

"یسیرہ۔۔"

اس نے بے یقینی سے پانی سے بھرے باتھ ٹب میں موجود یسیرہ کو دیکھا تھا،

جس کی آنکھیں بند تھی،

وہ تیزی سے اس تک جاتا گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا،

"یسیرہ۔۔"

اسے پکارتا، ٹب کے کنارے اس کے بھیگے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھامتا وہ اس کی بھیگی پیشانی پہ اپنے تپتے لب رکھ گیا تھا،

اس کی ساری شدتیں، بے قراری، وحشتیں، خوف، اس تپتے جھلستے لمس میں موجود تھی۔

"یسیرہ۔۔"

کچھ پلوں بعد جب اس کا دل پر سکون ہوا تو اس نے یسیرہ کو بغور دیکھا تھا، جو بری طرح بھیگی تھی۔

اس نے یسیرہ کا رخسار دھیرے سے تھپتھپاتے ہوئے اٹھانے کی کوشش کی جس میں اگلے ہی پل وہ کامیاب بھی ہوا تھا،

وہ نیم وا سرخ ڈوروں والے آنکھیں کھول کر اسے دیکھتی نہایت دلکشی سے مسکرائی تھی۔

جس پر نحل کا دل بری طرح دھڑک اٹھا تھا۔

"تت۔۔تم ٹھیک تو ہو؟۔اور یہاں کیا کر رہی ہو؟"

بمشکل خشک ہوتے حلق کو تر کرتے ہوئے نحل نے پوچھا تھا

"تم۔۔۔م۔۔م آ گئے۔۔۔"

یسیرہ مسکرا کر لفظوں کو لمبا کھینچ کر کہتی اگلے ہی پل باتھ ٹب سے اٹھنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی،

جسے محسوس کر کے نحل نے اس کی مدد کی،

وہ چلتے ہوئے بار بار لڑکھڑا جاتی تھی،

"تمہیں ہوا کیا ہے؟"

جس پر نحل اسے بازو پہ اٹھا کر بیڈ روم میں لایا تھا،اور بیڈ پہ بیٹھاتا ہوا تشویش سے اسے دیکھتا پوچھا

"تم۔۔م۔۔۔م۔۔بہت برے ہو۔۔اور۔۔ایک نمبر۔۔۔ر۔۔ر۔۔۔کے بے وقوف۔۔۔ بھی۔۔"

وہ جیسے غصے میں آتی اپنی بند ہوتی آنکھوں کو کھولتی بیڈ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے نحل کی جانب انگلی کر کے بولی

"میں جانتا ہوں"

نحل چڑا تھا

"تم۔۔م۔۔م۔۔کچھ۔۔۔نہیں۔۔۔جانتے۔۔۔بے۔۔وقوف۔۔"

وہ کہتی ہوئی نحل کی جانب قدم بڑھائی تھی کہ ڈول گئی

وہ گرنا جائے اس سبب نحل نے آگے بڑھ کر اسے فورا سنبھالا تھا

"بولنا آگیا۔۔۔،چلنا آگیا،۔۔۔جھگڑنا بھی آگیا۔۔۔مگر دماغ چلانا نہیں آیا"

وہ گردن اونچا کئے ماتھے پہ تیوری چڑھائے آنکھوں کو چھوٹا کئے نحل کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"اور تو اور فلرٹ کرنا بھی آگیا ہے،ہاں؟"

اس کی تیوری جیسے مزید چڑھی تھی،ساتھ ہی

نحل کی ٹائی پکڑ کر کھینچا تھا، جس کے سبب نحل کا چہرہ اس کے قریب ہو گیا

"اب ہینڈسم بھی تو ہو گئے ہو تم، اچھے بھی تو لگنے لگے ہو۔۔"

اس کا چہرہ نہایت قریب سے دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی،

اس کے ماتھے سے سارے بل غائب ہوئے تھے

"کیسے اچھا لگنے لگا ہوں؟، کیا تمہیں؟"

نحل نے تیزی سے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا

"آئی وانٹ ٹو کس یو"

"کیا؟"

نہایت دھیان سے یسیرہ کو دیکھتے نحل کے جیسے ہوش اڑے تھے

وہ بے ساختہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا تھا،

اور اگلے ہی پل پیچھے بیڈ ہونے کے سبب بیڈ پہ جا گرا

بیڈ پہ گرا نحل خشک ہوتے حلق کے ساتھ یسیرہ کو لڑکھڑا کر قریب آتے دیکھتا رہا تھا،

اس سے پہلے کہ وہ اپنے ساکت ہوتے وجود کے ساتھ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا،

یسیرہ ایک ہاتھ بیڈ پہ سائیڈ میں ٹیک کر اس پر جھکی تھی،

اور دوسرے ہاتھ میں اس کے ٹائی کو فولڈ کرتی ہوئی، اسے ہلکا سا جھٹکا دی

"بے وقوف۔۔ نحل خان۔۔"

وہ کہتی ہوئی اس پر جھکی تھی اور نحل نے بے تحاشا دھڑکتے دل کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کر لی

مگر تبھی اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کے بازو پہ آ گری تھی۔

تھوک نگلتے ہوئے اس نے گردن موڑ کر دیکھا جہاں یسیرہ کو آنکھیں بند کئے خراٹے لیتے دیکھ

نحل کی جیسے جان میں جان آئی تھی۔

وہ دھیرے سے اسے اچھے سے بیڈ پہ لیٹاتا پھر کمبل اوڑھاتا،

باہر نکل آیا تھا، کافی وقت لگا تھا اسے اپنی دھڑکنوں کو اور خود کو نارمل کرنے میں۔

بے شک یسیرہ حیات کا ہر روپ پہلے سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتا تھا۔

"ہاں تبریز یہ میں ہوں، میں لوکیشن ٹیکسٹ کر رہا ہوں اس لوکیشن پر ہانیہ کو ساتھ لے کر آجاؤ"

پھر اس کے اگلے ہی پل وہ تبریز کو کال کرتا ہوا نظر آیا تھا

*___*___*___*___*___*

"تمہیں بھابھی روم میں نشے کی حالت میں ملی؟"

"ہاں"

تبریز کے پوچھنے پر نحل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

"وہ خود سے تو نشہ کرنے سے رہی کیا تمہیں کسی پر شک ہے؟"

تبریز کسی جاسوس کی کامیاب ایکٹنگ کرتا تھوڑی پہ انگلی مارتے ہوئے کہہ رہا تھا

"ہاں اس لڑکے پر جو یسیرہ کے پاس کھڑا تھا"

نحل نے فورا کہا تھا

"چلو وہ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھتے ہیں،اس سے حقیقت واضح ہو جائے گی"

نحل ہانیہ کو یسیرہ کے پاس چھوڑتا تبریز کو ساتھ لئے ہوٹل کے کنڑول روم میں پہنچا تھا،

"ویسے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ وہ پھر اس روم میں کیسے پہنچی؟"

"یہ تو مجھے بھی نہیں سمجھ آئی"

تبریز کے اس سوال کا جواب تو وہ خود کب سے ڈھونڈ رہا تھا

"اور ریسپشن گرل نے بھی تمہارے پوچھتے ہی تمہیں کمرے کی چابی فورا تھما دی تھی، جیسے اسے پہلے سے کسی نے اس کے متعلق تاکید کر دی ہو"

تبریز کو خاموشی سے سنا گیا تھا

کنڑول روم میں پہنچ کر

منتوں سے کام نا چلتے ہوئے تبریز نے دھونس دھڑلے سے کام لیا تھا خیر بڑی مشکل سے آخر کار انہیں وہ فوٹیج مل ہی گیا تھا جس وہ لڑکا صاف نظر آ رہا تھا

"یہ تو مریحہ کا باڈی گارڈ ہے"

تبریز نے حیرت سے کہا تھا

"میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی؟"

جب انہوں نے صاف دیکھا کہ یسیرہ کے مڑتے ہی اس نے یسیرہ کے ڈرنک میں کچھ ملایا تھا،

نحل تو جیسے قطعی بے قابو ہوا تھا

"صبر رکھ دیکھنے تو دے آگے کیا ہوا؟، کیا بھابھی کو اسی نے روم تک پہنچایا؟"

تبریز کے کہنے پر دانت پر دانت بھینچے نحل جیسے نہایت مشکل سے ضبط کرتا فوٹیج دیکھنے لگا تھا،

جہاں اگلے ہی پل ان دنوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

جب انہوں نے یسیرہ کو بار ٹینڈر سے گلفز لے کر پہنتے دیکھا اور اگلے ہی پل انہوں دیکھا کہ نے

اس گلفز پہنے ہاتھوں سے پوری طاقت سے ندیم کو تھپڑ دے مارا تھا،

"یار تمہاری بیوی تو کافی جی دار ہے"

آنکھیں پھاڑے اسکرین کو دیکھتے ہوئے تبریز نے نحل کا پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے جیسے داد دی تھی

جس پر نحل کے دماغ میں کچھ دیر پہلے کا منظر تازہ ہوا تھا،

اس میں تو واقعی کوئی شک نہیں تھا،

کہ اس کی بیوی کی دار تھی۔

اس نے تبریز کی بات پہ دل و جان سے تصدیق کی تھی۔

_____*_____*___*____

کچھ گھنٹے پہلے۔۔

یسیرہ نے جیسے ہی جوس ختم کیا اسے عجیب سا لگنے لگا تھا،

ایک نگاہ ندیم پہ ڈالنے کے بعد جو اسے ہی دیکھ رہا تھا گلاس کو دیکھا،

اس کے دماغ میں اچانک ہی کچھ کھٹکا تھا،

"کیا تم مجھے ٹشو باکس لا دو گے؟"

یسیرہ نے دور ٹیبل پہ موجود ٹشو باکس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ندیم سے فرمائش کی تھی

جس پر ندیم جی جان سے اس کی فرمائش پوری کرنے کے لئے دوڑا گیا تھا۔

ندیم کے جانے کے بعد اس نے فوراً گلاس کو ناک کے قریب لا کر سونگھا تھا،

جس میں سے کسی میڈیسن کی بو آ رہی تھی۔

تو واقعی اس کے ساتھ گھپلا کیا گیا تھا۔

اس نے جلدی سے سیل فون نکالتے ہوئے اپنی روم میٹ کو میسج کیا جس کا بھائی پولیس میں تھا۔

اسے لوکیشن سینڈ کر کے اسے پوری بات ٹکسٹ کر کے سیل فون کو سائلینٹ کر کے ہینڈ بیگ

میں رکھا

"یہ آپ کا ٹشو۔۔"

ندیم ٹشو باکس لے آیا تھا جو اس کی جانب بڑھائے بولا

"تھنکس۔۔"

مسکرا کر باکس میں سے ٹشو کھینچتی ہوئی وہ بولی تھی

اور ساتھ ہی نحل کے ساتھ بیٹھی مریحہ کو دیکھا،

اسے نجانے کیوں شروع سے ہی مریحہ پہ شک تھا،

وہ اتنی جلدی کبھی تہہ تک نا پہنچتی اگر مریحہ پہ اسے پہلے سے شک نا ہوتا،

جس طرح مریحہ اچانک ہی نا صرف نحل سے مل بیٹھی تھی، بلکہ نحل پر فدا ہوئے جا رہی تھی،

اس پر ہی وہ ٹھٹکی تھی

دھیرے دھیرے دوا اثر انداز ہونے لگا تھا،

اس کا سر چکرا رہا تھا اور آنکھوں کے سامنے کچھ دیر کے لئے دھندلاہٹ چھا جاتی تھی،

جس پر وہ سر جھٹک رہی تھی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟"

جسے ندیم بھی محسوس کر گیا تھا،

تبھی نہایت خوش ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"نہیں ٹھیک نہیں ہوں مجھے اچانک ہی بہت نیند سی آ رہی ہے"

یسیرہ نے سر جھٹکتے ہوئے فوراً ناٹک کرتے ہوئے کہا تھا

کیونکہ ابھی اس پر دوائی کا اتنا اثر نہیں ہوا تھا جتنا وہ ظاہر کر رہی تھی تبھی اس نے ندیم کے پیچھے اپنی روم میٹ کا بھائی دیکھا جو سیویل ڈریس میں تھا،

"پولیس۔۔ تمہیں ایک لڑکی کو غیر قانونی طور پر نشہ دینے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔۔ سو بنا ہنگامہ کئے چپ چاپ چلے چلو"

وہ اپنا پولیس کا آئی ڈی کارڈ اور پستول دیکھاتا ہوا ندیم سے بولا تھا،

جس کا چہرہ فق ہوا تھا۔

"ایک منٹ بھائی زرار کئے"

یسیرہ کے دماغ میں اب ہلکی ہلکی غنودگی چھپانے لگی تھی،

وہ اپنا دماغ کنٹرول کرتے ہوئے کہتی

بار ٹینڈر کی جانب مخاطب ہوئی

"بھائی زرا اپنا غلفز دینا"

بار ٹینڈر جو خاموش تماشائی بنا ہوا تھا،

اس نے فورا اپنا غلفز یسیرہ کو دیا تھا جس نے گلفز پہنے کے بعد آگے بڑھ کر پوری طاقت سے ندیم کے چہرے پہ تھپڑ مارا تھا

چونکہ ادھر نحل اور مریحہ کا ہنگامہ مچا تھا تو سارے ادھر متوجہ تھے،

ادھر کسی کا دھیان ہی نہیں گیا تھا جہاں تھپڑ کھانے کے بعد ندیم نہایت بپھر کر یسیرہ کو دھمکیاں دے رہا تھا

"تم جانتی نہیں ہو کہ تم کس سے پنگا لے رہی ہو"

"چل سب جانتی ہوں میں، بلکہ تیری وہ چڑیل مالکن نہیں جانتی کہ وہ کس سے پنگا لے رہی ہے"

یسیرہ مضحکہ اڑاتے ہوئے بولی تھی

جس پر ندیم مزید دھمکی دینے لگا تھا

مگر روم میٹ کا بھائی اسے گن پوائنٹ پر بنا ہنگامے کے کھینچ لے گیا تھا

"اوہ ایکچوئیلی میں اپنا ہاتھ گندہ نہیں کرنا چاہتی تھی"

حیران سے بار ٹینڈر کو گلفز واپس کرتی ہوئی وہ کہہ رہی تھی

جو اس انوکھے گلفز تھپڑ پر حیران سا نظر آرہا تھا

"میں کل آکر اس سے سب اگلوالو گی بھائی، بس اس کی خاطر مدارت جم کر کرنا"

یسیرہ ساتھ ہی ان کے پیچھے جاتے ہوئے کہہ رہی تھی اب اس کے قدم ہلکے ہلکے لڑکھڑا رہے تھے۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟"

روم میٹ کا بھائی جو اسے اچھے سے جانتا تھا تشویش سے پوچھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں پریشان مت ہوئے"

بند ہوتی آنکھوں کو پھاڑ کر دیکھتے ہوئے وہ بولی تھی۔

جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے چلے گئے تھے۔

اب وہ کسی بھی پل لمبالیٹ ہونے والی تھی وہ اچھے سے جانتی تھی،

تو کیوں نا کوئی اچھی جگہ جا کر لمبالیٹ ہو جائے،

اس کے دھندسے بھرتے دماغ میں یہ آخری عقلمندانہ خیال آیا تھا،

جس پر عمل کرنے کے لئے وہ لہراتی ہوئی ریسپشن پہ پہنچی تھی

"مجھے کمرہ چاہیئے"

آنکھیں کھولتے بند کرتے ہوئے اس نے ریسپشن گرل سے کہا تھا

"میم آپ کا نام؟"

جو اسے ڈرنک سمجھ کر سر ہلاتی نام پوچھنے لگی تھی

"یسیرہ حیات"

وہ کہتی ہوئی ٹیبل سے سر ٹکا کر آنکھیں موندے گئی تھی

"یہ لیجئے میم آپ کے روم کی کی"

ریسپشن گرل نے فورا اسے چابی پکڑایا تھا تاکہ وہ وہاں سے جلدی سے چلی جائے،

وہ چابی لے کر دو قدم آگے بڑھی تھی کہ رکی اور واپس مڑی تھی

"اور ہاں مجھے کوئی بلیو سوٹ میں ملبوس ٹال براؤن ہینڈسم سا بندہ ڈھونڈتے ہوئے آئے تو اسے روم کی ڈبلیکیٹ کی دے دینا"

"اوکے میم۔۔ویسے وہ ٹال براؤن ہینڈسم سا بندہ آپ کا کون ہے؟"

"ہی از مائے ہز بینڈ"

ریسپشن گرل نے یوں ہی مسکراتے ہوئے پوچھا تھا جس پر وہ رک کر اس کی جانب مڑتی بولی اور لہراتے لڑکھڑاتے ہوئے روم تک پہنچی تھی،

روم میں پہنچ کر وہ سب سے پہلے واش روم میں داخل ہو کر شاور کے نیچے جا کھڑی ہوئی تھی۔

پھر وہ واپس کمرے میں جانا چاہتی تھی کہ لڑکھڑا کر باتھ ٹب میں جا گری تھی،

اور پھر اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔

___*____*____*___*____

"تو اس نے تمہیں بلایا تھا؟"

نیند سے اٹھتے ہی اس کی نگاہ گلاس وال کے سامنے کھڑی ہانیہ پہ گئی تھی

"ہاں، کیسی ہے آپ؟"

"ٹھیک ہوں"

اس نے کہتے ہوئے اپنے کپڑوں کو دیکھا جو چینج تھے۔

"نحل بھائی نے چینج کئے ہیں"

"میں جانتی ہوں یہ تم نے کیا ہے، کیونکہ ابھی اس میں اتنی ہمت تو نہیں آئی ہیں"

ہانیہ کے شرارت سے کہنے پر وہ لاپرواہی سے بولی تھی

"آپ بھائی کو اچھے سے جانتی ہے"

"بچپن سے"

وہ قریب ہی پڑا شاپر اٹھا کر بیڈ پر الٹتی ہوئی بولی تھی

"اور اپنی خبر بھی نہیں لگنے دیتی"

"کیا مطلب؟"

وہ ہانیہ کی بات پر چونکی تھی

"مطلب یہ کہ آپ اپنے اندر کی زرا سی بھی بھنک نہیں لگنے دیتی، آپ ویسی نہیں ہے جیسی خود کو ظاہر کرتیں ہیں"

"تم کچھ زیادہ ہی سوچتی ہو"

ہانیہ کی بات پر لاپرواہی سے سر جھٹک کر کہتی وہ شاپر سے برآمد ہوتے کپڑے لئے واش روم میں گھسی تھی

وہ جینز اور ٹاپ زیادہ استعمال کرتی تھی،

اس حساب سے لباس اس کے حسب منشا ہی تھا، بلیو جینز پر خوبصورت سا وائٹ ٹاپ مگر وہ ٹاپ جو تھا گھٹنوں سے بھی نیچے جا رہا تھا،

اور ساتھ ہی ڈوپٹہ کے ساتھ وائٹ اسکارف بھی تھا۔

جسے دیکھ کر اس کی تیوری چڑھی تھی

"نحل بھائی لے آئے تھے رات آپ کے لئے"

مرر میں دیکھ اسکارف اور ڈوپٹہ سیٹ کرتی یسیرہ سے اس نے کہا تھا،

جس کا موڈ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا

"ہاں ڈوپٹہ اور اسکارف دیکھ کر سمجھ گئی تھیں، چلیں"

وہ کہتی اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتی بولی

اور باہر نکل آئی۔

"آپ دور سے خوبصورت ہونے کے باوجود گھمنڈی، اور کافی ڈراؤنی لگتی ہیں"

وہ لفٹ میں تھے جب ہانیہ نے سیل فون پہ جھکے یسیرہ سے کہا تھا

"اچھا۔۔"

یسیرہ کا لہجہ کافی سرسری سا تھا، جسے دیکھ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ اسے قطعی فرق پڑتا تھا کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس کے متعلق کیا سوچتے تھے

"اور قریب سے آپ پہلے سے زیادہ خوبصورت لگتی ہیں، آپ مجھے اب اچھی لگنے لگی ہیں"

"تھینکس، لگتا ہے مجھ پر تھسیس لکھ رہی ہو"

وہ سیل فون بیگ میں ڈالتی ہوئی دھیمے سے مسکراتے ہوئی بولی۔

جس پر ہانیہ ہنسی تھی

"آپ جانتی ہیں تائی امی نحل بھائی کو بہت چاہتی ہیں، اور نحل بھائی بھی انہیں اپنی ماں کا درجہ دیتے ہیں، اس لئے تائی امی نے نحل بھائی کے لئے ایک لڑکی ڈھونڈی ہے، جس سے وہ ان کی شادی جلد ہی کروانے والی ہیں"

ہانیہ نہایت غور سے یسیرہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی،

جو ایک لمحہ کے لئے اس کی بات پر ٹھٹھکی تھی

"اچھی بات ہے، نحل کو اپنی پسند کی لڑکی مل جائے گی"

اس کا لہجہ کافی نارمل تھا

"آپ کو برا نہیں لگے گا؟"

ہانیہ کے لہجہ میں حیرانی تھی

"اگر تم نحل کے متعلق زیادہ بات نہیں کروں گی تو مجھے بھی تم اچھی لگنے لگو گی ہانیہ"

"اوکے، میں کوئی بات نہیں کروں گی"

ہانیہ دل مسوس کر بولی تھی

اسے نحل کے لئے برا لگ رہا تھا، جو یسیرہ کو پسند کرتا تھا، مگر یسیرہ کو تو جیسے اس کی زرا سی بھی پرواہ نہیں تھی۔

"کیا میرے ساتھ پولیس اسٹیشن چلو گی؟"

"بلکل۔۔"

یسیرہ کے پوچھنے پر ہانیہ نے نہایت پر جوشی سے کہا تھا

ان کے پولیس اسٹیشن پہنچے کے دو منٹ پہلے ہی تبریز اور نحل وہاں سے نکلے تھے،

پولیس کے خوف سے نوید نے سب اگل دیا تھا،

اس لئے اگلے ہی پل نحل تبریز کے ساتھ نہایت ہی غصے سے مریحہ کے گھر گیا تھا،

جہاں ایک ضعیف سے گارڈ نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اندر گھسے چلے گئے تھے۔

"تو ان سب کے پیچھے تم تھی؟،ایسا تم نے کیوں کیا یسیرہ کے ساتھ؟"

مریحہ انہیں لان میں ہی مل گئی تھی، غصیلے سے نحل کو دیکھ وہ خوفزدہ ہوئی تھی

"مم۔۔میں تمہیں پسند کرتی تھی اس لئے،وہ ہمارے درمیان بار بار آرہی تھی۔۔اس لئے پھر۔۔"

مریحہ جو یقیناناشتہ کر رہی تھی چیئر سے اٹھ کر گھبرا کر بولی

"اسی لئے تم کسی کے ساتھ کچھ بھی کروں گی؟"

نحل جیسے اس کی بات کاٹ کر غرایا تھا، جس پر تبریز نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر جیسے اسے کنٹرول میں رہنے کا اشارہ دیا تھا

"شکر مناو کہ یسیرہ کے ساتھ کچھ نہیں ہوا، اگر اسے کھروچ بھی آتی نا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑتا، اس مرتبہ تو میں تمہیں معاف کر رہا ہوں، مگر آئندہ اپنی شکل لے کر میرے آس پاس تک موجود ہونے کی کوشش مت کرنا، ورنہ میں دوبارہ معاف نہیں کروں گا"

سرد لہجہ میں وارن کرتے ہوئے وہ جیسے ہی وہاں سے گیا تھا،

مریحہ سیل فون پر نمبر پش کرتی سیل فون کان سے لگا گئی تھی

"جیسا جیسا تم نے کہا تھا میں نے ویسا ہی کرنے کی کوشش کی مگر تمہارا پلان ناکام ہو گیا، وہ سب جان گیا تھا، مگر میں نے بات سنبھال لیا، وہ بس اتنا جانتا ہے کہ میں نے یہ سب رقابت میں کیا، مگر میرا باڈی گارڈ سیل میں ہے، اور وہ نحل مجھے ابھی ابھی دھمکی دے کر گیا ہے۔۔"

مریحہ سیل فون کان سے لگائے پریشانی سے کہہ رہی تھی

"اوکے"

نجانے اسے دوسری جانب سے کیا کہا گیا تھا کہ وہ ہامی بھرتی سیل فون کاٹ گئی

"تو تمہارے اوپر بھی کوئی پلانر موجود ہے جس کے کہنے پر تم یہ سب کر رہی تھی؟"

اپنے پیچھے سے آتی اس آواز پر مریحہ کو لگا جیسے اس کے قدموں کے نیچے سے کسی نے زمین کھینچ لی ہو

اس نے خوف سے پلٹ کر دیکھا جہاں اسے یسیرہ تنفر بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔

"میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ وہ کون ہے؟، کیونکہ مجھے قطعی فرق نہیں پڑھتا کہ تم سب نحل کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟، مگر ان سب کے بیچ مجھے گھسیٹ کر تم نے اچھا نہیں کیا۔۔"

یسیرہ سرد سے لہجہ میں کہتی مریحہ کی جانب بڑھی تھی

"۔۔میں نحل خان نہیں ہوں جو رحمدلی دکھاوں اور در گزر کر دوں، میں یسیرہ حیات ہوں، مجھے معاف کرنا نہیں آتا"

یسیرہ کے سرد برف جیسے لہجہ پر مریحہ بے ساختہ لڑکھڑا کر کرسی پہ گری تھی جیسے۔

"بہت جلد تمہاری نیا جو ہے ناڈو بنے والی ہے، ایڑی چوٹی کا زور لگالو، اپنی ناؤ ڈوبنے سے بچانے کے لئے"

مریحہ پہ ہلکا سا جھکے کہتی وہ کہہ رہی تھی

"واو۔۔"

اس کے ساتھ ہی پیچھے موجود ہانیہ جو یسیرہ اور مریحہ کا ویڈیو لے رہی تھی اس نے متاثر ہونے والے انداز میں یسیرہ کو دیکھا تھا۔

وہ کسی فلم کی ہیروئن سے کم نہیں لگتی تھی۔

"میں تمہیں ایسا کچھ کرنے سے پہلے جان سے مار دوں گی"

مریحہ ہزیانی انداز میں چیخ کر کہتی واپس پلٹ کر جاتی یسیرہ کو سامنے ہی موجود پھل کاٹنے کی نائف اٹھا کر دے ماری تھی

مریحہ کے اس حملے پر ویڈیو بناتی ہانیہ نے خوف سے منہ پھاڑا تھا

مگر دوسری جانب یسیرہ اسے محسوس کر کے فوراً اس جگا سے ترچھی ہٹ کر اس نائف سے خود کو بچا گئی تھی،

جس پر ہانیہ اش اش کر اٹھی تھی

یسیرہ زمین پہ گرے نائف کو تلخ مسکراہٹ کے ساتھ اٹھا کر مریحہ کی جانب پلٹی جو سہمی ہوئی سی اسے دیکھ رہی تھی

"میں کوئی کانچ کی گڑیا نہیں ہوں، جو ان کھلونے سے ڈر جاوں، ایک بات یاد رکھنا سمندر میں اترنے سے پہلے میں نے تیرنا سیکھ لیا تھا"

سرد لہجہ میں کہتی وہ نائف کو فروٹ باسکٹ میں موجود سیب میں اندر تک گھساتے ہوئے بولی تھی

جسے مریحہ سہمی ہوئی نظروں سے کئی لمحوں تک غائب دماغی سے دیکھتی رہی تھی

_____*____*____*___

"کیسی ہو تم؟"

چیئر پہ بیٹھے نحل نے دروازہ ناک کرنے ساتھ ہی یسیرہ کو اندر آتے دیکھ بے ساختہ پوچھا تھا

"مجھے بھلا کیا ہو گا؟، ٹھیک ہی ہوں، البتہ وارڈن سے میں نے کل رات ہاسٹل سے غائب ہونے پر کافی ڈانٹ سنی ہے، اس نے گاؤں میں اماں کو بھی کال کر کے کہہ دیا تھا کہ میں ساری رات ہاسٹل سے غائب تھی"

یسیرہ ہاتھ میں موجود کافی کی ٹرے کو نحل کے سامنے پٹختے ہوئے تیکھے لہجہ میں کہہ رہی تھی

"اوہ۔۔سوری۔۔"

نحل کے ذہن میں لفظ "رات" پر گزشتہ رات کی تمام یادیں تازہ ہوئی تھی،

وہ گھبرائے سے لہجہ میں معافی مانگتا بے خیالی میں گرم گرم کافی کے مگ کو لبوں سے لگا گیا تھا،

جس کا احساس ہوتے ہی وہ اگلے پل مگ کو لبوں سے دور ہٹا گیا تھا

"تم تو ٹھیک ہو؟، یا کل رات شکار ہو گئے تھے؟"

یسیرہ جو اسے بغور دیکھ رہی تھی، اس کی اس حرکت کو نوٹس کرتے ہوئے پوچھا

"شش۔۔شکار سے۔۔کیا مطلب؟"

نحل بوکھلایا تھا،

کیا وہ کل رات کے متعلق کہہ رہی تھی؟

سوچ کر ہی اس کی پیشانی پہ پسینہ کے قطرے ابھر آئے تھے۔

"مطلب یہ کہ کہی مریحہ کے جال میں پھنس تو نہیں گئے تھے؟، جان تو گئے ہو گے وہ کیا چاہتی تھی؟، وہ چاہتی تھی دوسرے دن تمہارے متعلق اخبار میں کچھ اس طرح کی نیوز چلے کہ احسان خان کا دوسرا پوتا نحل خان صبح ہوٹل کے کمرے میں مشہور و معروف اداکارہ کے ساتھ پائے گئے ۔۔اور بھی بہت کچھ عوام کو چٹخارے دار سننے کو ملتا۔۔اگر میں وہاں نا ہوتی۔۔"

یسیرہ نحل کے سہمے چہرہ کو دیکھ استہزاء انداز میں کہتی چیئر کے ہتھے پہ ہاتھ رکھے اس پر ہلکا سا جھکتے ہوئے کہہ رہی تھی،

جسے سن کر نحل بے ساختہ اپنے شرٹ کے اوپری دو کھلے بٹن بھی بند کرتا سمٹا تھا،

اس کے خوفزدہ چہرے اور حرکت کو دیکھ یسیرہ نے بمشکل اپنی ہنسی کو ضبط کیا ہوا تھا،

"ویسے تمہیں اتنا پسینہ کیوں آرہا ہے؟ کیا تم ڈر رہے ہو؟"

یسیرہ ہاتھ میں موجود ٹشو سے ہاتھ بڑھا کر نحل کی پیشانی سے پیسنہ خشک کرتی پوچھ رہی تھی

"نن۔۔ نہیں تو"

نحل جو پہلے ہی سہما ہوا سا تھا،

یسیرہ کو قریب پا کر مزید بوکھلاتے ہوئے بولا

"اوکے۔۔"

یسیرہ سیدھی کھڑے ہوتی ہوئی بولی

"آج تمہاری میٹنگ ہے دو بجے اور گیٹنگ فارمنگ کے سی ای او یاسر کمال کے ساتھ"

یسیرہ اسے انفارم کرتی چلی گئی تھی۔

"کیا یہ عورتیں اتنی خطرناک ہوتی ہے؟"

یسیرہ کے جانے کے بعد نحل نے جھرجھری لیتے ہوئے سوچا تھا

آج کے بعد وہ دوسری عورتوں سے ہنس کر قطعی بات نہیں کرنے والا تھا،

اس نے مصمم ارادہ کیا

وہ مریحہ سے بھی مسکرا کر صرف اس لئے پیش آتا تھا کہ یسیرہ کو جیلس کر سکے، مگر آئندہ وہ دوبارہ کسی عورت سے یسیرہ کو جیلس کرنے کے لئے بھی میٹھے انداز میں نہیں پیش آنے والا تھا۔

---*---*---*---

"میں نے کہا تھا نا مسٹر نحل خان کے آپ میرے آفر کو ریجیکٹ نہیں کرے گے"

یاسر کمال نحل کو دیکھ خوش دلی سے کہتے ہوئے اس سے ہاتھ ملاتا ہوا کہہ رہا تھا

"کیونکہ ہمیں اپنی قسمت اور نصیب کے بارے میں پہلے سے کبھی اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ ہم سے اگلے لمحے اگلے روز، اگلے مہینے یا اگلے سال کیا کروانے جا رہی ہیں، بس ایک بات پتا ہوتی ہے کہ نیک نیت والوں کی قسمت میں ہمیشہ اچھے کام کرنے کو لکھ دیا جاتا ہے، آپ ایک اچھے انسان ہے، جس نے صرف کسانوں کے دکھوں کو سن کر ان کے لئے اس کام کو کرنے کو چن لیا، یہ جانے بغیر کہ اس میں آپ کو کتنی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا"

"وہ ایک شعر ہے یاسر صاحب،

محبت کرنی ہو تو حالات سے کیا ڈرنا

جنگ لازم ہو تو لشکر نہیں دیکھے جاتے"

یاسر کمال کی بات پر وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا تھا

"بہت خوب۔۔ویسے آپ اس خوبصورت لیڈی سے تعارف نہیں کروائے گے؟"

یاسر کمال نے نحل کے چیئر کے پیچھے کھڑی یسیرہ کو دیکھ کہا تھا،

"یہ میری سیکرٹری ہے،یسیرہ حیات"

یاسر کمال کے کہنے پر نحل نے مختصر کہا تھا

"ہیلو سر"

یسیرہ نے مسکرا کر یاسر کمال سے کہا

جس پر یاسر کمال مسکراتا ہوا سر ہلا گیا تھا

"چلیں میں آپ کو ہماری کمپنی کے متعلق بتادوں"

یاسر کمال کے کہنے پر وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل آئے تھے

"ہماری کمپنی آرگینک فارمنگ کو سپورٹ کرتی ہیں، تقریبا پچاس گاؤں کے کسانوں سے ہم نے کانٹریکٹ کیا ہوا ہے، جو ہمیں اپنے آرگینک فارمنگ سے اگائے ہوئے اناج سپلائی کرتے ہیں، جنھیں ہم مناسب دام میں خرید کر جس سے کسانوں کو نقصان نا ہو، مارکیٹ میں لا کر لوگوں کو ہیلدی سبزی مہیا کرتے ہیں"

وہ لفٹ کے زریعے گراؤنڈ فلور پہ آئے تھے جہاں آرگنگ سبزیوں کی سیل ہو رہی تھی،

"مگر یہ بات مخالف کو پسند نہیں آئی وہ ہم سے کسانوں اور لوگوں کو بدزن کرنے کے مختلف طریقے ڈھونڈ رہے ہیں، اور اپنی کیمکل پراڈکٹ کو عام کرنے کے لئے اور آرگینک فارمنگ کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، پچھلے کچھ سالوں میں کچھ گاؤں کے کسانوں نے ہم سے کانٹریکٹ توڑ لیا تھا، اور انسٹنٹ فارمنگ سے ہاتھ ملایا تھا، مگر اب وہ روتے پیٹتے ہوئے آئے کہ ایسا کرنا ان کی سب سے بڑی غلطی تھی، کیونکہ ان کے کھیت بنجر ہو چکے ہیں، اب وہ کیا کرے؟، کیونکہ ان کی روزی روٹی کا ذریعہ تو صرف کھیتی ہی تھی، کیوں کہ وہ تو صرف ایک کسان تھے، جو صرف کھیتی کرنا جانتے تھے، اس طرح کسانوں پر قرضہ بھی چڑھ گیا،

کھتی بنجر ہونے کا غم اور قرضہ چڑھنے کے بارمیں مبتلا ہو کر کئی کسانوں نے تو خودکشی بھی کرلی۔۔۔"

یاسر کمال کی آخری بات سن کر نحل کے قدم جیسے جم سے گئے تھے،

وہ صدمے میں مبتلا ہوا تھا جیسے

"اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ مزید کسان وہ غلطی نادہرائے،ابھی ابھی کچھ مزید گاؤں نے کانٹریکٹ خارج کردیا بغیر کسی وجہ بتائے،آپ کو اس گاؤں میں جانا ہوگا یہ جاننے کے لئے کہ کسانوں نے ایسا کیوں کیا؟"

یاسر کمال رک کر نحل کے صدمے زدہ چہرہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

_____*_____*_____*____

وہ کافی دیر سے گلاس وال کے اس پار یسیرہ کو ہنس ہنس کر حدید خان سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا،

اور ابل رہا تھا،اس نے تو اس سے کبھی اس طرح بات نہیں کی؟،

بلکہ اس سے بات کرتے وقت تو اس کی پیشانی کے تیور ہی بگڑے ہوتے تھے، سوائے اس رات کے,

اس رات وہ کتنی مختلف لگ رہی تھی۔

کیا وہ سب بھول گئی تھی؟، یا اسے یاد تھا؟،

"وہ فائلز کہاں ہے مس یسیرہ؟، جو یاسر کمال نے دی تھی"

اگلے ہی پل جب وہ مزید ضبط نہیں کر پایا تھا،

تو باہر نکل کر پوچھنے لگا جس پر

حدید اور یسیرہ نے گردن موڑ کر غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نحل کے تمتماتے ہوئے چہرہ کو دیکھا تھا

جس پر اگلے ہی پل نحل نے دیکھا کہ یسیرہ حدید سے کچھ کہتی اس کی جانب بڑھ آئی تھی۔

نحل نے کینہ توز نظروں سے اپنی جانب سرد سے نظروں سے دیکھتے حدید کو دیکھا تھا اور پھر یسیرہ کے پیچھے آفس روم کی جانب بڑھ گیا

"سر فائلز تو یہی ہے آپ کے ڈیکس کے اوپر"

یسیرہ نے ڈیکس کے قریب جاتے ہوئے فائلز اٹھا کر نحل کو دیکھاتے ہوئے چبا کر کہا تھا

نحل نے مڑ کر حدید کی جانب دیکھا جو انہیں دیکھ رہا تھا،

جسے دیکھ نحل کے اندر اشتعال مزید بڑھا تھا

آخر وہ اس کی بیوی پر کیوں نظریں رکھے ہوئے تھا؟

"تمہیں کچھ یاد ہے یسیرہ اس رات کے متعلق؟"

اگلے ہی پل گردن واپس یسیرہ کی جانب موڑتے ہوئے اس نے یسیرہ سے پوچھا

"کس رات کے متعلق؟"

یسیرہ نے حیرت سے اپنی جانب سنجیدہ ترین تاثرات چہرے پہ سجائے آتے نحل کو دیکھ پوچھا

"جس رات ہم مریحہ کے پارٹی میں گئے تھے"

"ہاں میں آخیر میں ہوٹل کے روم کے واش روم میں ٹب میں جا گری تھی،اور پھر شاید سو گئی تھی"

یسیرہ نے جیسے یاد کرتے ہوئے کہا تھا

"تمہیں اس کے بعد کا کچھ بھی یاد نہیں ہے؟"

نحل نے جیسے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے پوچھا

"نہیں، کیوں کیا اس کے بعد کچھ ہوا تھا کہ مجھے یاد رکھنا چاہئے؟"

یسیرہ نے اب کی مرتبہ نحل کے قریب جاتے ہوئے تجسس بھرے لہجہ میں پوچھا

"کیا واقعی تمہیں کچھ یاد نہیں؟"

"اب تم یہ مت کہنا کہ نشے میں مبتلا ہو کر میں نے اسٹوپڈز حرکتیں کی تھی؟،ویسے میں نے کیا کیا تھا؟"

نحل کی حیرانگی دیکھ یسیرہ نے پوچھا

"ک۔ک۔کچھ بھی نہیں۔۔تم نے کچھ نہیں کیا تھا"

نحل گھبرا کر فوراً انکار کر گیا

"تم تو اس طرح گھبرا رہے ہو جیسے کہ میں نے تمہیں۔۔۔"

یسیرہ جو گھبرائے نحل کا مضحکہ اڑانے لگیں تھی کہ رکی تھی

(بولنا آ گیا۔۔۔، چلنا آ گیا،۔۔۔ جھگڑنا بھی آ گیا۔۔۔ مگر دماغ چلانا نہیں آیا"

"اور تو اور فلرٹ کرنا بھی آ گیا ہے، ہاں؟")

"نہیں۔۔"

اس کے دماغ میں جیسے اپنی ہی لڑکھڑاتی خوابیدہ سی آواز تازہ ہوئی تھی، جسے یاد کر کے،

اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھی

"کیا ہوا؟"

نحل نے اسے پریشانی سے دیکھا تھا،

جس پر یسیرہ نے گھبرائی ہوئی نظروں سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا

("اب ہینڈسم بھی تو ہو گئے ہو تم، اچھے بھی تو لگنے لگے ہو۔۔"

"آئی وانٹ ٹو کس یو")

"نووے۔۔وہ۔۔میں نہیں تھی۔۔"

اس کے دماغ میں جیسے ہی باقی ماندہ الفاظ چمکے وہ بے ساختہ لڑکھڑا گئی تھی۔

جسے نحل نے آگے بڑھ کر فوراً تھاما تھا

"تم ٹھیک تو ہو؟، تمہیں اتنا پیسنہ کیوں آ رہا ہے؟"

"کک۔۔کچھ نہیں۔۔"

نحل کے تشویش سے پوچھنے پر یسیرہ لڑکھڑاتے لہجہ میں کہتی فوراً اس سے دور ہوتی بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔

_____*_____*____*___

گھر کے سارے لڑکے پلے گراونڈ میں جمع فٹ بال کھیل رہے تھے،

سٹیر ڈے نائٹ ہونے کے سبب دیر رات تک کھیلنے کا ارادہ تھا ان کا،

"ہم نے سنا ہے کہ نحل ایک اور شادی کرنے والا ہے؟"

بال کو دونوں ہاتھوں سے مخالف جانب ہٹ کرتے ہوئے ارباز نے پوچھا تھا

جسے سن کر نحل کچھ کہہ نہیں پایا تھا

اس کے چہرے کی بے بسی بھرے تاثرات دیکھ تقریباً سبھی کی ہنسی چھوٹی تھی

"امی بہت سیریس ہے تمہیں اور رومیصا کو لے کر، جلدی انہیں سچائی سے آگاہ کر دو یہی بہتر ہو گا تمہارے لئے"

کھیلتے ہوئے جیسے معاذ نے مشورہ سے نوازہ

"ہاں، ورنہ تمہیں اپنی شادی کے بارے میں ایک دن پہلے پتا چلے گا کہ آج تمہاری شادی ہے اور پھر تم کچھ نہیں کر پاؤ گے"

ارباز نے ہانک لگائی تھی

"میں تو کہتا ہوں کر لو شادی، مزے میں رہو گے"

"بچارے سے ایک بیوی سنبھلی نہیں جارہی، دوسری کی بھی مشورہ دے رہے ہو"

تبریز نے اسے علی کو گھورا تھا

"اسے کہتے ہیں قسمت، لوگوں کو ایک نہیں ملتی اور نحل کو دو دو مل رہی ہیں"

علی کی آہ کافی دلدوز تھی

"اب جب قسمت کی بات چل نکلی ہیں تو میں بتادو مجھ سے بڑا بد قسمت تو اس پوری دنیا میں کوئی اور ہے ہی نہیں۔۔"

تبریز نے فوراً دہائی دی جس پر سب گیم روک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے

"پچھلے ہفتے جو جوتا لے کر آیا تھا تین ہزار کا آج میں نے اسے سیل میں آٹھ سو کی بکتے دیکھا"

تبریز کی جیسے دکھوں کی کوئی حد نہیں تھی جسے سن کر وہ سبھی اسے تسلی دلاسے دے کر واپس گیم کی جانب متوجہ ہو گئے تھے

_____*_____*____*____*____

وہ پریشان سا پورے واڈراپ میں اپنے استری کئے کپڑے ڈھونڈ رہا تھا، یہ پہلی مرتبہ تھا کہ اس کے واڈراپ میں ایک بھی استری کیا ہوا سوٹ موجود نہیں تھا، ورنہ سکینہ بیگم پہلے ہی سے ہر سوٹ استری کر کے رکھ جاتی تھی،

وہ پریشان ہو رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے کہ تبھی دروازے کی دستک پر متوجہ ہوا جہاں سامنے ہی استری کیا ہوا سوٹ لئے رومیصا کو دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔

"یہ آپ کے کپڑے معذرت کے ساتھ کہ تھوڑی دیری ہو گئی"

رومیصا نے اپنے دھیمے لہجہ میں کہا تھ

"نہیں کوئی بات نہیں، مگر آپ نے یہ کیوں کیا؟"

نحل اس کے ہاتھ سے ہینگر تھامتا ہوا بولا جس میں استری کیا سوٹ ہینگ تھا۔

"روما کو میں نے ہی کہا تھا کہ وہ اب سے نا صرف تمہارے کپڑے استری کرے بلکہ، تمہارے سارے کام بھی سنبھال لے، جب آگے کرنا ہی ہیں تو ابھی سے عادت ڈال لیں، صحیح کہا نا میں ؟"

سکینہ بیگم بہت پیار سے پوچھ رہی تھی،

جسے سن کر نحل کے چہرے کا رنگ اڑا تھا،

"امی مجھے آپ سے بات کرنی ہیں"

اس نے ایک نگاہ رومیصا کے سرخ ہوتے چہرے پر ڈال کر سکینہ بیگم سے کہا تھا

"بلکل کرو، مگر مجھے لگتا ہے تمہیں دیری ہو گئی ہے"

"ٹھیک ہے پھر میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں"

سکینہ بیگم کے گھڑی کی جانب اشارہ کر کے کہنے پر وہ پلٹ کر گھڑی میں ٹائم دیکھتا فورا چینج کرنے کے لئے بھاگا تھا

نحل نے سوچا تھا کہ وہ آفس سے آکر سکینہ بیگم سے بات کر لیگا مگر وہ اتنا بزی ہوا تھا کہ اسے موقع ہی نہیں ملا،

صبح جلدی جلدی کے چکر میں آفس بھاگ کھڑا ہوتا، اور لیٹ نائٹ ورک کے سبب دیر رات گئے گھر آتا تو سکینہ بیگم کی جگہ رومیصا ہوتی جو اسے کھانا گرم کر دیتی تھی،

اور اس کے پوچھنے پر کہ سکینہ بیگم کہاں ہے؟،

شرمیلے لہجہ میں جواب ملتا کہ تائی امی سو چکی ہیں۔

اور اسی طرح پورا ایک ہفتہ گزر گیا تھا،

اسے سکینہ بیگم سے بات کرنے کا موقع تک نہیں ملا تھا

شام کا وقت تھا سبھی ورکرز نجانے کیوں آج جلدی چلے گئے تھے۔

وہ "آرگینک فارمنگ" اور کسانوں کے درمیان کی ایگریمنٹ کنڈیشن ریڈ کر رہا تھا کہ تبھی اس کا سیل فون بج اٹھا تھا

"نحل بیٹا کہاں رہ گئے جلدی آو"

سکینہ بیگم کی گھبرائی آواز پہ وہ اگلے ہی پل سب کام چھوڑ بھاگ کھڑا ہوا تھا،

اور گھر میں داخل ہوتے ہوئے وہ حیران ہوا،

جہاں لان سجا سا تھا اور وہاں کافی گہما گہمی تھی،

کیا آج کوئی فنکشن تھا؟

"نحل آ گئے بیٹا، جاؤ تیار ہو جاو، کپڑے تمہیں تمہارے بیڈ پر مل جائے گے، تقریب شروع ہی ہونے والی ہے، جاؤ شاباش جلدی کرو"

سکینہ بیگم کی ہڑ بڑی پہ وہ گھبراتا کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

بادامی رنگ کی اسٹائلش سی ورک کئے ہوئے شیروانی اور واسکٹ میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا،

وہ حیران سا تیار ہو کر کمرے سے نکلا تو اسے باقی لڑکے بھی تیار سے نکلتے نظر آئے،

"خیرت کیا آج کوئی تقریب ہے؟"

اس نے ان سے پوچھا تھا

"ہم بھی نہیں جانتے، ابھی ابھی آئے ہیں، ویسے تائی کی تقریب ایسی ہی ہوتی ہیں، سرپرائز پارٹی جیسی"

"میرے خیال سے آج ہانیہ کا برتھ ڈے ہے"

علی نے اندازہ لگایا

"اوہ اس لئے یہ فنکشن ہے؟"

"شاید"

وہ سب نیچے اتر کر لان میں داخل ہوئے تھے کہ تائی امی تیر کی طرح ان کی جانب بڑھی تھی،

"چلو بیٹا سارے مہمان پہنچ چکے ہیں"

انہوں نے نحل کو کہتے ہوئے، نحل کا بازو پکڑ کر کھینچا تھا اسٹیج کی جانب لے جانے کے لئے

"آپ صرف نحل کو کہاں لے جا رہی ہیں؟، یہاں ہم بھی تو موجود ہیں"

تبریز نے فوراً کہا

"میں تم سبھی کو کیسے لے جا سکتی ہوں؟، جس کی منگنی ہو گی وہی تو اسٹیج پہ جائے گا نا؟"

"منگنی؟ کس کی؟"

ارباز کی آنکھیں پھٹی تھی

"نحل کی اور کس کی"

وہ نحل کے ساتھ ساتھ سبھی کا ہوش اڑاتی ہوئیں نحل کا بازو پکڑ کر اسٹیج کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"تم کیوں منہ بنائی ہوئی گھوم رہی ہو؟"

تبریز نے بلیو کلر کے فراک میں ملبوس تیار سی، مگر سڑا سا منہ بنائے گھومتی ہانیہ کو روکتے ہوئے پوچھا تھا

مجھے لگا تھا، یہ پروگرام میرے برتھ ڈے کی خوشی میں بن رہا ہے، مگر ابھی پتہ چلا کہ یہ سب نحل بھائی کی انگیجمنٹ کے لئے تھا کسی کو تو میں یاد ہی نہیں، نا ہی کسی نے وش کیا اور نا ہی گفٹ دیا"

ہانیہ روہانسی سی تپ کر کہہ رہی تھی

"ہیپی برتھ ڈے ہانیہ"

اس سے پہلے کہ تبریز کچھ کہتا اپنے پیچھے سے آتی اواز پہ وہ دنوں ہی حیرت سے مڑے تھے

جہاں مسکراتی ہوئی یسیرہ ہاتھ میں بڑا سا گفٹ پیک لئے کھڑی تھی۔

اسے دیکھ تبریز کو زور سے ہچکی آئی تھی

"انہیں کس نے یہاں بلایا"

تبریز نے دھیمے سے پریشان سے لہجہ میں بڑبڑایا

جسے صرف پاس کھڑی ہانیہ ہی سن پائی تھی

"وہ دراصل مجھے لگا کہ پارٹی میرے برتھ ڈے کے لئے ہیں اس لئے میں نے انہیں انوائٹ کر لیا تھا"

ہانیہ نے تبریز سے زیادہ پریشانی سے بڑبڑایا تھا

جس پر تبریز دانت پیس کر رہ گیا تھا

"تم دونوں یہ کانا پھونسی کیوں کر رہے ہو؟"

یسیرہ نے ان دنوں کو تیکھی نظروں سے گھورتے پوچھا

"وہ میں کہہ۔۔رہی تھی۔۔تھینک یو سو مچ یسیرہ۔۔مگر اس کی کیا ضرورت تھی"

ہانیہ فوراً ہکلا کر کہتی یسیرہ گفٹ کے گئی تھی

یسیرہ ہانیہ کے جواب میں کچھ کہتی کہ وہ تینوں تالیوں کی آواز پہ چونک اٹھے تھے، جہاں سبھی مہمان سٹیج کے جانب رخ کئے خوشی سے تالیاں پیٹ رہئے تھے۔

"تم تو یہاں ہو، تو پھر یہ تالیاں کس کے لئے بجا رہئے ہیں؟"

یسیرہ نے کہتے ہوئے سٹیج کی جانب دیکھا تھا جو دوری کے سبب صاف نظر نہیں آرہا تھا

"وہ۔۔بب۔۔بات۔۔ سنیں۔۔"

تبریز نے یسیرہ کو اسٹیج کے جانب بڑھتے دیکھ گھبرا کر روکنے کی کوشش کی جس نے تبریز کی جانب دھیان تک نہیں دیا تھا

اور پھر تبریز نے اسے ساکت ہو کر رکتے دیکھا

جس پر تبریز نے بھی اسٹیج کی جانب دیکھا جہاں نحل مسکراتا ہوا،

رومیصا کو انگوٹھی پہنا رہا تھا

"وہ یہ سب اچانک۔۔"

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میں یہ پہلے سے جانتی تھی اور میں خوش ہوں کہ اب میں بھی آزاد ہو سکتی ہوں"

تبریز نجانے کیوں ساکت سی یسیرہ کو وضاحت دینے کی کوشش کر رہا تھا,

یسیرہ اس کی بات کاٹتی سپاٹ سا بولی تھی

جس پر تبریز ہونک سا منہ کھولے یسیرہ کو دیکھا گیا تھا

جو کہہ کر نہایت مطمئین سی پلٹ کر جا رہی تھی

____*____*___*____

"Congratulations sir"

وہ تبریز کے ساتھ جیسے ہی اندر داخل ہوا

اس کے اوپر جیسے پھولوں کی پتیوں کی بارش کرتے ہوئے ورکرز نے اس کا استقبال کیا

"سر اینگجمنٹ مبارک ہو"

سبھی امپلائز نہایت خوشی سے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے نہایت جوش و خروش کے ساتھ اسے مبارک باد پیش کر رہے تھے

جسے نحل نہایت مشکل سے دانت پہ دانت جمائے برداشت کرتا رہا تھا،

"منگیتر مبارک ہو ڈیئر برو"

بھیڑ کے ہٹتے ہی حدید خان نے سامنے آتے ہوئے اسے مبارک باد دی۔

جسے اپنے اندر ابھرتے اشتعال پر بند باندھتے ہوئے وہ خاموشی سے مگر سرد نظروں سے حدید خان کو دیکھ کر آگے بڑھا جہاں سامنے ہی ہاتھ میں بکے تھامی یسیرہ کو دیکھ اس کے قدم رکے تھے

"Congratulations for your engagement"

یسیرہ مسکرا کر مبارک باد دیتی اسے بکے تھما گئی تھی۔

جس پر نحل اندر تک جیسے جھلس اٹھا تھا

"تمہیں تائی امی کو سچائی بتا دینی تھی نحل"

نحل جو یسیرہ کو جلتی نگاہوں سے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا،

اسے اس طرح دیکھ تبریز نے افسوس سے کہا تھا

"تمہیں کیا لگا میں نے بتائی نہیں ہو گی؟"

"تم نے بتائی تھی؟اور پھر بھی؟"

تبریز کے پوچھنے پر اسے سکینہ بیگم سے کیا گیا مکالمہ یاد آیا

("امی میں یہ منگنی نہیں کر سکتا"

سکینہ بیگم جو اسے بازو پکڑ کر لے کر اسٹیج کی جانب بڑھی تھی،

نحل کے کہنے پر جیسے وہ ٹھٹھک کر رکی تھی

"مگر تم نے ہی تو کہا تھا کہ رومیصا تمہیں پسند ہے"

"ہاں وہ اچھی ہیں تو میں کیسے کہتا کہ وہ پسند نہیں ہے میرے خیال سے اسے سب ہی پسند کرتے ہیں، مگر اس کا مطلب تو یہ نہیں نا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا"

وہ محتاط گھبرائے لہجہ میں کہہ رہا تھا

"تو پھر کس سے کرنا چاہتے ہو شادی؟"

"وہ۔۔ مم۔۔ میرا۔۔ نکاح بچپن میں ہی گئی تھی امی"

سکینہ بیگم کی سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ ہکلایا تھا

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

"وہ۔۔ غلطی ہو گئی معاف کر دیں۔۔"

"اب کیا کروں میں تم بتاو؟، سارے مہمان جانتے ہیں کہ رومیصا سے تمہاری منگنی ہونے والی ہیں، اگر ابھی جا کر تم منع کر دوں گے تو جانتے ہو نا کہ بچی کی کتنی بے عزتی ہو گی؟"

"ت۔۔ تو میں کیا کروں"

"اس وقت خاموشی سے وہی کرو جو میں کہہ رہی ہوں، بعد میں اس معاملے میں دیکھے گے کہ کیا کریں؟"

"ٹھٹ۔۔۔ ٹھیک ہے"

"ویسے تمہاری منکوحہ وہ تمہاری سیکریٹری تو نہیں جو گھر آئی تھی؟

"نہیں بلکل بھی نہیں"

سکینہ بیگم کے ناگواری سے پوچھنے پر وہ صاف منع کر گیا تھا،

وہ ایک ساتھ دو دو مصیبت نہیں مول لینا چاہتا تھا)

"اس سے پتا چلتا ہے کہ تائی امی کو بھا بھی بلکل بھی پسند نہیں، ویسے میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ تائی امی کو قطعی فرق نہیں پڑھتا کہ تم نکاح شدہ ہو، دیکھنا وہ رومیصا سے تمہاری شادی کرواکر ہی رہیئے گیں"

تبریز کے کہنے پر نحل نے اسے بری طرح گھورا تھا،

"آج کل سچ کا تو زمانہ ہی نہیں رہا"

اس کے گھورنے پر تبریز نے جیسے دہائی دی تھی

____*_____*____*____*____

"Congratulations for your engagement sir"

یسیرہ جو آفس روم میں کافی کی ٹرے لئے داخل ہو رہی تھی، کہ نحل نے غصے سے کہتے ہوئے اس کے قدموں میں گلابی پھولوں سے سجا بکے پھینکا تھا

جو اگلے ہی پل یسیرہ کے قدموں کے پاس گرتے ہوئے اپنے غلاف سے نکل کر فرش پہ بکھر گئے تھے

اپنی جگہ ٹھٹھک کے رکتی یسیرہ نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا تھا،

جو غصے میں نظر آ رہا تھا

"انگیجمنٹ تم نے کی اور غصہ مجھ پر کیوں دیکھا رہے ہو؟"

یسیرہ کے تلخ لہجہ پہ وہ کچھ کہتا کہ ڈور ناک کی آواز پہ وہ دونوں ڈور کی جانب متوجہ ہوئے جہاں حدید دروازا کئے کھڑا تھا

اس نے کمرے کی اندر موجود سنگین سے ماحول کو صاف محسوس کیا تھا

"مس یسیرہ کین یو ہیلپ می؟"

حدید نے ایک نظر فرش پہ بکھرے پھولوں کو اور غصے سے سرخ چہرہ لئے نحل کو دیکھ یسیرہ سے مخاطب تھا،

جو پریشان سی نظر آ رہی تھی

"یس سر آفکورس"

یسیرہ نے فورا مسکراتے ہوئے کہا تھا

"یسیرہ کہی نہیں جائے گی، تم دیکھ ہی سکتے ہو کہ ہم ابھی بزی ہے"

نحل جو یسیرہ کے فورا مسکرا کر ہامی بھرنے پر مزید غصے میں آیا تھا،

چل کر یسیرہ تک جاتا جاتی ہوئی یسیرہ کا بازو پکڑ کر روکتا حدید سے سرد لہجہ میں مخاطب ہوا۔

اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے یسیر جو ٹرے تھامی تھی اس پہ رکھی کافی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگایا تھا

"ہاں میں دیکھ ہی رہا ہوں کہ تم اسے دھمکا رہے ہو"

حدید نے بھی سرد انداز میں نحل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر نحل کا غصہ تو جیسا آسمان تک پہنچا تھا

"تم سے مطلب وہ میری۔۔"

نحل شدید اشتعال میں مزید آگے کچھ کہتا یسیرہ اس کی بات کاٹتی حدید سے بولی

"سر آپ جائے میں آتی ہوں"

یسیرہ کے کہنے پر جیسے حدید نا چاہتے ہوئے بھی نحل کو سرد نظروں سے گھورتا وہاں سے گیا تھا

"آخری تم چاہتے کیا ہو؟، یہ میرا ورک پلیس ہے نحل میں تمہاری وجہ سے تذلیل برداشت نہیں کر سکتی، سمجھے تم، اور پھر اب تو تم انگیجمنٹ کر چکے ہو اور شادی بھی کرنے والے ہو تو۔۔"

حدید کے جانے کے بعد وہ بلا ئنڈز گراتے ہوئے، نحل کی جانب متوجہ ہوتی ہوئی سپاٹ لہجہ میں بولی،

اس کے لہجہ میں غصہ صاف محسوس کیا جا سکتا تھا

"اور اس سے تمہیں فرق نہیں پڑھتا؟"

نحل نے جیسے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا

"تمہارے فرق پڑھنے سے کیا مطلب تھا کہ میں گڑگڑاتی ہوئی تمہارے پیروں میں جا گرتی اور بھیک مانگتی کہ میرے علاوہ کسی اور سے شادی مت کرو۔۔۔ مگر سن لو کہ ہاں مجھے کوئی فرق نہیں پڑھتا"

یسیرہ نے جیسے استہزاء انداز میں چبا کر کہا،

جسے سن کر اگلے ہی پل نحل نے ہاتھ میں موجود مگ کو فرش پر پورے طیش سے پھینکا تھا،

نحل کے اس اچانک شدید اشتعال کے اظہار پر یسیرہ سہم کر پیچھے ہٹی تھی

"آخر تمہیں فرق پڑھے گا بھی کیوں؟، تمہیں تو اس حدید خان نے پرپوز کیا ہے نا تم نے تو اس کے ساتھ زندگی گذارنے کے وعدے اور وعید کئے ہوگے"

نحل غرایا تھا جیسے

"صحیح کہا"

یسیرہ نے جیسے جواب دے کر نحل کا غصہ مزید بڑھایا تھا

"تم میرے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی غیر مرد کے ساتھ اس طرح کا تعلق کیسے رکھ سکتی ہو؟"

نحل کل آگے بڑھ کر یسیرہ کو کہنی سے پکڑ کر اسے سختی سے دیوار کے ساتھ لگاتا بولا تھا

جس کے سبب یسیرہ کا سر کا پچھلا حصہ دیوار سے زور سے ٹکرایا تھا،

"تو کس نے کہا تمہیں اپنے نکاح میں رکھنے کے لئے، چھوڑ دو مجھے"

درد بھری کراہ کو ضبط کرتے ہوئے،

وہ نحل کے آنکھوں میں دیکھ دو بدو بولی

تم انتہائی گھٹیا اور بری عورت ہو"

نحل نے کہتے ہوئے اشتعال سے اپنا ہاتھ یسیرہ کے سائڈ دیوار پہ پوری طاقت سے مارا تھا، جس پر یسیرہ بری طرح سہم کر سمٹی تھی

"ہاں ہوں تو؟، طلاق کیوں نہیں دے دیتے"

مگر ڈھٹائی سے دو بدو جواب دینا نہیں بھولی

"تاکہ تم جا کر اس حدید کے ساتھ شادی کر لو"

"جب جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے ہو؟"

یسیرہ کے اس جواب پہ تو جیسے نحل کا دماغ غصے کی شدت کے بنا پر آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا

"اس سے بہتر تو یہ ہو گا کہ میں تمہیں جان سے مار دوں۔۔۔"

نحل سرخ ہوتی آنکھوں سے جھلستے لہجہ میں کہتے ہوئے یسیرہ کا گردن پکڑ کر دیوار سے لگایا تھا

"میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، تم ہمیشہ میرے نام سے لٹکتی رہوں، آج کے بعد تم میرے دل سے اتر گئی ہو، میں نا تمہیں اپناوں گا اور نا ہی چھوڑوں گا، اگر آج کے بعد مجھ سے چھوڑنے کے متعلق کہا تو قسم ہے خدا کی تمہیں میں جان سے مار دوں گا"

نحل یسیرہ کہ گردن دبوچے نہایت سنگین، غضیلے لہجہ میں کہتا یسیرہ کی گردن جھٹکے سے چھوڑ گیا تھا،

پھر پلٹ کر سامنے آتی ہر چیز کو بوٹ سے ٹھوکر مارتا وہ وہاں سے نکل گیا

_____*_____*_____*_____*_____

وہ غصے کی شدت کی بنا عمارت کے ٹیریس پہ چلا آیا تھا،

غصے بھری لمبی لمبی سانسیں ہوا کے سپرد کرتا جیسے وہ اپنے غصے کو کم کرنا چاہ رہا تھا کہ تبھی اس کا سیل فون بج اٹھا

"ہیلو مسٹر نحل خان، میں نے آپ کی سکیرٹری کو کئی مرتبہ کال کیا مگر مس یسیرہ کا سیل فون آف بتا رہا تھا اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"

یاسر کمال کی کال تھی جسے وہ لب بھینچے سنا گیا تھا

"کوئی بات نہیں بتائے کیا بات ہے؟"

وہ واپس پلٹ کر آفس ائیرے کی جانب جاتا پوچھ رہا تھا

"آپ کو ہمارے فیکٹری کے کنسٹرکشن ائیرے کی وزٹ کرنا ہے، میں نے مس یسیرہ کو لوکیشن سینڈ کر دی ہے، وہاں آپ کا انجینئر منتظر ہے"

"ٹھیک ہے، میں نکلتا ہوں ابھی"

وہ ہامی بھرتا اندر داخل ہوا تھا

جہاں سامنے ہی یسیرہ کو فائل لئے حدید کے ساتھ کچھ ڈسکس کرتے دیکھ وہ رکا تھا

کیا واقعی یسیرہ کو کچھ فرق نہیں پڑتا تھا؟

کسی بھی چیز سے،

اس کی محبت، ناراضگی یا نفرت سے بھی نہیں،

"اتنے غصے سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہیں، بھابھی حدید خان کی ہیلپ کر رہیں ہیں"

اس کے قریب ہی آکر کھڑے ہوتے تبریز نے کہا تھا

"بھلا کیا ہیلپ کر رہی ہوں گی ایک سیکرٹری اپنے قابل باس کی"

اس نے پر تپش لہجہ میں کہا

"تم نہیں جانتے نا کہ وہ تمہارے اور حدید خان کے آنے سے پہلے یہاں کی جنرل ڈائریکٹر تھیں، بلکہ ابھی بھی ہیں شاید اور ساتھ ہی تمہاری سیکریٹری کے فرائض بھی انجام دیتی ہیں"

"اگر وہ پہلے ہی ایک بڑے پوسٹ پہ تھیں تو سیکریٹری بننے کی کی ضرورت تھی؟"

تبریز کے اس انکشاف پہ وہ حیران ہوا تھا

"نہیں جانتا یہ تو تمہارے اور حدید خان کے آنے کے بعد ہی ہوا، شاید احسان خان نے کہا ہو ایسا بھابھی سے"

تبریز نے جیسے سوچتے ہوئے کہا تھا

"ویسے حدید خان تو یہاں مجھ سے پہلے سے ہو گا نا؟"

"نہیں وہ بھی ابھی ابھی جوئن ہوا ہے جب سے تم نے جوئن کیا، کیونکہ وہ ابھی تو آیا ہے فارن سے اپنی ایجوکیشن مکمل کر کے"

وہ ایک عام سی سیکرٹری کیوں بنی؟

تبریز کی بات سن کر اس کے

دماغ میں سوال کے ساتھ ہی جیسے کچھ تازہ ہوا تھا

("یسیرہ آپ آج سے نحل کی سیکرٹری ہیں"

"لیکن گرینڈ پا میں چاہتا ہوں کہ مس یسیرہ میری سیکرٹری بنے"

"یس سر مجھے بھی حدید سر کی سیکرٹری بن کر خوشی ہو گی، کہ میں کسی قابل شخص کی سیکرٹری ہوں")

اس کے ساتھ ہی جیسے وہ سمجھ چکا تھا کہ یسیرہ حیات اپنی اعلی پوزیشن چھوڑ کیوں سیکرٹری بننا چاہتی تھی۔

یقیناً اس کی وجہ حدید ہو گا، وہ حدید کی سیکریٹری بننا چاہتی تھی،

مگر بیچ میں نحل چانک ہی ٹپک پڑا تھا

جس کے سبب یسیرہ کا پلان فلاپ ہو گیا تھا۔

حدید خان۔۔

وہ حدید خان کو دیکھتے ہوئے لب بھینچا تھا۔

کل بھی یسیرہ نے اس کے اور حدید خان میں سے حدید خان کو چنا تھا

اور آج بھی حدید خان کو ہی چنا۔۔

وجہ صاف تھی حدید خان کی امارت و دولت۔۔

حدید خان اپنی دولت و جائداد سے دنیا بھر کی ساری نعمتیں اس کے قدموں میں ڈھیر کر سکتا تھا

جو وہ نہیں کر سکتا تھا،

کل بھی تو اس نے اسے اسی وجہ سے ٹھکرایا تھا

"تو تمہاری قیمت دولت و جائداد سے ہے، تم اس کی ہو گی جو زیادہ مالدار ہو گا تو آج میں خود سے

وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہی تمہیں منہ مانگی قیمت پہ خریدوں گا یسیرہ حیات"

اس نے جیسے جھلستے اعصاب کے ساتھ خود سے عہد کیا تھا

"مس یسیرہ حیات ہمیں کنسٹرکشن سائیڈ جانا ہے"

نحل کے سرد سپاٹ تحکم بھرے لہجہ پہ سبھی نے اسے مڑ کر حیرت سے دیکھا تھا،

جو نہایت سرد تاثرات چہرے پہ سجائے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا

اسے پہلی مرتبہ اس لہجہ میں کہتے امپلائز نے سنا تھا

"لوکیشن سینڈ کرو مجھے اور کسی دوسری گاڑی میں آؤ"

اکھڑ تحکمانہ لہجہ تھا اس کا،

نحل کے پیچھے بھاگ کر اس کی گاڑی تک جاتی یسیرہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا،

جس کی گاڑی اگلے ہی پل زن سے گزری چلی گئی تھی۔

---*----*-----*----*---

جب یسیرہ کنسٹرکشن سائیڈ پہ ہانپتی ہوئی پہنچی تو نحل یلو کلر کا سیفٹی ہیلمٹ پہنے انجینئر سے باتوں میں مصروف تھا،

اگلے ہی پل نحل انجینئر سے بات کرتا ہوا چل رہا تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی تھی

اور ہیلمٹ سر پہ پہنے لگی تھی جو اس کے آتے ہی کسی ورکر نے تھمایا تھا

"کیا ہوا؟"

نحل کے رک کر اسے سرد سی نظروں سے گھورنے پر یسیرہ بے ساختہ گڑبڑائی تھی

"مس یسیرہ حیات کیا آپ سیکریٹری کے مینرز جانتی ہیں؟، آئندہ آپ صرف ایک سیکریٹری ہو گی یہ یاد رکھئے گا"

اس کے تنبیہہ لہجہ اور آنکھوں میں اتنی اجنبیت در آئی تھی کہ یسیرہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

نحل کے انجینئر کے ساتھ آگے بڑھ جانے پر وہ دھیرے سے اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔

وہ تھرڈ فلور پہ تھے انجینیر اسے اپنا منصوبہ بتا رہا تھا،

جسے وہ نہایت دھیان سے سنتا مڑا تھا،

ان کے پیچھے ہی یسیرہ تھی جو تین سیڑھیاں اوپر کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔

انجینئر کے بتائے ہوئے ائیرئے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے اس کی نگاہ یسیرہ کی جانب گئی تھی،

جو بدستور اپنی جگہ کھڑی تھی،اور نجانے کیوں سر جھٹک رہی تھی،

وہ اس پر سے اگلے ہی پل نظریں ہٹا جاتا کہ کچھ غیر معمولی سا اسے یسیرہ میں محسوس ہوا تھا،

جو اگلے ہی پل آنکھیں بند کرتے ہوئے سامنے کی جانب لہرائی تھی،

یسیرہ کو دیکھتے نحل کا دل جیسے لمحہ بھر کے لئے رکا تھا،

اس سے پہلے کہ وہ گرتی اگلے ہی پل وہ بھاگ کر جاتا اسے سنبھال کر اپنے بازوؤں میں اٹھا گیا تھا

"یسیرہ کیا ہوا؟،اپنی آنکھیں کھولو"

وہ پریشان سا یسیرہ کو پکارتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھا تھا،

تاکہ اسے ہاسپٹل لے جائے،

مگر یسیرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

____*____*___*___

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر سب ٹھیک تو ہے؟،یہ اچانک بے ہوش کیوں ہو گئی تھی؟"

"شدید اسٹریس لینے کے سبب ان کی یہ حالت ہوئی ہیں،انہیں کچھ دنوں تک مکمل آرام کی ضرورت ہے،ان کے ہوش میں آتے ہی آپ انہیں لے جا سکتے ہیں"

نحل کے بے قراری سے پوچھنے پر ڈاکٹر تسلی دیتا ہوا چلا گیا تھا

کیا دوسروں کو اسٹریس دینے والی خود بھی اسٹریس لے سکتی تھی؟

نحل حیران سا یسیرہ کے قریب جاتا بے ہوش سی یسیرہ کو دیکھ سوچ رہا تھا۔

آخر کس چیز کا اسٹریس لیا تھا یسیرہ نے؟

جو وہ اس طرح اچانک ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔

نحل پریشان نظروں سے اسے دیکھتا اپنا ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اس کے چہرے پہ گرتے بالوں کو پیچھے کر گیا تھا

کاش کہ تم ایسی نا ہوتی یسیرہ۔۔

کاش کہ ہم ایک نارمل کپل کی طرح نارمل زندگی گزار پاتے۔۔

کاش کہ تمہیں مجھ سے محبت ہوتی۔۔

نحل افسردگی سے سوچتا اس کے رخسار کو نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلایا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا ہاتھ کھینچتا تبھی یسیرہ نے کروٹ لی تھی،

جس کے سبب نحل کا ہاتھ یسیرہ کے رخسار کے نیچے دب گیا تھا۔

وہ دھیرے سے اپنا ہاتھ نکلنا چاہ رہا تھا کہ یسیرہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سر مزید آگے کرتے ہوئے اس کے بازو پہ سر رکھ گئی تھی،

جس کے سبب نحل کو جھکنا پڑا تھا۔

ترجھے ہو کر کھڑے نحل نے ایک اور مرتبہ کوشش کی کہ اپنا بازو یسیرہ کے سر کے نیچے سے نکال سکے مگر یسیرہ مزید کسمساتے ہوئے،

نحل کے بازو پہ گرفت مضبوط کرتی، اپنا سر مزید آگے سرکا گئی تھی۔

کئی گھنٹے گزرنے کے بعد جب یسیرہ نے مندی مندی سی آنکھیں کھولیں پہلے تو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں تھی؟

پھر پوری آنکھیں کھلنے کے بعد اسے بری طرح جھٹکا لگا تھا۔

وہ نحل کے ساتھ نحل کے بازو پہ سر رکھ کر سوئی تھی۔

اگلے ہی پل وہ جھٹکے سے نا صرف اٹھ بیٹھی بلکہ بیڈ سے دور جا کھڑی ہوئی تھی۔

"تم اٹھ گئی؟"

نحل یسیرہ کے جھٹکوں پہ اٹھ بیٹھا تھا اور خشک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

"تمہیں بچانے کی سزا بھگت رہا ہوں"

یسیرہ کے مشکوک لہجہ پہ نحل نے بھنا کر کہا تھا

"کاش کہ جب تم بے ہوش ہو کر گر رہی تھی تو نا پکڑا ہوتا، تھرڈ فلور سے گر کر تو بچنے کے بھی چانس نا ہوتا تمہارا"

"تم چاہتے ہو کہ میں مر جاؤں"

"بلکل کیا تو پھر تم مر جاؤں گی؟"

نحل کے بے نیازی سے کہنے پر یسیرہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا

"میں نے تو یوں ہی کہا تھا"

مگر اگلے ہی پل جب نحل نے اسے دوبارا آنکھیں بند کر کے تیورا کر گرتے دیکھا،

بے ساختہ بوکھلا کر کہتا ہوا اسے دوڑ کر تھاما تھا

نہایت پریشانی سے وہ بے ہوش سی یسیرہ کو بیڈ پہ لٹاتا اگلے ہی پل پورے ہاسپٹل کے ڈاکٹرز پہ برس رہا تھا

"آپ لوگوں نے تو کہا تھا کہ صرف اسٹریس ہے، یہ کیسا اسٹریس ہے کہ جس میں وہ بار بار بے ہوش ہو جا رہی ہیں؟، آپ لوگ ڈاکٹر ہو کہ بھٹیارے ہو؟، اے ٹو زیڈ ٹیسٹ کروا کے مکمل چیک اپ کریں"

نحل کے بپھرے لہجہ میں کہنے پر اسے تسلی دیتے ہوئے اگلے پورے چوبیس گھنٹہ یسیرہ کے ٹیسٹ میں گئے تھے

"سر وہ ایک دم فٹ ہے بس۔۔۔"

"پھر سے اسٹریس کا نام بھی مت لیجئے گا، بیماری بتائیں کہ اسے کیا ہوا ہے جو وہ بے ہوش ہو جا رہی ہیں بار بار"

ڈاکٹرز نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا،

آخر وہ کیوں چاہتا تھا کہ ان کی فٹ پیشنٹ جو صرف شدید اسٹریس کے سبب بے ہوش ہو رہی تھی، اس کی بیماری زبردستی پیدا کریے۔

"سر انہیں سیریبرل ہیمس فیئر اسٹریس ڈیسز ہیں"

تبھی ان میں سے ایک ڈاکٹر پورے اعتماد سے ایک تازہ ترین مصنوعی بیماری کا نام ایجاد کرتے ہوئے بولا جسے سن کر نحل کے چہرے کا رنگ اڑا تھا

"اس بیماری سے وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا؟"

"بلکل، وہ بیماری کے فرسٹ اسٹیج پہ ہے، ہماری میڈیسن کا کورس اور مکمل آرام انہیں ایکدم صحت مند کر دے گا"

ڈاکٹر کے اتنے پر اعتماد انداز میں کہنے پر نحل کا خوفزدہ ہوتا دل جو اتنی خطرناک بیماری کا نام سن کر ہی کانپ اٹھا تھا مطمئین ہوا

"میں اس کا پورا پورا خیال رکھوں گا"

تھینک یو سو مچ ڈاکٹر"

وہ ڈاکٹر کا شکر ادا کرتے ہوئے یسیرہ کو ڈسچارج کرا لایا تھا۔

"کیا تمہیں گاؤں چھوڑ دوں، کچھ دن چھٹی لے کر وہاں آرام کرو"

"نہیں ابو پریشان ہو جائے گے، مجھے ہاسٹل چھوڑ دو"

"تمہیں آرام کی ضرورت ہے"

"ہاں تو کیا ہوا کر لوں گی"

یسیرہ کے لاپرواہی اسے سخت زہر لگی تھی

"مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟"

اگلے ہی پل ہوٹل کے سامنے گاڑی رکتے دیکھ یسیرہ نے بے ساختہ پوچھا تھا

"تمہیں مکمل آرام کی ضرورت ہے،اور تم اپنے گھر نہیں جانا چاہتی تو پھر یہاں تمہارا خیال میرے علاوہ اور کون رکھے گا؟"

"مگر تم تو یہ چاہتے تھے کہ میں مر جاؤں"

"اب بھی چاہتا ہوں"

نحل نے خشک لہجہ میں کہا تھا

"تو پھر یہ دیکھاوا کیوں کر رہے ہو؟"

"کیونکہ تم اس دنیا میں میرا واحد رشتہ ہو، جس کا خیال مجھے ناچاہتے ہوئے بھی رکھنا ہو گا، میں نہیں چاہتا کہ اماں جو تمہیں بے حد چاہتی تھی یہ جان کر مجھ سے ناراض ہو جائے کہ جب تمہیں ضرورت تھی تو میں نے تمہارا ساتھ کیوں نہیں دیا"

نحل کے ضبط بھرے لہجہ پر اب کی مرتبہ یسیرہ مزید کچھ کہے بغیر رخ موڑ گئی

"ہاں تبریز یار میں آج رات گھر نہیں آپاوں گا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد ہوٹل کے روم میں نحل سیل فون کان سے لگائے کہہ رہا تھا،

اور ایک نگاہ سوئی ہوئی یسیرہ پر ڈالا تھا

"بلکہ شاید ایک ہفتے تک گھر نا جاپاوو وہ دراصل۔۔"

وہ تبریز کو ساری بات بتایا گیا تھا

اسے فون رکھے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ ڈور بیل کی آواز پہ وہ دروزے کی جانب بڑھا، وہ جانتا تھا کہ دروازے پہ یقینا تبریز ہو گا، جسے اس نے کپڑے اور ضرورت کا سامان لانے کے لئے کہا تھا مگر دروازہ کھولنے پر نحل کے دیوتا کوچ کر گئے تھے

کیونکہ سامنے ہی سکینہ بیگم غصے کے ساتھ کھڑی نظر آئی جو دروازہ کھلتے ہی اگلے پل کمرے میں گھسی تھیں

"کہاں ہے وہ لڑکی جس کے ساتھ تم اس ہوٹل میں رکے ہو؟"

سکینہ بیگم کے غصے سے کہنے پر وہ بری طرح بوکھلایا تھا اور ان کے پیچھے آتے تبریز کو دیکھا جو قطعی رونی صورت بنائے ہوئے تھا

"تو یہ ہے تمہاری منکوحہ؟، کیا اسی سے نکاح کرنا تھا تمہیں"

اگلے ہی پل وہ بیڈ روم میں گھسی تھیں جہاں یسیرہ کو دیکھ وہ سخت ناپسندیدگی سے بولیں

یسیرہ جو شور شرابہ کی آواز سے اٹھ بیٹھی تھی،

ناسمجھی سے انہیں دیکھ ان کے پیچھے سہمے ہوئے سے کھڑے نحل اور تبریز کو دیکھا تھا

"ویسے کیا گھر چھوڑ دیا ہے اس کے لئے؟"

"نن۔۔ نہیں امی وہ یسیرہ بیمار ہے اور یہاں اس کا خیال رکھنے کے لئے کوئی نہیں تو اس لئے۔۔"

سکینہ بیگم کے تیکھے تیوروں سے پوچھنے پر نحل گھبرا کر ہکلاتے ہوئے وضاحت دے رہا تھا

"تو گھر لے آتے، اس ہوٹل میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ مجھے یہ چلتر باز قسم کی لڑکی بلکل پسند نہیں ہے مگر اپنے بیٹے کے لئے میں برداشت کرلوں گی"

"جج۔۔۔جی ٹھیک ہے"

یسیرہ حیرت سے سکینہ بیگم اور نحل کو دیکھی گئی تھی۔

اور سکینہ بیگم کے اپنے بارے میں اظہار خیال سن کر تو جیسے وہ بری طرح جل اٹھی تھی

"میں کہی نہیں جاؤں گی"

یسیرہ نے فوراً تنک کر کہا تھا

جس پر سکینہ بیگم نے اسے گھور کر دیکھا تھا

ان دنوں کو ایک دوسرے کو ٹیپکل ساس بہو کی طرح گھورتے دیکھ تبریز اور نحل بری طرح گھبرائے تھے

"امی آپ جائے میں یسیرہ کو لے کر آتا ہوں"

"ہاں ہاں چلیں تائی امی"

"میرے معصوم سے بچے کے لائق تو یہ لڑکی بلکل بھی نہیں ہے"

نحل اور تبریز کے گھگھیانے پر سکینہ بیگم یسیرہ کو سخت ناپسندیدگی سے گھورتی چلی گئی تھی

"میں اس عورت کے گھر ہر گز نہیں جاؤں گی"

سکینہ بیگم کے آخری جملے پہ تو یسیرہ بری طرح تپ اٹھی تھی

"وہ عورت میری ماں جیسی ہے، جب مجھے ساری دنیا نے ٹھکرا دیا تھا یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی تو اس عورت نے مجھے سہارا دیا، وہ عورت میرے لئے بہت اہم ہے"

نحل کے سنجیدہ لہجہ میں کہنے پر یسیرہ سن کر بڑا بڑا کر کچھ کہتی سر جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

_____*_____*____*____

تغلق ہاؤس میں اتنے سارے افراد رہتے تھے کہ مزید روم کے ہونے گنجائش ہی نہیں تھی، اور یوں بھی سکینہ بیگم کے مطابق وہ نحل کی بیوی تھی سو نحل کے کمرے میں ہی اس کے رہنے کا انتظام ہوا تھا

اس کے تغلق ہاؤس آئے ابھی دو سکینڈ نہیں ہوئے تھے، کہ اگلے ہی پل پورا گھر نحل کے کمرے میں نحل کی بیوی دیکھنے کے لئے امڈ آیا تھا۔

جن میں سے کچھ اگر یسیرہ کو دیکھ خوش ہو رہے تھے تو کچھ اسے ناپسند کر رہے تھے، ناپسند کرنے والے خصوصا وہ لوگ تھے جنہیں رومیصا سے ہمدردی ہو رہی تھی،

اس ملنے ملانے کا سلسلہ تین چار گھنٹے تک چلتا رہا تھا جسے یسیرہ نے نہایت تحمل سے برداشت کیا تھا۔

کمرہ کے خالی ہوتے ہی جیسے وہ اپنا تحمل کھوتی سخت برا منہ بنائے تکیہ پہ گری تھی۔

آخر وہ اس چڑیا گھر میں کیسے رہ رہا تھا؟

یسیرہ نے ابھی ابھی واش روم سے کپڑے تبدیل کر کے نکلتے نحل کو دیکھ سوچا تھا

"بھائی یہ یسیرہ کے لئے ہیں۔۔"

تبھی دروازہ ناک کرنے پر نحل کی اجازت پہ اندر داخل ہوتی ہانیہ نے مسکرا کر یسیرہ کو دیکھ کہا تھا اور نحل کو ٹرے تھمایا

"اور ہاں سب آپ کا نیچے ڈنر کے لئے ویٹ کر رہے ہیں"

جاتے جاتے ہانیہ اس سے بول گئی تھی جس پر وہ سر ہلا گیا تھا

"کھانا کھا کر میڈیسن لے لو"

نحل سائڈ ٹیبل پہ ٹرے رکھتا اس سے مخاطب ہوا تھا جو آنکھیں بند کئے سونے کے موڈ میں نظر آ رہی تھی

"مجھے نہیں کھانا اور نا ہی میڈیسن لینی ہیں"

یسیرہ نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا تھا

"کیوں نہیں کھانا اور نا ہی میڈیسن لینی ہے؟"

"کیونکہ میرا موڈ نہیں ہے"

یسیرہ کے موڈ کے بابت جان کر تو جیسے نحل کا دماغ جل اٹھا

"تمہیں جلد از جلد ٹھیک ہونے کے لئے میڈیسن کی ضرورت ہے اور میڈیسن کے لئے پہلے کھانا ضروری ہے"

"تمہیں کیوں اتنی فکر ہو رہی ہے میری؟"

نحل کے تحمل سے کہنے پر یسیرہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس دیکھ پوچھا

"فکر اس لئے ہو رہی ہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں تم زندہ رہو اور اب میری نفرت دیکھو کیونکہ محبت اور نرمی کا ملاحظہ تو تم کر ہی چکی ہو، اب نفرت کا بھی ملاحظہ کر لو"

"مجھے کچھ نہیں کھانا سنا تم نے"

نحل کے طنزیہ انداز پہ وہ تیکھے نظروں سے گھورتی سختی سے کہتی دوبارہ آنکھیں بند کر گئی تھی

"پھر مجھے کھلانا بھی اچھے سے آتا ہے، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہیں زور زبردستی اپنے ہاتھ سے کھلاؤں اگر تم ایسا چاہتی ہو تو میں ایسا بھی کروں گا"

اگلے ہی پل نحل اسے بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بیٹھاتا ہوا طنزیہ لہجہ میں بولا

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی"

نحل کے طنزیہ وہ بری طرح تپ کر بولی

"تو پھر اٹھو اور اپنے ہاتھوں سے کھانا کھاؤ"

نحل کے اب کی مرتبہ تحکمانہ لہجہ میں کہنے پہ وہ اٹھ بیٹھی تھی

اس کے ڈنر ختم کرنے کے بعد سر پہ کھڑے نحل نے اس کی ہتھیلی پہ ٹیبلٹس نکال رکھی۔

جسے ناراضگی سے دیکھتی وہ پانی کے ساتھ نگل گئی تھی۔

"اب اپنے دماغ کو خالی کر کے آرام سے سو جاؤ"

یسیرہ کے ہاتھ سے خالی گلاس لیتے ہوئے نحل نے کہا تھا

"تم کہاں سوں گے؟"

"بیڈ پر ہی"

گلاس سائیڈ ٹیبل پہ جگ کے ساتھ رکھتا نحل اس کے سوال پہ اس کی جانب مڑتا بولا

"تو پھر میں صوفے پر سوں گی"

یسیرہ کہتی ہوئی تکیہ اٹھا گئی تھی، اور صوفے کی جانب بڑھی

"آرام سے۔۔"

بیچ میں جا کر یسیرہ کو کلائی پکڑ کر روکتے ہوئے اس نے کہا تھا

"ہم کوئی غیر محرم نہیں ہے، اور نا ہی یہ کوئی فلم ہے، بیڈ اچھا خاصا بڑا ہے ہم دنوں ہی اس کے کناروں پہ آرام سے سو سکتے ہیں"

"مگر میں تمہارے ساتھ بیڈ شیئر نہیں کرنا چاہتی"

یسیرہ نے تنک کر فورا منع کیا

"آہ یسیرہ حیات کیا تم بھول گئی کہ میں نے کیا کہا تھا؟ اگر تم بھول گئی ہو تو یاد دلا دوں میں نے کہا تھا اب تم دل سے اتر گئی ہو، میں تمہیں اب کبھی نہیں اپناوں گا، اب میں رومیصا سے ہی شادی کروں گا اور اپنا گھر بساؤں گا، اور رہی تم۔۔۔"

وہ سرد لہجہ میں کہتے کہتے رکا تھا

"مجھے تم سے پہلے محبت تھی جو تم سے دور نہیں جانے دے رہی تھی اور اب نفرت ہے جو تمہارے قریب نہیں آنے دے گی، اس لئے اس وقت کا انتظار کرو جب یہ نفرت بھی ختم ہو جائے تاکہ میں تمہیں آزاد کر سکوں"

نحل جیسے اسے جتاتا ہوا، اس کے ہاتھ سے تکیہ لے کر بائیں جانب بیڈ کے کنارے پہ سیٹ کیا تھا۔

"یہاں سو سکتی ہو تم"

نحل کہتا یسیرہ کی جانب ایک نگاہ ڈالے بغیر ہی کمرے سے نکل گیا تھا

_____*_____*_____*_____

ڈنر کے لئے نیچے پہنچنے پر تمام لڑکوں نے اس کا استقبال ایسے کیا تھا گویا کہی کا پریسڈنٹ آیا ہو۔

"یہی رہتا ہوں میں"

شرمندگی سے کہتے ہوئے جیسے اس نے انہیں یاد دلایا

"ہاں مگر کل تک تم کنوارے تھے ہمارے طرح مگر آج تو ایک عدد بیوی کے پریسڈنٹ ہو، مبارک باد تو بنتی ہے نا"

تبریز کے برجستہ کہنے پر جہاں وہ مزید شرمندہ ہوا تھا

وہی سب ہنسنے لگے تھے۔

تقریبا سبھی لڑکوں نے چھیڑا چھیڑ کر اس کے ناک میں دم کیا تھا کہ سکینہ بیگم کے ڈانٹ پر جا کر وہ خاموش ہوئے،

ڈنر کے کافی دیر بعد وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا،

لڑکوں نے اسے روک لیا تھا۔

کمرے کا دروازہ وا کرتے ہی اس کے کانوں میں ہچکی سسکیوں کے ساتھ رونے کی آواز آئی تھی۔

جس نے ایک لمحہ کے لئے جیسے اسے ساکت کر دیا تھا۔

کیا یہ یسیرہ تھی؟

اگلے ہی پل وہ تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھا تھا

"یسیرہ۔۔ کیا ہوا۔۔؟"

اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے اس نے بے قراری سے پوچھا تھا

مگر وہ بدستور رخ موڑے روئے جا رہی تھی

"یسیرہ۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔

جو بنا کسی جدوجہد کی بے جان سی اس کے بازو میں آسمائی تھی

"یسیرہ ہوا کیا ہے؟"

"مجھے اماں۔۔۔۔ بابا۔۔ کے پاس جانا ہے"

وہ اس کے سینے میں منہ دیئے مسلسل روتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ بمشکل بولی تھی

"میں کل لے جاؤں گا تمہیں، رونا بند کرو"

اس نے پریشانی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے پہ بکھرے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا

مگر جیسے یسیرہ نے کچھ سنا ہی نہیں تھا، وہ اب بھی روئے جا رہی تھی

"یسیرہ پلیز چپ کر جاو"

یسیرہ کو اس طرح روتا دیکھنا اس کے لئے مشکل تھا

"یسیرہ۔۔"

سائیڈ لیمپ کی روشنی میں اس نے یسیرہ کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا جو رو رو کر سرخ ہو رہا تھا،

آنکھیں متورم سی ہو رہی تھی،

نجانے وہ کب سے روئے جا رہی تھی

"آخر ہوا کیا ہے؟"

یسیرہ کے دھیمے سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے پر اس نے پریشانی سے پوچھا تھا

جس پر یسیرہ کے آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوں نکل کر رخسار پہ پھسل تھے۔

"پلیز رو مت، نہیں بتانا ہے مت بتاو، مگر روں مت"

نحل اس کے آنسوں انگلیوں کی پوروں پہ چنتا بے بسی سے بولا تھا

جس پر یسیرہ ایک مرتبہ پھر اس کے سینے میں چہرہ دیئے رفتار پکڑ گئی تھی

وہ بے بسی سے بیک کراؤن سے ٹیگ لگائے اسے روتا دیکھتا رہا تھا۔

جواب دھیرے دھیرے شانت ہو رہی تھی۔

اس کے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے نحل کو جب احساس ہوا کہ وہ سو چکی ہیں تو اس نے اس کا سر تکیہ پہ رکھنا چاہا مگر وہ کسمسا کر اس کے شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتی، مزید سختی سے اس سے لگی تھی۔

جس پر نحل نے افسردہ مسکراہٹ سے سوئی ہوئی یسیرہ کو دیکھا تھا۔

اور پھر اسی پوزیشن میں یسیرہ کو لئے ساری رات بیک کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا اونگھتا رہا تھا۔

****

بیڈ کراؤن سے ٹکے سر کے لڑکھنے کے سبب اس کی آنکھ کھلی تھی

رات بھر ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہ کر وہ اکڑ گیا تھا

آنکھیں کھولنے پر اس نے سب سے پہلے یسیرہ کو ڈھونڈنے کی کوشش کی،

جو اسے کمرے میں کہہ نظر نہیں آئی تھی۔

اس سے پہلے کے وہ اسے ڈھونڈنے کے لئے کمرے سے باہر جاتا،

وہ اسے واش روم سے نکلتی دیکھی، جسے دیکھ نحل دنگ ہوا تھا۔

ایک ہی رات میں اس کی سرخ و سفید رنگت پھیکی پڑ چکی تھی،

وہ زرد چہرہ لئے مرجھائی ہوئی سی لگ رہی تھی

"اب کیسی ہو تم؟"

نحل نے پوچھتے ہوئے تشویش سے اس کی پیشانی کو آگے بڑھ کر انگلیوں کی پشت سے چھوا تھا۔

"تمہیں تو بخار ہو رہا ہے"

"میں گاؤں جا رہی ہوں"

یسیرہ ایک نظر اسے دیکھ بنا کچھ کہے اس کا ہاتھ اپنی پیشانی سے جھٹک گئی تھی

"میں چھوڑ دیتا ہوں،"

نحل لب بھینچے بولا تھا

"کہاں جا رہے ہو تم دونوں؟"

کمرے میں داخل ہوتیں سکینہ بیگم نے ان دونوں کو کہی جانے کے لئے تیار سا پایا تو بے ساختہ پوچھا تھا

ان کے پیچھے ہی ہانیہ بھی تو جو اپنے ہاتھوں میں ناشتے کی ٹرے اٹھائے ہوئی تھی

"امی ہانیہ کو اس کے والدین کے پاس چھوڑنے جا رہا ہوں، جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک وہی رہیئے گیں"

"کوئی ضرورت نہیں ہے کہی جانے کی، یہاں بھی تمہاری بیوی کی تیمارداری ہو جائے گی، ورنہ اس کی ماں کہے گی کہ سسرال والے ایک دن بھی اپنی بہو کی دیکھ بھال نہیں کر سکے"

نحل کے دھیمے لہجہ میں کہنے پر سکینہ بیگم سختی سے بولی

"مگر امی۔۔"

"میں نے کہا نا نہیں، میں نے فیملی ڈاکٹر کو کال کر دیا ہیں وہ آتے ہی ہو گے، اور آج تمہیں دیر نہیں ہو رہی آفس جانے کے لئے"

سکینہ بیگم کے قطعی لہجہ پر اگلے ہی پل نحل ہتھیار ڈالتا غلطی سے بھی یسیرہ پر نظر ڈالے بنا وہاں سے گیا تھا۔

"لڑکی تمہیں کچھ کہنا ہے؟"

نحل کے جاتے ہی سکینہ بیگم نے یسیرہ سے پوچھا تھا

"آپ نے کچھ چھوڑا ہی کہاں ہے کچھ کہنے کے لئے"

یسیرہ سر جھٹک کر کہتی بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

جس پر سکینہ بیگم اسے تیز نظروں سے گھور کر رہ گئی تھی۔

ابھی وہ بیمار تھی تو وہ تھوڑی نرمی برت رہیں تھیں۔

_____*_____*____*_____*____

نحل کو آج ان گاؤں کا وزٹ کرنا تھا جنھوں نے "اورگینک فارمنگ" سے اپنا کانٹریکٹ ختم کر لیا تھا، یسیرہ کی طبیعت ناساز ہونے کے سبب وہ اکیلا ہی نکل پڑا تھا،

"سر۔۔"

ابھی وہ کار میں بیٹھا ہی تھا کہ تبریز کمپنی سے دوڑ کر نکلتا ہوا نظر آیا

"سر؟"

نحل نے تعجب سے پوچھا تھا

"یس سر آج میں آپ کا سیکرٹری ہوں"

تبریز گاڑی کا ڈور کھول کر بیٹھتے ہوئے بولا تھا

"اور یہ رہی آپ کی کافی"

ساتھ ہی کہتے ہوئے تبریز نے کافی کا کین اس کی جانب بڑھایا

"تمہیں میرا سیکرٹری کس نے بنا دیا؟"

نحل نے تبریز سے کافی کا کین تھامتے ہوئے پوچھا

"اوپر سے آڈر آئے ہیں باس۔۔۔ میم یسیرہ حیات سے"

تبریز ایک آنکھ شرارت سے بند کرتے ہوئے بولا

"اس لڑکی کو بیماری میں بھی چین نہیں"

نحل سر جھٹک کر بڑبڑاتا ہوا کافی کے مگ کو لبوں سے لگا گیا تھا

"کیونکہ وہ تمہیں چاہتی ہیں"

تبریز کے تڑ سے کہنے پر کافی کا گھونٹ بھرتے نحل کو بے ساختہ اچھو لگی تھی

"تمہیں کیوں دورا پڑ گیا"

کھانستے ہوئے نحل کے پیٹھ پہ مکا مارتے ہوئے تبریز نے پوچھا تھا

"یہ سننے میں تو بہت اچھا لگا مگر حقیقت سے کوسوں دور ہے"

اگلے ہی پل نحل جیسے خود پر ہنستے ہوئے بولا تھا

"دیکھو میں یہ ثابت کر دوں گا کہ بھابھی کو تمہاری فکر ہے"

تبریز چیلنج بھرے لہجہ میں کہتا سیل فون پہ یسیرہ کا نمبر ڈائل کرتا، فون کو اسپیکر میں ڈال گیا تھا

"ہاں کیا ہوا؟، سب ٹھیک تو ہے، نحل نے گڑبڑ تو نہیں کر دی"

یسیرہ کی اکھڑ مگر نقاہت بھری آواز انہیں سنائی دی تھی

جس پر تبریز نے گڑبڑا کر نحل کو دیکھا تھا جو جتاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"بھابھی مجھے یہ پوچھنا۔۔"

"بھابھی۔۔؟"

"سوری یسیرہ میڈم مجھے یہ پوچھنا تھا کہ آپ نے مجھے نحل کا سیکرٹری کیوں بنایا؟، آپ نحل کے لئے فکر مند تھی اس لئے نا؟"

یسیرہ کے تیکھے لہجہ پر تبریز گڑبڑاتا ہوا فورا تصحیح کر گیا تھا

"ہاں فکر مند تھی۔۔"

یسیرہ کی منہ سے سن کر جہاں تبریز خوشی سے اچھل پڑا تھا اس لئے کہ وہ صحیح ثابت ہوا تھا وہی یسیرہ کی بات سن کر نحل کہ آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی

"فکر مند تھی گاؤں والوں کے لئے خصوصا اوگنک فارمنگ کمپنی کے لئے کہی نحل ان کی امیدوں کو ڈبو نا دے، اس لئے تمہیں ساتھ بھیجا ہے، اگر وہ کچھ گڑ بڑی کر دے تو تم سنبھال لینا، سمجھے"

یسیرہ جو کہہ کر کال کاٹ چکی تھی

مگر تبریز اب بھی صدمے سے سیل فون کو تک رہا تھا

اور نحل کی پیشانی پہ یسیرہ کی بات سن کر بل پڑے تھے۔

"ہنہہ ایسے ہی چاہتے ہیں نا؟"

تبریز سے استہزاء لہجہ میں کہتے ہوئے وہ ونڈو کے باہر جھانکنے لگا تھا

اندر غم و غصہ دوڑا تھا،

وہ اس پر زرا سا بھی بھروسہ نہیں کرتی،

زرا سا بھی نہیں۔۔

سمجھ نہیں آیا یہ جان کر غصہ زیادہ تھا یہ دکھ۔۔

وہ لوگ گاوں کے اندر پہنچے تو دیکھا کہ ایک بیڑے سے برگت پیڑ کے گرد پورا گاؤں جمع تھا

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

تبریز بڑبڑاتا ہوا گاڑی سے نکلا تھا، وہ بھی اس کے ساتھ ہی نکلا

"آپ لوگ کون ہے؟"

ان کے قریب پہنچنے پر درخت کے نیچے موجود چنندیدہ لوگ جو کہ گاؤں کے مخصوص افراد نظر آرہے تھے، جانے پر ان میں سے ایک نے پوچھا تھا،

جس کے سر پر بڑی سی پگڑی موجود تھی،

انداز رعب دار تھا۔

"یہ شاید گاؤں کا سرپنچ ہے"

"شاید؟"

تبریز کے اس کے کان میں سرگوشی کرنے پر اس نے گردن موڑ کر تبریز سے ابرو آچکا کر پوچھا تھا، جس پر تبریز نے اپنی بتیسی کی نمائش کی تھی۔

"میں آرگینک فارمنگ سے ہوں"

نحل نے اپنا تعارف کروایا تھا

"اب کیا کرنی آئی ہیں یہ کمپنی"

"دھوکہ دھڑی کرتی ہیں یہ کمپنی"

اچانک ہی جیسے گاؤں کے لوگوں نے نحل سے سنا غصے سے بھڑک اٹھے تھے۔

"تمہاری کمپنی ہمارے کسانوں کا نقصان کرتی ہیں"

سرپنچ کے ہاتھ اٹھا کر کہنے پر بقیہ تمام لوگ جو غصے سے ان کے جانب ہاتھ کا اشارہ کئے چلائے جا رہے تھے جیسے خاموش ہوئے تھے

"آپ بتائے گے وہ کس طرح؟"

نحل نے گاؤں والوں کا غصہ دیکھ حیران ہوتا سرپنچ سے پوچھا

"سرپنچ صاب پہلے اس منحوسن کا قصہ تمام کرے، یہ جب تک گاؤں میں رہے گی، تب تک گاؤں پر مصیبتیں منڈراتی رہے گی"

سرپنچ نحل کے پوچھنے پر کچھ کہتا کہ

کسی اور کے کہنے پر گاؤں کے لوگ اگلے ہی پل کسی دوسری جانب متوجہ ہوئے تھے، انکی توجہ دوسری جانب ہوتے دیکھ نحل اور تبریز بھی اس جانب متوجہ ہوئے، جسے دیکھا گلے ہی پل انہیں صدمے سے دوچار ہونا پڑا۔

وہ ایک لڑکی یا عورت تھی جو گھٹنوں کے بل گٹھری بنی بیٹی تھی، اس کا سارا وجود ہچکیوں کے زد پہ تھا،

" صحیح کہا، اس لڑکی کو گاؤں کے باہر پھینک آؤ"

سرپنچ کے کہنے پر وہ ایک مسٹنڈا سا آدمی تھا، جو بڑا سا ڈنڈا لئے اس لڑکی کی جانب بڑھا تھا

"آپ لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں، اس لڑکی کے ساتھ؟"

وہ آدمی لڑکی تک پہنچتا نحل اس سے زیادہ تیز رفتاری سے لڑکی تک پہنچتا اس آدمی کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تھا

"ہمارے گاؤں کے معاملوں میں کیوں مداخلت کر رہے ہو؟"

سرپنچ اس طرح نحل کو مداخلت کرتے دیکھ جیسے غصے میں آیا تھا

"تم ہوتے کون ہو؟"

"اسے بھی گاؤں سے دھکادے کر باہر کریں۔۔"

گاؤں والے جیسے ایک مرتبہ پھر بپھر اٹھے تھے

"بھائی ہم تو گئے کام سے"

تبریز کے گھبرائے لہجہ پہ نحل نے محسوس کیا کہ اس مرتبہ گاؤں کے لوگوں کا غصہ شدید اور آپے سے باہر تھا

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کرتا وہاں دو تین پولیس کی جیپ آکر رکی تھی

جس کی جانب سبھی متوجہ ہوئے تھے

"یہ پولیس یہاں کیسے؟"

"اللہ کی قدرت"

نحل کے حیرت سے پوچھنے پر تبریز نے نہایت عاجزی سے کہا تھا

جس پر نحل نے اسے گھورا تھا

"سب خاموش ہو کر آرام سے بات کرو، آپے سے باہر ہونے کی کوئی ضرورت نہیں"

پولیس کے جیپ سے نکلتے ایک آفیسر کے گرج کر کہنے پر گاؤں کے لوگ جیسے سہمے تھے۔

"یہ باہر کا شخص کون ہوتا ہے ہمارے گاؤں کے معاملات میں ٹانگ اڑانے والا؟"

سرپنچ اس پولیس آفیسر اور دیگر پولیس کے آدمیوں کو پوچھا

جوان کے قریب آرہے تھے

"آپ لوگ ایک لڑکی کے ساتھ کچھ بھی کرے گے تو میں خاموشی سے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟"

نحل نے بھی اب کی مرتبہ لہجہ تبدیل کرتے ہوئے کہا تھا

"ہم صرف اس لڑکی کو گاؤں سے بے دخل کر رہے ہیں"

"مگر کیوں؟"

سرپنچ کے طیش سے کہنے پر نحل نے پوچھا

"کیونکہ یہ لڑکی نہایت ہی منحوس ہے"

سرپنچ کی بات سن کر جیسے نحل سرد پڑا تھا

"یہ آپ کس بنیاد پر کہہ رہئے ہیں؟"

اب کی مرتبہ اس کا لہجہ نہایت ہی سرد تھا

"بنیاد کی کیا ضرورت ہے؟، میں اس کا چاچا ہوں، پیدا ہوتے ہی یہ اپنے ماں باپ کو کھا گئی، جس کی وجہ سے اس کی پرورش کا بار مجھے اٹھانا پڑا، اور اس کی پرورش کرتے کرتے مجھے کتنے نقصان اور گھاٹے کا سامنا کرنا پڑا یہ میں ہی جانتا ہوں، اللہ اللہ کر کے اس کی شادی کروا کر گھر سے وداع کر کے سکھ کا سانس بھی نہیں لیا تھا، کہ شوہر نے اس کی نحوست کی بنا پر طلاق دے کر گھر سے نکال دیا یہ پھر سے آ گئی ہماری زندگی کو اجاڑنے۔۔"

ایک آدمی گاؤں کے لوگوں کے مجموعے سے نکل کر سامنے آتے ہوئے نفرت سے کہنے لگا تھا

"اور نہیں تو کیا بھیا کون رکھنا چاہئے گا ایسی منحوس ماری کو جو ہمارا رزق تک بند کروادے، ہمارے گاؤں میں شادی شادہ بیاہتا جوڑے ہیں، معصوم بچیے ہیں، حاملہ عورتیں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ اس کی نحوست کا سایہ بھی ان پر پڑے۔۔"

ساتھ ایک عورت اس مرد کے پیچھے سے آتی ہاتھ نچا نچا کر بولی

"ہاں ہاں صحیح کہا اسے گاؤں سے جلدی باہر نکالو، یہ لڑکی سبز قدم ہے"

گاؤں کے لوگوں نے جیسے چیخ کر اس عورت اور مرد کے بات کی تصدیق کی جو شاید نہیں یقینا میاں بیوی تھے، اور اس لڑکی کے چاچا اور چاچی تھے

اور ان سب کی بات سنتے نحل کے سامنے جیسے اس کا ماضی آ کھڑا ہوا تھا،

اس کی آنکھیں سرخ ہوا ٹھی تھی۔

اس نے ایک کرب آمیز نگاہ گردن موڑ کر اس لڑکی پہ ڈالی تھی،

جو ابھی بھی پہلی جیسی پوزیشن میں بیٹھی کانپ رہی تھی، اور رو رہی تھی

"یہ لڑکی منحوس ہے،اس کی وجہ سے آپ کی زندگی میں نحوست چھائی ہوئی ہے،اس لڑکی کا سایہ آپ کے بچوں کو،رزق کو، کھا جاتا ہے، یہ اتنی سبز قدم ہے آپ اپنی شادی شدہ اولاد پر اس کا سیاہ نہیں پڑھنے دینا چاہتے، حمل والی عورتوں کو اس لڑکی سے دور رکھتے ہیں یہی بات ہے نا؟، آپ کی زندگی میں جو کچھ برا ہو رہا ہے تو اس کی وجہ یہ لڑکی ہے اس لئے اسے گاؤں سے نکالنا چاہئیے ہیں،ایک بات تو بتائیں مجھے،اور جو کچھ آپ کی زندگی میں اچھا ہو رہا ہے تو اس کی وجہ کون ہے؟"

اگلے ہی پل نحل گاوں کے لوگوں اور لڑکی کے چاچا چاچی کے جانب متوجہ ہوتے ہوئے سرد لہجہ میں کہہ رہا تھا

"کل تو آپ یہ کہنے سے بھی نہیں چکے گے، کہ آپ کا کھیت بنجر ہو رہا ہے تو وجہ یہ ہے، بارش نہیں ہو رہی ہے تو اس لڑکی کی نحوست ہے، کوئی مر رہا ہے تو وجہ بھی یہی ہے ہے ناں؟، جہالت کی انتہا ہے یہ۔۔ بھلا کسی دوسرے کی وجہ سے آپ کی زندگی میں کوئی فرق کیوں پڑے گا؟،اس لڑکی کے والدین نہیں ہے اس لئے آپ آسانی سے اسے یہ سب کہہ سکتے ہیں، آپ لوگوں ایک

مرتبہ بھی سوچا کہ اگر کوئی آپ کے بچوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے، جیسا آپ لوگوں نے اس لڑکی کے ساتھ کیا ہے،۔۔"

نحل کہتے کہتے جیسے چیخ اٹھا تھا

"تمہیں کیوں ہمدردی کا بخار چڑھ رہا ہے؟، تم ہوتے کون ہو اسڑکی کے؟"

نحل کی آخری بات پہ تو گاؤں کے لوگ تلملا اٹھے تھے

لڑکی کے چاچا نے تلملا کر کہا تھا

"کسی کی مدد کرنے کے لئے سب سے بڑا رشتہ ہر انسان کے پاس ہوتا ہے چاچا، اور وہ ہے انسانیت کا رشتہ، جسے آپ جیسے ظالم لوگ کبھی نہیں سمجھ سکتے"

اب کی مرتبہ تبریز نے جیسے لڑکی کے چاچا پر طنز کیا تھا

"دیکھا تم لوگوں نے اس بدکردار لڑکی نے کتنی جلدی اپنا یار بنا لیا ہے"

"استغفرُ للہ"

لڑکی کے چاچی کے واویلے پر تبریز نے بے ساختہ جھرجھری لے کر کہا تھا

"ان جاہلوں سے بات کرنا فضول ہے نحل"

تبریز ایک افسوس بھری نظر نحل کے پیچھے گھٹری بنی لڑکی پہ ڈال کر نحل سے بولا

" صحیح کہا تم نے"

نحل تبریز کی بات سے متفق ہوتا، ایک تلخ نظر گاؤں کے لوگوں پہ ڈال جواب بھی غصے سے انہیں دیکھ رہئے تھے اور کچھ کہہ رہئے تھے،

لڑکی کی جانب متوجہ ہوا

"بہن کیا تم اٹھ سکتی ہو؟"

نحل کے پکارنے پر وہ گھٹری کافی دیر بعد جیسے نہایت دقت سے کھلی تھی،

وہ کانپتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی،

اور اس معصوم سی لڑکی کو دیکھ نحل کانپ اٹھا تھا جو بمشکل پندرہ یا سولہ سال کی رہی ہو گی،

کیا وہ چھوٹی سے لڑکی جس کے کھیلنے کودنے کے دن تھے،

وہ طلاق یافتہ تھی۔

وہ لڑکی نہایت ہی برے حال میں تھی، بکھرے بالوں کے درمیان چہرے پہ جابجا مار کھانے کے سبب چہرہ زخم سے بھرا ہوا تھا،

پھٹے پرانے کپڑوں کے درمیان وہ کانپتے ہوئی سی جھول رہی تھی۔

نحل نے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے آگے بڑھ کر اس لڑکی کو جیسے کوٹ سے ڈھانپا تھا

"تبریز اسے گاڑی میں بیٹھاو"

وہ تبریز سے مخاطب ہو کر بولا تھا

جو نحل کے اس بات پہ حیران ہوا تھا۔

"کہاں لے جا رہے ہو اسے؟"

چاچا جو انہیں کی جانب متوجہ نحل کی بات سن تیر کی طرح اس کی جانب جاتا غرایا تھا

"کیوں آپ لوگ تو اسے یوں بھی گاؤں سے دھکے دے کر باہر نکال رہئے ہیں"

نحل نے نہایت ہی چبھتے لہجہ میں کہا تھا

"وہ الگ بات ہے، مگر کسی غیر مرد کے ساتھ میری بھتیجی جائے اس سے بہتر ہے میں اسے زندہ گاڑ دوں"

چاچا جیسے نہایت ہی غیرت میں آیا تھا

جس پر نحل کا ضبط جیسے ٹوٹا تھا،

اگلے ہی پل آگے بڑھ کر پوری طاقت سے نحل نے اس ادھیڑ عمر شخص کو ایک مکا رسید کیا تھا،

جو نحل کا مکا کھا کر زمین پر جا گرا تھا

نحل کی اس حرکت پر گاؤں کے لوگ قطعی بے قابو ہوئے تھے

"منحوس یہ معصوم سی بچی نہیں بلکہ تم سب ہو، تم سب انتظار کرو اس وقت کا جب اس معصوم سی بچی پر تم لوگوں کا کیا گیا ظلم تم سب پر واپس لوٹے گا"

نحل کے شدید اشتعال میں تنبیہہ کرنے کا بھی ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا،

وہ تو مزید بے قابو ہو رہے تھے،

جنھیں پولیس سنبھالی ہوئی تھی ورنہ یوں لگتا اگلے ہی پل وہ نحل اور تبریز کا تہہ بوٹی الگ کر دیتے

"سر اس طرح ہاتھ چلا کر بات نا کریں، ورنہ گاؤں والوں کو سنبھالنا مشکل ہو گا"

پولیس آفیسر نے جیسے تنبیہ کی

"میں یہاں مزید ایک پل بھی نہیں رکنا نہیں چاہتا، میں اس لڑکی کو لے کر جا رہا ہوں"

"آپ ایسا نہیں کر سکتے

نحل کے قطعی لہجہ پہ پولیس آفیسر نے پریشانی سے کہا تھا

"تو آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے یہی چھوڑ دوں تاکہ یہ سب انسان نما درندے اسے مار ڈالے"

"آپ سمجھنے کی کوشش کریں سر، گاؤں کے لوگ اپنے گاؤں کی کسی بھی لڑکی کو یوں ہی بنا رشتے کے کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں جانے دے گے"

نحل کے بپھر کے کہنے پر پولیس آفیسر نے جیسے نحل کو سمجھانا چاہا

"واہ غیرت تو دیکھو ان لوگوں کی لڑکی پر ظلم و زیادتی کرتے وقت سوئی رہتی ہیں، اور جب کوئی اس لڑکی کی مدد کرنا چاہئے تو غیرت جاگ اٹھتی ہیں"

"سر پلیز ٹرائے ٹو انڈر اسٹینڈ"

نحل کے غصیلے انداز میں طنز کرنے پر آفیسر نے جیسے منت کی تھی

"انسپکٹر ٹھیک کہہ رہئے ہیں نحل لڑکی کو لے جانے کے لئے ہمیں کوئی اور طریقہ ڈھونڈنا ہو گا"

تبریز کے کہنے پر وہ تبریز کو دیکھتے ہوئے پر سوچ انداز میں سر ہلا گیا تھا

"ٹھیک ہے میں نے ڈھونڈ لیا طریقہ آپ لڑکی کے چاچا کو جا کر کہے کہ لڑکی کا نکاح کروا دے پھر تو اس کا شوہر حق رکھ پائے گا کہ وہ اسے لے جائے"

پولیس آفیسر اس کی بات سن کر ایک لمحہ کے لئے دنگ ہوا تھا پھر اگلے ہی پل سر اثبات میں ہلاتا لڑکی کے چاچا کے جانب بڑھا

"تمہیں بھابھی جان سے مرادیں گیں نحل"

تبریز جس کا منہ نحل کا طریقہ سن حیرت سے کھلا ہوا تھا اس نے بے ساختہ بولا

"کیوں؟"

نحل نے سیل فون پاکٹ سے نکالتا ہوا پوچھا

"کیا مطلب کیوں؟،جب تم ان کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح بھی کروں گے تو وہ ہی کیا کوئی بھی لڑکی اپنے شوہر کو جان سے مار سکتی ہیں"

تبریز کو یسیرہ کے لئے بہت برا لگ رہا تھا

اس لئے چڑ کر بولا

"یہ کس نے کہا کہ نکاح میں کر رہا ہوں؟،یسیرہ کے علاوہ میں دوسری لڑکی کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا"

نحل سنجیدگی سے کہتے ہوئے سیل فون پر نمبر ڈائل کرتا سیل فون کان سے لگا گیا تھا

"تت۔۔تو پھر کون نکاح کرنے والا ہے اس لڑکی سے؟"

تبریز کا تو منہ صدمے اور حیرت کی شدت سے کھلا تھا

"میرے اور تمہارے علاوہ یہاں اور کون ہے؟"

نحل نہایت اطمینان سے جواب دیتا تبریز کو نہایت بے اطمینان کرتا سیل فون کی جانب متوجہ ہوا تھا

"السلام علیکم امی۔۔"

اس نے سیل فون پہ سکینہ بیگم کو سارے حالت سے باخبر کرتا ہوا،

اپنا حل پیش کیا کہ وہ لڑکی کو تبریز کے نکاح میں لا کر تغلق ہاؤس لا رہا ہے۔

سکینہ بیگم اور تبریز کے امی ابو کو تھوڑا وقت لگا کنوینس ہونے میں مگر جب انہوں نے اتنی کم عمر لڑکی پر ظلم وزیادتی کے بابت سنا تو کانپ اٹھے تھے اور ناچار انہیں نحل کے ضد اور اسرار کے سامنے ہامی بھرنی پڑی تھی

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے تبریز اور اس لڑکی کا نکاح آناً فاناً ہوا تھا۔

جس میں ہمارے ایمرجنسی دولہے صاحب کافی صدمے میں ملوث تھے

گاؤں والے جیسے اس لڑکی کا مکمل انتظام کر کے مطمئن سے چکے تھے۔

نحل کا دل ان گاؤں کے لوگوں سے اس بری طرح اٹھا تھا کہ اس نے ان سے مزید ایگریمنٹ کے متعلق بات بھی نہیں کی اور اس لڑکی کو لے کر گاؤں سے نکل پڑا تھا

---*-----*----*----

تغلق ہاؤس پہنچتے ہی تغلق ہاؤس کی بھیڑ سے مد بھیڑ ہوئی تھی،

جہاں لڑکی کو یسیرہ ہانیہ اور دیگر لڑکیاں لے کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔

یسیرہ کو دیکھ نحل کا دل بے ساختہ مچلا کہ اس سے جا کر پوچھے کہ کیا وہ اب ٹھیک ہے؟

مگر یسیرہ نے اس پر ایک نگاہ بھی نہیں ڈالی تھی۔

اور ادھر ابھی تک صدمے میں غوطہ زن تبریز کو لڑکے گھیرے ہوئے چھیڑ رہے تھے۔

جس پر نحل بے ساختہ مسکرایا تھا، اور ان کی جانب بڑھ گیا

رات میں نحل کمرے میں گیا تو دروازہ اندر سے لاک تھا اس کے کھٹکھٹانے پر دروازہ کھلا تھا اور یسیرہ کا چہرہ دکھا

"ہانیہ میرے ساتھ سوئی گیں اس لئے تم لڑکوں کے ساتھ جا کر سو جاؤ"

"مگر کیوں اس کے پاس تو اپنا کمرہ ہے؟"

یسیرہ کے تیوری چڑھا کر کہنے پر نحل نے گے ساختہ پوچھا

"گھر کی ہانیہ نہیں بلکہ وہ لڑکی جسے تم گاؤں سے لے کر آئے ہو؟"

"اوہ اچھا مگر وہ میرے کمرے میں کیوں؟"

نحل کو یہ بات بلکل پسند نہیں آئی تھی جس پر یسیرہ نے ابرو چڑھا کر اسے دیکھا تھا

"یہ لو اور دفع ہو جاو"

یسیرہ کہتی ہوئی اگلے ہی پل اسے نائٹ ڈریس اور تکیہ کھینچ مارتی اس کے چہرے پہ کھٹ سے دروازہ بند کر گئی تھی۔

جس پر نحل غصے سے دروازے کو دیکھا گیا تھا،

یہ یسیرہ حیات نجانے کیا چیز تھی؟،

کل رات کتنی مختلف لگ رہی تھی،اور آج پھر اپنے اصلی روپ میں لوٹ آئی تھی، سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ لڑکی کتنے روپ بدلتی تھی۔

سخت خراب موڈ کے ساتھ وہ تبریز کے کمرے کی جانب بڑھا تھا

"میری زندگی خراب کرنے کے بعد میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟"

تبریز اسے دیکھ سخت ناراض گی سے پوچھ رہا تھا

"میں ہانیہ نہیں ہوں جو مجھ سے یہ ڈائیلاگ کہہ رہے ہو"

نحل نے بری طرح چڑ کر کہتے ہوئے تکیے کو تبریز کے بیڈ پہ پٹخا تھا

"میں ہانیہ سے ڈائیلاگ کیوں کہوں گا بھلا؟"

تبریز کو تو مزید تپ چڑھی تھی

"کیونکہ اسی سے تمہارا نکاح ہوا ہے نا"

"ہانیہ سے؟"

تبریز نے حیرت سے نہ پھاڑے پوچھا

"ہاں جس لڑکی کے ساتھ تمہارا نکاح ہوا ہے اس کا نام ہانیہ ہے"

"نہیں۔۔اب تو مکمل بیڑا غرق ہو گیا، کیا اسی نام کی لڑکی سے میرا نکاح ہونا تھا؟"

تبریز جو پہلے حیران ہوا تھا اگلے ہی پل صدمہ میں آتا دہائی دینے لگا تھا

جسے نظر انداز کئے نحل اپنا نائٹ سوٹ اٹھا کر واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا

_____*_____*____*___

دوسرے دن ناشتہ کے میز پہ کافی گہما گہمی تھی، مرد حضرات ایک ایک کر کے ناشتہ کر کے فارغ ہو کر گھر سے نکل چکے تھے، اور اب خواتین ناشتہ کر رہی تھی،

نحل اپنے کمرے میں گیا تھا جہاں یسیرہ تھی اور ناہی ہانیہ تھی

آفس کے لئے تیار ہو کر نیچے آیا تو وہ دونوں اسے ناشتے کے میز پہ دیکھی،

جہاں سب نئی ہانیہ کو زور زبردستی ناشتہ کروانے میں مشغول تھے۔

"کتنی دبلی پتلی ہے یہ لڑکی، جیسے کچھ کھاتی پیتی ہی نا ہو، خبردار جو یہ ناشتہ ختم کئے بغیر تم اٹھی"

سکینہ بیگم ہانیہ سے مخاطب تھی جو ان کے ڈپٹ کر کہنے پر خوفزدہ سی سر ہلاتی ہوئی پلیٹ پہ جھکی ہوئی تھی

"آؤ بیٹا بیٹھو۔۔، میں تمہارے لئے ناشتہ لے آتی ہوں"

تبریز کی امی نحل کو دیکھ شفقت سے کہتی چیئر سے اٹھیں تھیں،

جس پر ہانیہ (نئ) کے بازو والے چیئر پہ بیٹھی یسیرہ نے بھی اسے ایک نظر دیکھا تھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے جہاں آرا، نحل کو ناشتہ بنا کر دینے کے لئے اب نحل کے پاس یک عدد بیوی موجود ہے، چلو لڑکی اٹھو اپنے شوہر کے لئے ناشتہ بنالاؤں"

سکینہ بیگم تبریز کی امی کو روکتے ہوئے یسیرہ سے مخاطب ہوئی تھی،

"مگر۔۔۔"

"آنا کانی کرنی کوئی ضرورت نہیں شاباش اٹھ جاؤ، اب بیمار بھی نہیں ہو تم جو بہانا بناپاو"

یسیرہ جو بری طرح سن کر بدک اٹھی تھی وہ آگے کچھ کہتی، سکینہ بیگم اسے تیکھے لہجہ میں بولیں

"جاؤ بیٹا اپنے شوہر کے کام کرنا ہر بیوی پر ضروری ہے"

جہاں آراء کے نرمی سے کہنے پر یسیرہ نے خونخوار نظروں سے شوہر کو دیکھا تھا،

جو نہایت مزے سے سین دیکھ رہا تھا

یسیرہ کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ شان بے نیازی سے نظریں پھیر گیا تھا

("اچھا جی شوہر صاحب آپ بھی کیا یاد کریں گے؟،ایسا ناشتہ کرواوں گی کہ زندگی بھر ناشتہ سے توبہ نہیں کروں گے تو پھر کہنا")

دل ہی دل میں جھلستے ہوئے وہ کچن کی جانب چل دی تھی

"یہ لیجئے شوہر نامدار آپ کا ناشتہ"

یسیرہ نے تھوڑی دیر بعد ناشتے کی ٹرے نحل کے سامنے رکھتے ہوئے جو تقریباً پٹخنے جیسا تھا دانت پیسا تھا

"ہائے میرے بچے کو کیا یہ سوکھے سڑے سے ناشتے پہ ٹرکھاو گی؟"

سکینہ بیگم ٹرے میں موجود لوزمات جو کہ فرائی آملیٹ، جوس کا ایک گلاس اور سینکے ہوئے بریڈ پر مشتمل تھا دیکھ یسیرہ کو گھورتیں ہوئی بولی

"دیکھیں ساسوماں! جو مجھے بنانا آتا ہے وہی بنا کر کھلا سکتی ہوں آپ کے بیٹے کو، ورنہ آپ تو ہیں ہی"

یسیرہ کے طرز تخاطب پہ سبھی نے اپنی بے ساختہ امڈتی مسکراہٹ کو سکینہ بیگم سے چھپایا تھا

جو یسیرہ کی بات سن کر بھڑک اٹھیں تھیں

"دیکھا کتنی کام چور ہے یہ لڑکی، اپنے شوہر کے کاموں سے بھی جان چھڑانا چاہتی ہیں، بی بی ماں تو ہر وقت موجود ہوتی ہے اپنے بیٹے کے لئے، مگر بیوی کے آنے کے بعد بھی شوہر اپنی ماں پر منحصر رہئے تو اس سے بہتر تو یہ ہو گا، کہ میرا بیٹا ایک اور بہو لے آئے جو تم سے بہتر ہو، جسے زبان چلانے سے زیادہ ہاتھ پیر چلا کر کام کرنا آتا ہو"

سکینہ بیگم نے اس بری طرح جھاڑا تھا کہ یسیرہ کی طبیعت ہی صاف ہو گئی تھی

"کوئی بات نہیں امی، یہ میرے لئے کافی ہے"

نحل گھبرا کر ہی درمیان میں کہہ اٹھا تھا مبادہ یسیرہ جواباً کچھ کہہ نا دیں اور ساتھ ہی بریڈ اور آملیٹ کا پہلا لقمہ لیا،

لقمہ چباتے ہی نحل کے جیسے چودہ طبق روشن ہوئے تھے، انتہائی مرچ کے سبب اس کا سر چکرایا تھا اور آنکھوں میں ہزار ضبط کے باوجود آنسوں امڈ آئے تھے،

مرچ کی تپش کم کرنے کے لئے اس نے جلدی سے جوس کے گلاس کو لبوں سے لگایا،

مگر یہ کیا پہلا گھونٹ بھرتے ہی اسے ایسا لگا جیسے اس نے اپنے حلق میں زہر انڈیل لیا ہو،

انتہائی نمکین اور کھارا جوس اس کے حلق اور معدہ تک کو زہریلا کر گیا تھا

"کیا ہوا یہ آنسوں کیوں ہے تمہاری آنکھوں میں؟"

"ناشتہ۔۔بہت ہی ٹیسٹی ہے۔۔اتنا ذائقہ دار ناشتہ میں نے آج تک نہیں کیا۔۔اس لئے خوشی کے سبب۔۔آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔"

سکینہ بیگم کے مشکوک انداز میں پوچھنے پر وہ بمشکل مسکرانے کی کوشش کرتا ہوا بولا

"کیا ایسی بات ہے تو پھر میں تمہارے لئے روز ایسا ناشتہ بنا دیا کروں گی، اب اتنا تو کر ہی سکتی ہو میں"

یسیرہ کے معصومیت سے پیار بھرے لہجہ میں کہنے پر نحل کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

روز ایسی ناشتہ کا تصور بھی سوہان روح تھا

"بلکل میرے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی بنا لیا کرنا ہمیں ساتھ ہی تو آفس جانا ہو گا نا، ہم ساتھ ہی ناشتہ کر لیا کرے گے، اس کی شروعات آج سے ہی کیوں نا کرے؟"

نحل نے کہتے ہوئے پلیٹ یسیرہ کے سامنے رکھا تھا،

اور ساتھ ہی اٹھتا ہوا، آس پاس موجود خواتین کی پرواہ کئے بغیر اپنے ہاتھ سے بریڈ اور آملیٹ کے سینڈوچ سلائس یسیرہ کے منہ کی جانب بڑھایا جس کی آنکھیں نحل کے اس اقدام پہ پھیلی تھی،

یسیرہ نے گھبرا کر سکینہ بیگم، دیگر عورتوں اور لڑکیوں کو دیکھا،

سب کو اپنی جانب مسکراتی شرارت بھری نظروں سے دیکھتا دیکھ ناچار اس نے ڈرتے ڈرتے منہ کھول دیا تھا،

اور اگلے ہی پل لقمہ منہ میں جاتے ہی اس کا بھی وہی حال ہوا تھا جو نحل کا ہوا تھا، بری طرح کھانستے ہوئے اس نے جیسے ہی پانی کے گلاس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو نحل نے اسے فوراً جوس کا گلاس تھمایا تھا،

جو یسیرہ نے عجلت کے سبب تھام بھی لیا تھا

"اس طرح کا ناشتہ میں تمہارے ساتھ یسیرہ روز کرنا چاہوں گا"

اور گلاس سے گھونٹ بھرتے ہی یسیرہ کو لینے کے دینے پڑ گئے تھے۔

گلاس کو نیچے کر کے اس نے آنسوں بھری نگاہوں سے نحل کو دیکھا تھا، جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ اسی پیار سے کہہ رہا تھا جس کا مظاہرہ یسیرہ تھوڑے دیر پہلے کر رہی تھی،

کھا جانے والی نگاہوں سے وہ نحل کو گھورے گئی تھی، جو نہایت اطمینان سے لبوں پہ مسکراہٹ طاری کئے ایگزٹ ڈور کی جانب بڑھ گیا تھا

اسے اپنی اس حرکت پر زرا بھی شرمندگی نہیں تھی کہ اس نے یسیرہ کو وہی ناشتہ کھانگ پر مجبور کیا تھا

اگر ایسا نہیں کرتا تو کوئی بھروسہ نہیں تھا یسیرہ کا وہ روز ہی اسے ایسا ناشتہ زہر مار کرواتی رہتی۔

بھئی کتنی بھی محبت کیوں نا ہو،

معدہ اپنی جگہ دل اپنی جگہ،

اور اپنی جگہ تلملاتی ہوئی یسیرہ، سکینہ بیگم کی طنزیہ مسکراہٹ کو یہ بتا رہا تھا کہ وہ سب جانتی ہے پر مزید جلبلائی تھی،

بے چاری یسیرہ حیات اپنے ہی جال میں بری طرح پھنس گئی تھی

****

"آپ دونوں اچھے سے جانتے ہی ہونگے کہ آپ دونوں کو دیا گیا وقت اس ہفتے کے آخیر تک ختم ہو جائے گا،اور ساتھ یہ بھی کے اس ہفتے کے آخیر میں ہم علان کرے گے کہ کمپنی کا سی ای او کون ہو گا"

احسان خان نے کہتے ہوئے آنے سامنے موجود حدید خان اور نحل خان کو دیکھا

"آپ دنوں کے پاس مزید صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے"

احسان خان کے کہنے پر دونوں نے گردن موڑ کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا

دونوں کی ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لئے سخت تاثرات تھے۔

---*----*----*----

نحل اور تبریز آفس سے گھر میں داخل ہی ہوئے تھے کہ ہانیہ پریشان سی اس کے پاس آئی تھی

"بھائی ہانیہ نمبر ٹو۔۔"

"یہ ہانیہ نمبر ٹو کون ہے؟"

نحل نے حیرت سے پوچھا

"اس گھنچوں کی معصوم سی، بے زبان گائے مطلب بیوی۔۔"

کہتے ہوئے ہانیہ کی زبان بری طرح پھسلی تھی

جس پر تبریز نے اسے تیز نظروں سے گھورا تھا

"اور ہانیہ نمبر ون؟"

"میرے علاوہ اور کون ہو گا بھلا؟"

ہانیہ نے اپنے کھلے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے ادا سے کہا تھا

"ہاں کہی کی توپ ہونا جیسے تم"

اس کے اترانے پہ تو تبریز بری طرح جل اٹھا تھا

"بلکل ہوں تغلق ہاؤس کی توپ چند"

"تغلق ہاؤس کی توپ چند ہٹ۔۔۔تم تغلق ہاؤس میں بھٹکنے والی روح چندر مکھی لگتی ہو ہانیہ ٹانیہ۔۔یہ نام اور اس نام کی لڑکیاں نہایت ہی وہیات ہوتی ہے۔۔بلکہ ہیہات ہوتی ہے"

تبریز کے جلے بھنے انداز پہ نحل کو بے ساختہ ہنسی آئی تھی جسے بڑی مشکل سے ضبط کر گیا تھا

"اور اپنی بیوی کے نام کے متعلق موصوف تبریز، ببریز صاحب کیا ارشاد فرمائے گے ؟"

ہانیہ کے دانت پیس کر کہنے پر تبریز جو نہایت فارم میں تھا ایسا پھس ہوا جیسے بلون میں سے ہوا نکال دی گئی ہو

وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ اسے اسی وہیات بلکہ ہیہات نام کی بیوی سے نوازہ گیا تھا، ہائے ری قسمت۔۔

"تم کچھ رہی تھی ؟"

نحل ایک متبسم نظر تبریز کے اترے چہرے پہ ڈال ہانیہ سے پوچھا جو تبریز کو چڑا رہی تھی

"وہ بھائی ہانیہ نمبر ٹو جو ہے نا، وہ کب سے روئی جا رہی ہیں کسی سے خاموش ہی نہیں ہو رہی اور تو اور دوپہر سے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا بس صبح کے ناشتے پہ ہے، اور وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتی بس ڈری سہمی سی رہتی ہیں"

ہانیہ کہتے ہوئے جا چکی تھی

اگلے ہی پل نحل نے ہانیہ کے جانے کے بعد تبریز کو دیکھا جو نحل کے دیکھنے پر کاندھے اچکا گیا تھا

"اس طرح لاپرواہی کا مظاہرہ کرنے سے کچھ نہیں ہو گا، وہ اب تمہاری ذمہ داری ہے اور تمہیں اسے احسن طریقے سے اٹھانا ہے"

"مگر تم نے تو اسے مجھ پر ایک بوجھ کی طرح ڈھو دیا ہے، جسے اٹھانے کا میرا قطعی موڈ نہیں ہے"

تبریز نے ناراضگی سے کہا

"مجھے معاف کر دو یار میں اگر ایسا نہیں کرتا تو ہم اسے اپنے ساتھ نہیں لا پاتے، اور یوں بھی تمہیں بھی تو شادی کرنی ہی ہیں تو اس لڑکی سے کر لی، بس یہ لڑکی عام لڑکیوں سے بہت مختلف ہیں، یہ گاؤں کی دبی کچلی سی لڑکی ہے، جس کے پاس علم، اعتماد، رشتہ، دولت، شہرت نام کی کوئی

چیز نہیں ہیں،اس کے پاس تمہیں دینے کے لئے ابھی کچھ نہیں ہے سوائے اپنے زخموں کے،اور تمہیں اس کے زخموں کا مرہم بننا ہو گا،اسے اپنے اعتماد کا نام بخش کر تمہیں نہایت ہی صبر و تحمل سے خود اس کی گویا پرورش کرنی ہو گی،مجھے یقین ہے یہ سب تم کر لو گے،اور پھر ایک دن تمہیں اس صبر کا پھل ملے گا جو تمہیں مایوس نہیں کرے گا"

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر اس کا نام"

نحل کی جذباتی اسپیچ سن کر تبریز جیسا سدا کا رحمدل پگھل چکا تھا

اور منہ بسورتا ہوا سب سے بڑا سوال اٹھا گیا جس پر نحل کو ہنسی آ گئی

"تم اپنی بیگم کو کسی بھی نام سے پکار سکتے ہو،اب جاؤ اس کے پاس اور اپنے کام پہ لگ جاو"

نحل اسے مشورے سے نوازتے ہوئے چلے گیا تھا

نحل کے مشورے پہ اگلے ہی پل وہ نحل کے کمرے کے سامنے تھا جہاں آج کل ہانیہ نمبر ٹو یسیرہ کے ساتھ رہ رہی تھی۔

"ہان۔۔۔"

تبریز دروازہ ناک کرنے کے بعد دھیرے سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تھا،

جہاں سامنے ہی نیچے فرش پہ بیڈ سے ٹیک لگائے اسے وہ بیٹھی دیکھائی دی،

جو رو رو کر بے حال سی ہو رہی تھی،

کسی کو آتا محسوس کر کے اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو تبریز کو محسوس ہوا کہ اس کی آنکھوں میں اسے دیکھ چمک سی دوڑی تھی۔

تبریز تو اسے دیکھ نجانے کیوں افسردہ ہوا تھا،

جس کے چہرے کے زخم پوری طرح ٹھیک تو نہیں ہوئے تھے مگر پہلے سے بہتر نظر آ رہے تھے۔

اس کے خوفزدہ سہمے چہرے اور کرب سے بھری سیاہ آنکھوں کو دیکھ تبریز نے بے ساختہ عہد کیا تھا کہ وہ نحل کے ایک ایک کہے پر عمل کرتے ہوئے اس لڑکی کا مرحم بن جائے گا، اس کے آنکھوں سے تمام ڈر خوف کو ختم کرتے ہوئے اسے دنیا کے آنکھ میں آنکھ ڈال کر چلنا سیکھائے گا۔

"ہان۔۔۔م۔۔ہانم۔۔"

ایمر جنسی دولہے صاحب نے ہانیہ نمبر ٹو کے سامنے بیٹھتے ہوئے جیسے اس کو دھیرے سے اپنے نئے ایجاد کردہ نام سے پکارا تھا،اسے یہ ایجاد کردہ نام اپنی بیوی کے لئے بہت پسند آیا تھا

جو بڑی سیاہ آنکھوں میں آنسوں بھرے اسے حیرت اور خوف سے دیکھ رہی تھی۔

(میرے خیال سے ایمر جنسی دولہے صاحب اور ہانیہ نمبر ٹو کے لئے مجھے ایک الگ ناول لکھنا ہو گا 😂،آپ کا کیا خیال ہے؟)

۔۔۔*۔۔۔۔*۔۔۔۔*۔۔۔۔*۔۔۔

"امی یہ ولیمہ کے متعلق۔۔"

نحل جو لڑکوں سے سن آیا تھا کہ بڑوں کے درمیان فیصلہ ہوا تھا کہ معاذ اور فرحان (تبریز کا بڑا بھائی) کے ولیمے کے دن نحل اور یسیرہ کا ولیمہ بھی وہ نپٹا لے گے،وہ اسی بات پہ سکینہ بیگم سے بات کرنا چاہتا تھا

انہیں دیکھ کر وہ بے ساختہ پوچھنے والا تھا کہ وہ اس کی بات کاٹ گئیں

"کیوں کیا تم میرے بیٹے نہیں ہو؟"

"بلکل ہوں امی"

نحل بے ساختہ ان کے قدموں کے پاس بیٹھا

"تو پھر کیا مجھے حق نہیں کہ میں اپنے بیٹے کی شادی نا دیکھ سکی تو ولیمہ کر سکوں"

سکینہ بیگم کے لہجہ میں ایک طرح کا مان تھا جسے محسوس کر کے نحل کی آنکھیں جیسے بھر آئی تھی

"بلکل آپ ہے۔۔جب سے آپ سے نہیں ملا تھا تب مجھے لگتا تھا کہ محبتیں رشتے سب جھوٹ ہوتے ہیں۔۔مگر آپ نے اس گھر کے لوگوں نے مجھے اتنا پیار دیا کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں آپ سب کا شکر۔۔"

"امی بھی کہتا ہے اور شکریہ بھی ادا کر رہا ہے چلو نکلو یہاں سے مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔"

سکینہ بیگم اس کے گال پر بہت رسید کرتی ہوئی ناراضگی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولیں تھی۔

ان کی محبت پر نحل کے آنکھیں بھیگی تھی

"مجھے معاف کر دیں امی۔۔ مم۔۔ میں نے آپ سے جھوٹ بولا تھا"

"وہ کیا؟"

"یہی کہ میں احسان خان کا پوتا ہوں۔۔ میں احسان خان کا پوتا نہیں ہوں"

وہ سکینہ بیگم سے ڈرتے ڈرتے کہہ رہا تھا

"میں جانتی ہوں مجھے معاذ نے بعد میں تبریز کے اس مزاقا جھوٹ کے بارے میں بتایا تھا، معاذ نے مجھے تمہارے متعلق سب بتایا جسے سن کر مجھے بہت دکھ ہوا، اور اب جب میں اس متعلق زرا سا بھی سوچتی ہوں کہ تم نے خودکشی کرنے کو شش کی تھی تو میرا دل بیٹھنے لگتا ہے"

سکینہ بیگم کی آواز کہتے ہوئے رندھی تھی،

"لوگ مجھے بدقسمت کہتے تھے، اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ وہ صحیح کہتے تھے مگر مجھے اب یہ یقین آگیا ہے کہ وہ غلط کہتے تھے، میں بدقسمت نہیں بلکہ دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں"

وہ سکینہ بیگم کی نم آنکھیں دیکھتا کہہ رہا تھا، اس کی خود کی آنکھیں بھی گیلی ہوئی تھی

"میں بس ایک بات جانتی ہوں بیٹا کہ قسمت اچھی اور بری دونو ہوتی ہیں، جس طرح دن اور رات ہوتے ہیں، خوشی اور غم ہوتا ہے، کامیابی اور ناکامی ہوتی ہیں اسی طرح تقدیر بھی ہوتی ہیں، بس ہمیں برے وقت میں صبر کے ساتھ اچھے وقت کا انتظار کرنا ہوتا ہے، کبھی بھی کچھ ایک حالت میں نہیں رہتا وہ بدلتی ضرور ہے اسی طرح تقدیر بھی ہے اور اگر آپ کو لگے کہ آپ کی تقدیر بدل نہیں رہی تو آپ خود آگے بڑھ کر بدل دو جیسا کہ تم نے بدلا ہے"

سکینہ بیگم نحل کے پیشانی پہ گرے بالوں کو سنوارتی دھیمے لہجہ میں کہہ رہیں تھیں،

جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا

"امی آپ کو یسیرہ پسند تو ہے نا؟"

نحل نے ایک مرتبہ بھی ڈرتے ہوئے سوال کیا

"ایسے کہہ رہے ہو جیسے مجھے نہیں پسند آئی تو تم بھی پسند نہیں کروں گے، میں سب جانتی ہوں، دل، گردہ، کلیجہ سب کچھ بیوی کو دے کر ماں کو میرا بیٹا پوچھ رہا ہے، میری بیوی کیسی ہے؟۔۔"

سکینہ بیگم اس کے سر پر چپت رسید کرتیں ہوئی بولیں،

جس پر وہ کھل کر مسکرایا تھا

"دیکھو بیٹا وہ مجھے سمجھ نہیں آئی، مگر چاہئے کچھ بھی ہو ہمارے خاندان میں شادی کے بعد علیحدگی والا معاملہ نہیں ہوتا، اب تو ساری زندگی تمہیں اس سے نباہ کرنی ہو گی"

سکینہ بیگم کے کہنے پر وہ سر دھیرے سے ہلا گیا تھا

"اور ہاں میں چاہتی ہوں کہ تم رومیصا سے بات کر کے معافی مانگ لو بچی سے، وہ شاید دکھی ہوئی ہیں، بچیوں نے بہت زور زبردستی بلایا ہے، تاکہ گھر کے فنکشن میں وہ شریک ہو سکے"

"ٹھیک ہے، میں اس سے معافی مانگ لوگا"

سکینہ بیگم کو تسلی دیتا

وہ باہر لان میں نکل آیا تھا

جہاں کافی رونقیں لگی ہوئی تھی،

یسیرہ ہانیہ نمبرون کے ساتھ ٹینیس ریکٹ تھامے کھیل رہی تھی، اور دیگر لڑکیاں انہیں دیکھتی ہوئی کمنٹس پاس کر رہی تھیں۔

مگر نحل کی نگاہیں تو صرف یسیرہ پہ ٹکی تھی جو نہایت جوش و خروش کے ساتھ کھیلے جا رہی تھی،

اس کے تمتماتے سرخ چہرے پہ طنز و استہزاء سے عاری مسکراہٹ بہت بھلی لگ رہی تھی۔

"نحل بھائی اسٹیل ہو کر آپ کو دیکھ رہئے ہیں"

لڑکیوں میں سے کسی کے کہنے پر مکمل گیم میں دھیان دیتی یسیرہ کا دھیان نحل کی جانب گیا تھا،

اور تبھی اس کا کارک مس ہو گیا۔

جس پر اسے ریکٹ دوسری لڑکی کو تھمانا پڑا تھا۔

نحل یسیرہ سے جا کر بات کرنا چاہتا تھا کہ تبھی اسے گیٹ سے اندر داخل ہوتی رومیصا نظر آئی

جس پر وہ رومیصا کی جانب بڑھ گیا تھا

ٹیبل پہ آ کر بیٹھنے تک یسیرہ کی نگاہوں نے نحل کا پیچھا کیا تھا،

جہاں اسے رومیصا کے سامنے رک کر رومیصا سے باتیں کرتے دیکھ اس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا

"آپ بہت اچھا کھیلتی ہیں یسیرہ۔۔"

تبھی ہانپتی ہوئی ہانیہ اس کے ساتھ والے چیئر پہ آ کر بیٹھتی ہوئی بولی

مگر یسیرہ کو کسی ایک ہی جانب متوجہ دیکھ ہانیہ نے بھی اس جانب دیکھا تھا

"وہ بھائی۔۔"

"تم لوگوں نے کچھ سنا ہمارے نحل کے متعلق؟"

ہانیہ کچھ کہتی وہ رکی تھی کیونکہ

تبھی تبریز اندار سے نکلتے ہوئے نہایت جوش سے چیخ کر پوچھ رہا تھا،

اس کا رخ لڑکوں کی جانب تھا جو تھوڑے دور پہ میدان میں موجود تھے

"اے سڑے ہوئے چقندر! کس خوشی کا ذکر کر رہے ہو؟"

ہانیہ نے اسے پکارا تھا

"اور تم سڑی ہوئے ٹماٹر کی سڑی ہوئی بیچ۔۔"

وہ بھلا کیوں ہانیہ کا ادھار رکھتا

"۔۔میں کہہ رہا تھا کہ نحل کی شادی ہونے والی ہیں"

تبریز یسیرہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

جس کی نگاہیں ابھی بھی نحل اور رومیصا پر تھی،

جسے محسوس کر کے تبریز نے بات بدلی تھی

"مگر وہ تو پہلے ہی ہو چکی ہیں"

"مگر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے نا پہلی بیوی نحل بیچارے کو لفٹ ہی نہیں کراتی اس لئے نحل کی شادی رومیصا سے ہونا طئے ہوئی، معاذ اور فرحان بھائی کے ساتھ"

"کیا بک رہئے ہو تم؟"

ہانیہ کو تبریز کی بات پر زرا سا بھی یقین نہیں آیا تھا،

جس پر تبریز نے اسے آنکھ ماری تھی

اور ہانیہ نے اسے تنبیہہ نگاہوں سے گھورا تھا جیسے کہہ رہی ہو اگر کچھ ہوا تو اس کے ذمہ دار تم ہو گے،

"میں تھک گئی ہوں، تھوڑی ریسٹ کر لو"

اگلے ہی پل نحل سے نظریں ہٹاتے ہوئے یسیرہ نے ان کی باتوں پر دھیان دیئے بغیر کہا تھا جیسے اس نے سنا ہی نا ہو کہ انہوں نے کیا بات کی،

"دیکھا بھابھی کو تو زرا سا بھی فرق نہیں پڑا مجھے نحل کے لئے برا لگتا ہے"

یسیرہ کے اٹھ کر اندر کی جانب جانے پر تبریز نے دل مسوس کر کے کہا تھا

مگر ہانیہ تشویش سے اندر جاتی یسیرہ کو دیکھی گئی تھی

_*_*_*_*_*_

نحل نے یسیرہ کو باہر لان میں ڈھونڈا تھا مگر وہاں اسے نا پا کر وہ اندر کمرے کی جانب بڑھا

اور کمرے میں داخل ہونے پر وہ حیران رہ گیا،

یسیرہ بیڈ پہ اپنا بیگ کھولے کپڑے رکھتی نظر آئی تھی۔

سکینہ بیگم یسیرہ کا سارا سامان ہاسٹل سے منگوا چکیں تھیں،

یہ کہہ کر کہ اب اسے یہی رہنا ہے نحل کے ساتھ تو فضول میں ہاسٹل والا نخرہ کیوں؟

"تم یہ کیا کر رہی ہو؟"

نحل نے حیرت سے اس کے قریب جاتے ہوئے پوچھا تھا

"کیا تمہیں نظر نہیں آرہا کہ میں اپنا سامان پیک کر رہی ہوں"

یسیرہ نحل کی جانب دیکھے بنا سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتی اپنے ہاتھ میں موجود تہہ کئے ہوئے کپڑوں کو بیگ میں رکھتے ہوئے بولی تھی

"مگر کیوں؟"

نحل نے اس کا بازو پکڑ اپنی جانب گھماتے ہوئے ناسمجھی سے پوچھا

"کیوں کہ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"

یسیرہ غرائی تھی،

اور مرغے کی وہی ایک ٹانگ سن کر نحل کا دماغ بھی جیسے آؤٹ ہوا تھا

"اب یہ ڈراما کیوں کرنا چاہتی ہو تم؟"

"ڈراما نا کروں تو کیا کروں کیا میں اس چیز کا انتظار کروں کہ تم مجھے۔۔"

یسیرہ سپاٹ لہجہ میں کہتے کہتے جیسے رکی تھی،

اور پھر سر جھٹکتے ہوئے نحل کو دیکھا

"تم نے تو کہا تھا کہ تم رومیصا کے ساتھ گھر بساو گے اور مجھے چھوڑ دو گے، تو پھر کب چھوڑ رہے ہو مجھے ؟، میں چاہتی ہوں یہ جلدی ہو جائے"

یسیرہ کے سرد لہجہ میں کہنے پر نحل نے لب بھینچا تھا

نحل ہمیشہ اس کے ستم اس کی تھوڑی سی نوازش پہ بھول جاتا تھا، اور وہ تھی کہ ہمیشہ ہر بات یاد رکھتی تھی، اور یاد رکھوآتی بھی تھی

"اگر تمہیں حق ہے کہ تم رومیصا کے ساتھ گھر بسا کر خوش حال زندگی گزارو تو مجھے بھی خوش حال زندگی گزارنے کا حق ہے، مسٹر نحل خان"

نحل جو لب بھینچے یسیرہ کی بات سن رہا تھا اس کی آخری بات پر اس کی آنکھیں جیسے دہک اٹھی تھی

"اور وہ خوش حال زندگی تم میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ گزارنا چاہتی ہو؟"

نحل کا جیسے رواں رواں سلگ اٹھا تھا

"اگر یہی تم چاہو تو ٹھیک اور میں چاہو تو نا ٹھیک، ایک بات تمہیں کہہ دو نحل خان کہ میں کبھی ایسے شوہر کے ساتھ رہنا نہیں پسند کروں گی جو دوناؤ کا سوار ہو، جس کی زندگی میں میرے۔۔"

یسیرہ جیسے ایک مرتبہ پھر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ گئی تھی

اور سر جھٹکتے اپنے بیگ کی جانب مڑی

"پورا کرو نا جملہ پورا کیوں نہیں کرتی؟، کیا میں پورا کر دوں؟، تم یہی کہنا چاہتی ہو نا جس کی زندگی میں میرے لئے دنیا جہاں کی نعمتیں ہو میں اسی کا ساتھ چنو گی جیسے کہ حدید خان"

نحل جھلستے لہجہ میں کہتا ہوا ایک مرتبہ پھر اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کر گیا تھا

"تمہیں جو سمجھنا ہے وہ سمجھو"

یسیرہ اپنا بازو اس کے گرفت سے نکالنے کے لئے بازو جھٹکتی ہوئی غرائی تھی، اور اس کی بات سن کر نحل کی گرفت اس کے بازو پہ مزید سخت ہوئی

تھی

"اب تم مجھے ضد پر مجبور کر رہی ہو، یسیرہ حیات، ایک بات یاد رکھنا میں ضد پر اتر آیا تو تم تباہ و برباد ہو جاوں گی"

نحل نے جیسے تپش زدہ لہجہ میں اسے تنبیہہ کی

"چلو یہ کر کے بھی دیکھ لو، اپنی تمام حسرتیں پوری کر لو، نحل خان، یسیرہ حیات تمہیں اجازت دیتی ہیں کہ تم اسے تباہ و برباد کر دو"

نحل کی تنبیہہ پر یسیرہ نے تلخ لہجہ میں جیسے اسے اجازت دی،

جس پر نحل نے اس کے بازو پہ گرفت مزید سخت کرتے ہوئے اسے جھٹکے سے نہایت قریب کیا تھا

کہ درمیان فاصلہ نا ہونے کے برابر رہ گیا تھا

اور دلوں کا فاصلہ جیسے پہلے سے کئی گز مزید بڑھا تھا

"تو پھر ٹھیک ہے یسیرہ حیات اب میں تمہیں واقعی چھوڑ دوں گا، مگر ٹھیک اس وقت جب تم مجھ سے گڑگڑا کر مجھے ہی مانگو گی، تم خود اپنے منہ سے کہو گی کہ نحل مجھے مت چھوڑو، اور اس وقت نحل خان تمہیں آزاد کر دے گا، اسے تم ایک چیلنج سمجھو، وعدہ سمجھو یا شرط"

ایک ایک لفظ اتنی تپش اور حدت لئے ہوئے تھا کہ یسیرہ جو اس کی دہکتی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی، لفظوں کی تپش اور حدت سے اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس کیا تھا

"ایسا کبھی نہیں ہو گا نحل خان کیونکہ یسیرہ حیات زندہ دفن ہونا تو پسند کرے گی مگر کسی سے گڑگڑا کر بھیک مانگنا نہیں، چاہئے پھر مقابل تم ہی کیوں نا ہو"

یسیرہ کا لہجہ پہلے سے مختلف تھا مگر مگر لہجہ کی مضبوطی اب بھی قائم تھی۔

"دیکھتے ہیں"

نحل نے جیسے طئے کر لیا تھا کہ وہ اب یسیرہ کو اپنے انا کے دیوار سے باہر نکال کر خود کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دے گا

یسیرہ حیات جو ہمیشہ نفرت و انا کے قلعے میں قید تھی،

اب جیسے نحل خان اس قلعے کا بادشاہ مقرر ہوا تھا۔

---*-----*----*----*----

"یسیرہ۔۔۔"

ہانیہ کمرے کا دروازہ ناک کرتی ہوئی اسے پکارتی اندر داخل ہوئی تھی

جہاں سرخ چہرہ لئے یسیرہ کو گلاس تھامے گھونٹ گھونٹ پانی پیتے دیکھ اس نے کمرے کا جائزہ لیا،

"آپ نے کہی تبریز کی بات کو سچ تو نہیں سمجھ لیا تھا؟"

ہانیہ نے پریشانی سے بیڈ پہ کھلا سوٹ کیس اور کمرے میں سامان کو بکھرا دیکھ پوچھا جس پر یسیرہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

ہانیہ کو اس کی آنکھیں سرخ محسوس ہوئی تھی

"تبریز نے یونہی مزاقا جھوٹ بولا تھا، شادی نہیں ولیمہ ہونے والا ہے وہ بھی آپ کا اور نحل بھائی کا، آپ کے پیرینڈز سے بھی بات کی ہیں تائی امی نے"

ہانیہ کی بات سن کر یسیرہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا

"مزاقا جھوٹ۔۔!"

یسیرہ نے لبوں کو دانتوں کے درمیان سختی سے بھینچتے ہوئے ہاتھ میں موجود کانچ کے گلاس پر گرفت سخت کی تھی

اور پھر اگلے ہی پل اس نے گلاس کو پوری طاقت سے ٹیبل پہ پٹخا تھا

جس کے سبب نازک سا گلاس اس کے ہاتھوں کے درمیان ٹوٹتا ہوا اس کے ہتھیلی کو زخمی کر گیا تھا

"یہ کیا کیا آپ نے؟"

یسیرہ کے اس انتہا اقدام پہ جیسے ہانیہ شل ہوئی تھی،

"تبریز کہاں ہے؟"

اس نے آگے بڑھ کر فورا یسیرہ کے خون سے لہولہان ہوتے ہاتھ کو تھامنے کی کوشش کی تھی،

جسے یسیرہ جھٹک گئی تھی اور سخت برفیلے لہجہ میں پوچھ رہی تھی

****

"آئیندہ اگر مجھ سے مذاق میں بھی ایسا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی"

محفل میں راجہ اندر بنا بیٹھا تبریز جو اپنے چٹکلوں سے محفل میں سب کی توجہ کا مرکز تھا،

اس وقت دنگ ہوا جب پانی کی بوچھاڑ اس کے چہرے پہ پڑی،

ہاتھوں سے چہرہ صاف کرنے کے بعد جیسے ہی اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے یسیرہ کو شدید غصے میں دیکھا اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑے تھے۔

جو ہاتھ خالی گلاس لئے اسے وارن کر رہی تھی، گلاس خالی اس لئے تھا کیونکہ وہ اس گلاس کے پانی سے تبریز کا منہ دھلا چکی تھی

تبریز کو تنبیہ کرنے کے بعد وہ رکی نہیں تھی

اس کے جانے کے بعد بھی کئی پل ہال میں اتنا سناٹا چھایا ہوا تھا کہ یوں لگا جیسے ابھی ابھی وہاں سے کوئی طوفان گذرا ہو۔

"تم نے ایسا کیا کیا جو وہ اتنے غصے میں تھیں؟"

وہ سب جو حیران تھے یسیرہ کی اس حرکت پر علی نے سب سے پہلے حیرت کدے سے نکلتے ہوئے پوچھا

"وہ۔۔کچھ نہیں۔۔کچھ آفس کا پرسنل ایشو تھا"

تبریز جو خفت سے سرخ ہو رہا تھا، سبھی کو اپنی جانب متوجہ دیکھ وہ ہکلا کر بولا، اب صحیح بات تو وہ کہنے سے رہا کیوں کہ پھر ہر ایک سے الگ الگ چھاڑ پڑتی، اور پھر یسیرہ نے تو صرف مارنے کی دھمکی تھی اسے پورا یقین تھا کہ نحل نے سن کر تو اسے جان سے مار ہی دینا تھا

"ایسا کون سا ایشو تھا جس نے یسیرہ بھابھی کو اتنا غصہ دلا دیا؟"

وہ سب جاننے پہ بضد تھے،

جس پر تبریز اگلے ہی پل وہاں سے بھاگ نکلا تھا

جہاں اس کی مڈبھیڑ نحل سے ہوئی تھی

"پرسنل ایشو؟"

نحل نے ابرو آچکا کر پوچھا تھا

"اب تم جان کو آجاؤ، ایک وہ تمہاری بیوی کم تھیں کیا؟، بھرے مجمع میں بے عزت کر کے چلی گئیں"

تبریز ناراضگی سے کہتا پیر پٹختے ہوئے وہاں سے گیا تھا

کیونکہ یہی ایک طریقہ تھا نحل سے بچنے کا

جسے نحل نے آخر تک دیکھا تھا، دوسروں کی طرح اس کے دل میں بھی یہ سوال تھا کہ آخر تبریز نے ایسا کیا کر دیا تھا؟،

خیر یسیرہ کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی

وہ تو تھی ہی ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کو طوفان بنا دیتی تھی

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنا چاہتا تھا مگر کوئی چیز تھی جو اسے قطعی غیر آرام دہ کر رہی تھی، اور تبھی اسے یاد آیا کہ وہ یسیرہ کا ہاتھ تھا، کسی نے نوٹس کیا تھا یا نہیں مگر نحل نے اس کے زخمی خون سے لھتڑے ہتھیلی کو نوٹس کیا تھا

آخر یسیرہ کی ہتھیلی اتنی زخمی کیسے ہو گئی؟

مگر اس سے اسے کیا؟،

اسے تو یسیرہ کو تباہ کرنا تھا، اپنے قدموں میں گرانا تھا

اگلے ہی پل یہ ذہن میں آتے ہی اپنے مضطرب دل کو جو یسیرہ کے پاس جانے کے لئے تڑپ رہا تھا، پیروں سے کچلتیے ہوئے لڑکوں کی جانب بڑھا جو یسیرہ کے غصے کی وجہ کا اندازہ لگانے میں مشغول تھے

___*____*____*____*____

چونکہ آج سٹر ڈے نائٹ تھا تو سب رت جگا منا رہے تھے، اور اوپر سے شادی کا دن بھی نہایت قریب تھا جس پہ گھر کے اندر بیٹھے بڑے ڈسکس کر رہے تھے اور باہر لڑکے اپنے مخصوص مقام پر یعنی کے پلے گراونڈ میں کھیل رہے تھے اور لڑکیاں لان میں ٹیبل کے گرد لگے چیئر پہ بیٹھی شاپنگ سے متعلق باتوں میں مصروف تھی،

یسیرہ اپنے سیل فون پہ جھکی لڑکیوں کی شاپنگ کے متعلق باتوں سے قطعی لاپرواہ تھی، جبھی اس کے بازو کے چیئر پہ کسی کو بیٹھتے محسوس کر کے اس نے سر اٹھایا تھا

"ہانیہ کیا تم نے وہ ویڈیو۔۔"

اس کے دانست میں کہ وہ ہانیہ تھی کہتی ہوئی جیسے ہی اس نے اسے دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے وہ ساکت ہوئی تھی کیونکہ وہ رومیصا تھی

"وہ ہانیہ سب کے لئے چائے لا رہیں ہیں"

جو اس کے دیکھنے پر مسکراتے ہوئے بولی تھی

رومیصا کے مسکرا کر کہنے پر یسیرہ نے اپنے ابرو آچکا کر اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا تھا

"چائے لے لو سب۔۔"

تبھی ہانیہ بڑا سا ٹرے اٹھائے زور سے پکارتے ہوئے آئی تھی

اور ٹرے کو ٹیبل پہ رومیصا اور یسیرہ کے سامنے دھیرے سے رکھا تھا

اس کی آواز سن کر لڑکے اپنا گیم روک کر چائے کے لئے آئے تھے،

ان میں نحل بھی تھا،

یسیرہ اور رومیصا کی اس کی جانب پشت تھی اس نے ان کے پشت کی جانب سے ہلکا سا جھکتے ہوئے چائے کے کپ کو اٹھایا تھا

"نحل میرے لئے بھی ایک کپ"

تبھی پیچھے سے بھاگ کر آتے ہوئے تبریز نے اس کے قریب رکتے ہوئے کہا تھا، جس کے سبب نحل کو ہلکا سا دھکا لگا تھا،

دھکا لگنے کے سبب نحل نے خود کو تو گرنے سے بچا لیا تھا مگر اپنے ہاتھ میں تھامے کپ کو گرنے سے نہیں بچا پایا تھا جو ٹیبل پہ رکھے رومیصا اور یسیرہ کے ہاتھ پر جا گرا تھا،

گرم گرم چائے گرنے کے سبب رومیصا نے بے ساختہ زور سے سسکی لی تھی

جس کی جانب سبھی فوراً پریشان ہوتے ہوئے متوجہ ہوئے تھے

"آئی ایم سوری"

نحل تبریز کو بری طرح گھورتا اگلے ہی پل رومیصا کی بازو والی چیئر گھسٹ کر بیٹھا تھا، اور ٹشو باکس سے ٹشو کھینچتا رومیصا کے ہاتھ پہ گرے چائے کو صاف کرنے لگا تھا

تبھی کوئی اندر سے آئنٹمنٹ لے آیا تھا جو اس نے نحل کو تھمایا جسے تھام کر نحل اگلے ہی پل رومیصا کے ہاتھ کے پشت پر دھیرے سے لگا رہا تھا۔

سب کی توجہ رومیصا کی جانب تھی اور یسیرہ اپنے ہاتھ کے پشت کو گھور رہی تھی،

چائے کی زیادہ مقدار اسی کے ہاتھ پہ گری تھی، جس کی تکلیف وہ دانت پہ دانت جما کر برداشت کر گئی تھی۔

اگلے ہی پل وہ نحل پر ایک نگاہ ڈال کر جو رومیصا کے زخم پہ مرہم لگانے میں مصروف تھا کرسی گھسیٹ کر اٹھی تھی

"یسیرہ آپ کا ہاتھ؟"

ہانیہ نے قریب سے گذرتے یسیرہ کی سرخ ہوتی کلائی دیکھ بے ساختہ کہا تھا جس پر دھیان دیئے بنا ہی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

اور نحل جو رومیصا کو ائنٹمنٹ لگا رہا تھا اس نے سر اٹھا کر اندر جاتی ہوئی یسیرہ کا پشت دیکھا تھا

کافی رات میں وہ کمرے میں پہنچا تو یسیری اسے بیڈ پہ اپنی سائڈ سوئی ہوئی نظر آئی، وہ کپڑے تبدیل کر کے آ کر بیڈ پہ آ کر لیٹا تھا کہ پھر بے قراری سے اٹھ بیٹھا اور اگلے ہی پل اٹھ کر یسیرہ کے جانب جا کر دھیرے سے جھک کر اس کا ذخمی ہاتھ دیکھنے سے خود کو روک نہیں پایا تھا۔

جس پر یسیرہ نے کچھ نہیں لگایا تھا، نا ہی شام والے ذخم پر اور نا ہی جھلسی ہوئی کلائی پہ، اس نے لب بھینچ کر یسیرہ کو سپاٹ نظروں سے دیکھا تھا

جو آنکھیں بند کئے ہوئے سوئی تھی۔

نحل کو اس کا چہرہ سرخ سرخ سا لگا تھا، یا شاید یہ اس کا وہم تھا اگلے ہی پل وہ سر جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

_*____*____*___*____*__

دوسرے دن جب وہ اٹھی تو نحل کمرے میں نہیں تھا،

واش روم جاتے وقت اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بے ساختہ اس کی نگاہیں اپنے ہاتھ پہ گئی جہاں ہتھیلی پہ ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔

آج نحل کو بقیہ گاؤں کا وزٹ کرنا تھا جنھوں نے ایگریمنٹ کو توڑا تھا،

اس دن صرف ایک ہی گاؤں میں اس کا جانا ہوا تھا۔

یسیرہ تیار ہو کر نیچے آئی تو وہ سب ناشتے سے فارغ ہو چکے تھے،

اور ہانیہ نحل سے کہہ رہی تھی

"بھائی ہمیں آپ جاتے وقت شاپنگ مال تک چھوڑ دیں گے؟"

نحل کے پیچھے پیچھے رومیصا اور کچھ دوسری لڑکیاں ہانیہ کے ساتھ چل رہی تھی جس پر نحل مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گیا تھا،

تبھی اس کی نگاہ سیڑھیوں سے اترتے یسیرہ پر پڑی تھی، جس پر سے نظریں وہ اگلے ہی پل ہٹا گیا تھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا

اس کے پیچھے ہی لڑکیاں بھی گئی تھیں

یسیرہ بھی بنا ناشتہ کئے ہی ان کے پیچھے گئی،

مگر اس سے پہلے کہ وہ ان تک پہنچتی نحل اور لڑکیاں کار میں بیٹھ کر جا چکی تھی

"مجھے کیوں پیچھے چھوڑ دیا؟، جانتے ہو ناگاؤں جانا ہے، پیچھلی مرتبہ تم بنا بات چیت کئے ہی واپس آ گئے تھے"

تھوڑی دیر بعد ہی یسیرہ نحل کو کال کر کے تیوری چڑھائے کہہ رہی تھی

"میں نے تمہیں اس لئے چھوڑ دیا کہ مجھے اب تمہاری ضرورت نہیں ہے، اور یسیرہ حیات میرا کام میں تم سے ذیادہ اچھے سے جانتا ہوں"

سرد لہجہ میں کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا

جس پر یسیرہ سیل فون سامنے کئے لبوں کو دانتوں میں دبائے کئی پل تک دیکھی گئی تھی

_____*_____*____*____*____*____

نحل جب گاؤں پہنچا تو وہاں پولیس فورس پہلے سے موجود تھی، اور ساتھ گاؤں کے لوگ بھی جمع تھے جو انہیں دیکھ کر آگ بگولہ ہو رہے تھے، انکی آرگینک فارمنگ سے ناراضگی کی وجہ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ کسانوں نے اپنا اگایا ہوا اناج حسب معمول جب ٹرک بھر بھر کے آرگینک فارمنگ کے اسٹورز پہ بھیجا تو کچھ دونوں بعد وہ سب اناج واپس انہیں یہ کہہ کر لوٹا دیا گیا تھا کہ

ان اناجوں اور سبزیوں میں کیمکل کمپوزیشن پائے گئے ہیں، جسے سن کر تو کسانوں کی نیند اڑ گئی تھی کیونکہ وہی اناج ان کے روزی روٹی کا ذریعہ تھا جنھیں آرگینک فارمنگ نے لوٹا دیا تھا،

اور تب "انسٹنٹ فارمنگ" کمپنی نے انہیں سپورٹ کیا تھا

اور تب جا کر کسانوں نے آورگنک فارمنگ سے اپنا کانٹریکٹ توڑ کر "انسٹنٹ فارمنگ" سے کانٹریکٹ کر لیا۔

کسانوں کی شکایت سن کر جب نحل نے آرگینک فارمنگ میں تحقیق کروائی تو پتا چلا کسانوں کے اناج کا ٹرک اسٹور تک کبھی پہنچا ہی نہیں تھا۔

تو واپس لوٹانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔

یہ یقینا "انسٹنٹ فارمنگ" کی سازش تھی، جسے وہ بغیر ثبوت کے تو پروف نہیں کر سکتے تھے۔

پھر بھی نحل نے انہیں کافی سمجھانے کی کوشش کی کہ انسٹنٹ میڈیسن ان کے کھیت کے لئے صحیح نہیں ہے، نا صرف کھیت کے لئے بلکہ استعمال کرنے والوں کے لئے بھی نقصان دہ ہے، اور یہ کہ ان کا اناج تو کبھی اسٹور پہنچا ہی نہیں تھا، مگر کسانوں نے اس کی ایک نہیں سنی۔

باقی کے بقیہ گاؤں کے ساتھ بھی یہی حادثہ ہوا تھا جس کے سبب انہوں نے آرگینک فارمنگ سے کانٹریکٹ توڑ کر، "انسٹنٹ فارمنگ" کے ساتھ کانٹریکٹ کر لیا تھا۔

کسی گاؤں کے کسی بھی کسان نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔

اور پھر وہ تھکا ہارا واپس لوٹا تھا،

"ہار گئے نا؟، کسانوں کو منا نہیں پائے چچ۔۔"

جب اس کا سامنا آفس میں حدید خان سے ہوا،

حدید خان نے نہایت استہزاء مسکراہٹ اس پر اچھالتے ہوئے کہا تھا

"تو ان کسانوں کے ساتھ کنٹریکٹ کرنے کے لئے تم نے ایسا اوچھا ہتھکنڈا استعمال کیا تھا؟؟"

"بلکل میرے جعلی بھائی بنا ہتھکنڈوں کے کامیابی جو ممکن نہیں"

حدید خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا تھا

"اور پرسوں انسٹنٹ فارمنگ کو سرکاری طور پر اپروول مل جائے گا، پھر ملک کا ہر کسان اسے استعمال کرے گا"

"تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟، یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو نا کہ کسانوں کو اس سے نقصان ہو گا"

"کسے پرواہ ہے؟، جب استعمال کرنے والوں کو ہی سمجھ نا ہو کہ وہ جو استعمال کر رہے وہ صحیح ہے یا غلط تو ہم کیا کرے؟، ویسے میرے سی ای او بننے کی پارٹی میں آنا ضرور"

حدید لاپرواہی سے کہہ رہا تھا آخر میں مسکرا کر اسے کہتا آگے بڑھ گیا تھا

*___*___*___*___*

سیڑھیوں سے تیزی سے اترنے کی چکر میں وہ کسی سے ٹکرائی تھی، ٹکرانے والا اس ہلکی سے مڈبھیڑ سے گرنے ہی والا تھا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گرنے۔سے روک گئی،

پھر جو نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے رومیصا کو دیکھ اس کی بھویں تھی تھی

"مجھے تو آتا ہی نہیں دیکھ کر چلنا کیا تمہیں بھی نہیں آتا؟، اگر ابھی گر جاتی تو کانچ کی گڑیا ٹوٹ جاتی نا"

رومیصا یسیرہ کے طنز پر پہلے تو حیران نظر آئی پھر اگلے ہی پل اس کے چہرے کا رنگ بدلا

"ویسے ایک بات سمجھ نہیں آئی کیا تمہیں واقع اتنی تکلیف ہوئی تھی جتنا تم ظاہر کر رہی تھی؟"

وہ رومیصا کے ہاتھ کے پشت کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی، جس پہ اب کوئی نشان نہیں رہا تھا

"کیا ہوا ہو رہا ہے؟"

اپنے پیچھے سے آتے نحل کی آواز پہ یسیرہ نے مڑ کر دیکھا تھا جو اسے نہیں رومیصا کو دیکھ رہا تھا

"یہ مجھ سے کہہ رہیں تھیں کہ میں نے کل ہاتھ جل جانے کا دیکھاوا کیا تھا"

یسیرہ رومیصا کی روہانسی آواز پہ حیران ہوتی حیرت سے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی

"اوہ مائے گڈنیس یہ تو سچ میں کانچ کی گڑیا ہے۔"

رومیصا کی آنکھوں میں آنسوں جھلملاتے دیکھ وہ بے ساختہ طنزیہ انداز میں بولی جس پر نحل نے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا

"تم نے ایسا کہا تھا؟"

نحل نے ناگواری سے اس سے پوچھا

"ہاں"

"رومی سے معافی مانگو"

وہ بے نیازی اقرار کرتی وہاں سے جانا چاہتی تھی کہ نحل اس کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے سرد لہجہ میں بولا

"رومی۔۔؟"

یسیرہ نے ابرو اچکا کر استہزاء انداز میں پوچھا ساتھ ہی اس کے لبوں پہ استہزا مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی

"میں نے کہا معافی مانگو"

نحل نے اس کے بازو پہ دباؤ ڈالتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا تھا

جس پر یسیرہ نے کئی لمحہ اس کے سیاہ سخت تاثرات والے چہرے کو اور آنکھوں کو دیکھا

"مجھے معاف کر دو"

نحل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہی اس نے کہا تھا

اور پھر رومیصا پہ ایک نگاہ ڈالتی نحل کے کمزور ہوتے گرفت سے بازو کھینچتے ہوئے وہ نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی

سیڑھیاں اترنے کے بعد اس نے گردن موڑ کر اوپر کی جانب دیکھا جہاں نحل رومیصا سے کچھ کہہ رہا تھا

اور نحل نے رومیصا سے بات کرتے ہوئے ایگزٹ دور سے نکلتے یسیرہ کو دیکھا تھا

وہ کمپنی میں داخل ہو رہا تھا کہ اسے وہ دیکھی تھی اور اس کے ساتھ حدید خان کو دیکھ نحل کی مٹھیاں بھنجی تھی

"تم نے کہا تھا کہ تمہیں میری ضرورت نہیں ہے"

یسیرہ نے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے لمحہ بھر کے لئے اس کے پاس رک کر دھیمے جتاتے ہوئے لہجہ میں کہا تھا،

اور پھر حدید خان کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی

نحل نے پلٹ کر انہیں گاڑی میں ساتھ جاتے دیکھا تھا

لفٹ میں داخل ہو کر اس نے غصے کی شدت میں کئی مکے لفٹ کی دیوار پہ برسائے تھے۔

پہلے ہی وہ بہت پریشان تھا کہ پرجیکٹ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، کسانوں نے واپس آنے سے صاف انکار کر دیا تھا،

جس سے ایک طرح سے آرگینک فارمنگ کو نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا،

اور انسٹنٹ فارمنگ منافع میں تھی

ایک طرح سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ہار چکا تھا،

اور دوسری طرف یسیرہ تھی، اس نے کہا کہ اسے اس کی ضرورت نہیں اور اس مان بھی لیا، اور حدید خان کی جانب ہو گئی

لوگ سمجھتے کیوں نہیں کہ جو کہتے ہیں کہ مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے، در حقیقت انہیں ہی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے

____*_____*___*_____

وہ کمپنی سے گھر آیا تو اسے وہ بقیہ لڑکیوں کے ساتھ لان میں نظر آئی ہانیہ اس کا ایک ہاتھ پکڑے مہندی لگا رہی تھی اور وہ سیل فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی۔

ایک غصے بھری نظر اس پر ڈال کر وہ اندر بڑھ گیا تھا

"اٹھو میری بات سنو"

ابھی یسیرہ نے سیل فون رکھا ہی تھا کہ وہ غضیلے تاثرات کے ساتھ اس کے پاس آتے ہوئے بولا تھا

"کیا ہوا؟"

یسیرہ اس کے غصہ والا چہرہ دیکھ حیران ہوئی تھی،

صرف وہی نہیں باقی لڑکیوں نے بھی حیرت سے نحل کا طیش زدہ چہرہ دیکھا تھا، وہ سب پہلی مرتبہ نحل کو اس طرح غصے میں دیکھ رہے تھے

"میں نے کہا اٹھو"

اگلے ہی پل جھک کر یسیرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا بولا تھا

"بھائی مہندی"

ہانیہ نحل کے یسیرہ کے مہندی لگے ہاتھ کو پکڑتے دیکھ بے ساختہ چیخی

جس پر دھیان دیئے بنا نحل یسیرہ کو کھینچتا ہوا لے گیا تھا۔

یسیرہ نے خاموش نظروں سے غصے میں نظر آتے نحل کو اور پھر ہاتھ کو دیکھا جسے نحل تھامے ہوا تھا، یسیرہ کی ہتھیلی پکڑ کر لے جانے کے سبب یسیرہ کی گیلی مہندی نا صرف بگڑ چکی تھی بلکہ نحل کے ہتھیلی پہ بھی مہندی لگ گئی تھی،

جس کا شاید احساس بھی نحل کو نہیں تھا

نحل اسے کھینچتے ہوئے ایک کمرے میں لے گیا تھا اور کمرے میں پہنچ کر اس کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا تھا

"کیا ہوا؟"

اس نے بیڈ پہ سرخ متورم آنکھیں لئے بیٹھی رومیصا دیکھ نحل سے پوچھا

"تم نے رومی سے بدتمیزی کی؟"

"میں نے؟"

یسیرہ نے حیرت سے پوچھتے ہوئے رومیصا کو دیکھا

جو روہانسی شکل بنائے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"تمہیں میں نے معافی مانگنے کا کہا تھا اس لئے تم نے رومی کے ساتھ نا صرف بدتمیزی کی بلکہ پیپر اسپرے سے اس کے آنکھوں میں اسپرے بھی کیا تھا، دیکھ رہی ہو رومی کی آنکھ"

نخل کے غرا کر کہنے اس نے رومیصا کے سامنے سنٹرل ٹیبل پہ رکھے پیپر اسپرے کو دیکھا اور پھر رومیصا کی آنکھوں کو جو سرخ ہو رہی تھی

"اگر میں نے ایسا کیا بھی ہو تو تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے؟"

"یسیرہ حیات کیا یہ کافی نہیں تھا کہ تم مجھے پریشان کرتی ہو؟، اب میرے آس پاس کے لوگوں کو بھی تم اس طرح پریشان کروں گی؟"

یسیرہ کے شرمندہ ہونے کے بجائے مزید تیوری چڑھا کر پوچھنے پر نخل کو مزید غصہ آیا تھا

"میں نے کسی کو پریشان نہیں کیا نا ہی تمہیں اور نا ہی تمہارے آس پاس کے لوگوں کو"

"اوہ اچھا؟"

"مجھے پتا ہے کہ تم کبھی نہیں سدھر سکتی،اس لئے رومی سے ایک مرتبہ پھر معافی مانگو اور اب ساتھ میں یہ بھی کہوں کہ تم آئیندہ اسے پریشان نہیں کروں گی"

"میں نہیں کہوں گی"

نحل کے کہنے پر اس نے صاف منع کیا

"تم کہو گی یسیرہ حیات"

نحل کے سخت لہجہ میں تحکم سا تھا

"ٹھیک ہے۔۔"

اس کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جیسے اس نے کہتے ہوئے سر ہلایا تھا

اور رومیصا کی جانب بڑھی جو اسے منتظر نظروں سے دیکھ رہی تھی

"سوری۔۔آئیندہ ایسا نہیں کروں گی اگر تم مجھ پر جھوٹا الزام نا لگاؤ تو"

یسیرہ رومیصا تک جاتی جھک کر پیپر اسپرے اٹھا کر اس کے آنکھوں میں اسپرے کرتے ہوئے اطمینان سے بولی

جس پر رومیصا نے تکلیف سے کراہتے ہوئے فورا آنکھوں کو ہاتھوں سے ڈھانپا تھا

"یہ کیا کیا تم نے؟"

نحل نے فوراہی آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے حیرت سے پوچھا

"میں تو غلطی کرنے کے بعد بھی معافی نہیں مانگتی کجا بنا غلطی کے معافی مانگو تم چاہتے تھے کہ میں معافی مانگو، مگر اس کے لئے غلطی کرنا بھی تو ضروری ہوتا ہے نا اس لئے پہلے غلطی کیا پھر معافی مانگا"

یسیرہ لاپرواہی سے کہتی وہاں سے گئی تھی

_____*____*___*____

آج حدید خان کے بقول حدید خان "انسٹنٹ میڈیسین فار اگریکلچر" کو سرکاری پیمانے میں اپرول ملنا تھا، جو حدید خان کی کامیابی پر مہر کا کام کرنے والا تھا،

اور پھر اس کے بعد اسے سی ای او بننے سے کوئی بھی روک نہیں پائے گا۔

یسیرہ صبح سے ہی غائب تھی یقینن حدید خان کے اس کامیابی پر اس کے ساتھ ساتھ ہو گی،

بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے نحل نے سوچا تھا،

جسے سوچ کر اس کا پہلے سے درد رسے پھٹتا دماغ مزید درد کرنے لگا تھا۔

قسمت نے اسے موقع ضرور دیا تھا، مگر وہ خود کامیاب نہیں ہو پایا۔

وہ آج پھر اس جگہ آ کھڑا ہوا تھا جہاں سے چلا تھا۔

ایک دن کی بادشاہت کے بارے میں تو اس نے سنا تھا

مگر اس کی قسمت نے اسے تیس دن کی بادشاہت عطا کی تھی،

جسے اگر وہ چاہتا تو اس بادشاہت کو کائم رکھ پاتا مگر وہ شاید اس لائق ہیں نہیں تھا، یا پھر دنیا بدل چکی تھی

اس جیسا کے مقابل دنیا حدید خان کو قبول کرنا پسند کرتی تھی۔

اس کے ہاتھ سے پھر سے سب کچھ پھسل گیا تھا،

قسمت، کمپنی،اور یسیرہ حیات۔۔

پہلے کا نحل خان یسیرہ حیات کے بغیر جیتا آیا تھا،اور جی سکتا تھا

مگر اب جو نحل خان وجود میں آیا تھا،اس نے صرف یسیرہ حیات کے ساتھ جینا سیکھا تھا،وہ یسیرہ حیات کے بغیر کیسے جیئے گا بھلا؟

"نحل خان مبارک ہو۔۔"

وہ سخت ٹینس،آزردگی سے اپنے تکلیف دہ سوچوں میں گم تھا،کہ دروازہ دھاڑ سے کھول کر اندر آتے لڑکوں کے ہجوم نے ساتھ میں گرج کر اسے مبارک باد پیش کی تھی

جسے وہ زرا سا بھی سمجھ پاتا کہ اگلے ہی پل وہ سب اس کے اوپر تھے،

ہر کوئی اسے تھپتھپا کر مبارک باد پیش کر رہا تھا،

اور وہ حیرت سے دنگ انہیں دیکھے گیا تھا،کہ آخر وہ اسے مبارک باد پیش کیوں کر رہے تھے؟

"یہ مبارک بادی کس خوشی میں؟"

ان کے جوش خروج جو کافی دیر بعد تھما تب جا کر نحل نے تحمل سے پوچھا

"کیا تم نہیں جانتے؟"

وہ سب جیسے اس کی بے خبری پہ حیران ہوئے تھے

"یہ دیکھو۔۔"

اگلے ہی پل اریاز سیل فون اس کے ہاتھ میں تھماتا بولا جس میں ایک ویڈیو چل رہی تھی

"حدید خان کا پراجیکٹ بلکل ہی فلاپ ہو گیا، جس اسٹیٹ کے وزیر کے ذریعے وہ اپنے انسٹنٹ فارمنگ کے اپرول کا علان کروانا چاہتا تھا اسی نے اس پر جیکٹ کو بینڈ کروا دیا۔۔"

نحل وڈیو دیکھ رہا تھا

اور تبریز جوش وہ خروش سے خلاصہ کر رہا تھا

"ناصرف پراجیکٹ کو بلکہ پوری انسٹنٹ کمپنی کو بھی بند کروا دیا ہے، وزیر صاحب نے، حدید خان نے جس کمپنی کو چنا اسے اوپر پہنچانے کے بجائے مٹی میں ملا دیا، اس حساب سے تو حدید خان سی ای او کی پوسٹ سے خارج سمجھو، اور ہمارا نیا سی ای او اب تم ہی ہو"

تبریز نے نہایت خوشی سے کہا تھا

"مگر یہ کیسے ہوا؟"

نحل نے حیرت سے ان کی جانب سر اٹھا کر دیکھتے ہوئے پوچھا

"تمہارے قسمت کا کمال ہے"

تبریز نے شرارت سے آنکھ مار کر کہا

" صحیح کہا نحل کی قسمت کی تو میجک سے بھری ہوئی ہیں، پہلے اچانک ہی سی ای او بن جانا، اور اب جب لگ رہا تھا کہ نحل ہار جائے گا، تو قسمت کا میجک ایک مرتبہ پھر چلا اور نحل ہار کر بھی جیت گیا "

وہ سبھی نحل کی قسمت کے بارے میں قیافے لگا رہے تھے

سبھی خوش تھے، پر جوش سے تھے،

نحل خوش بھی تھا اور حیران بھی۔

کیا واقعی وہ سی ای او بن چکا تھا؟

اور اس کا جواب اسے ہفتے کے آخر میں مل گیا تھا۔

جب احسان خان نے اسی جگہ انہی لوگوں کے سامنے جہاں اسے اچانک ہی کینڈیڈیٹ کی طرح چنا گیا تھا، اس کے سی ای او بننے کا علان کیا۔

ناممکن دنیا میں کچھ بھی نہیں،

اس دن نحل خان کو "دالائف میڈیسن کمپنی" کا سی ای او بن کر احساس ہوا تھا

اگر ناممکن نامی کچھ ہو بھی تو قسمت اسے ممکن کر دیکھاتی ہیں۔

وہ تیس دن پہلے تک ایک عام سا نہایت ہی عام سا گیا گزرا سا انسان تھا، جو دنیا سے اتنا بے زار آچکا تھا کہ خود کشی کرنے والا تھا،

اس کے پاس کچھ نہیں تھا اور آج تیس دن بعد اس کے پاس سب کچھ تھا۔

وہ بھی اب کہہ سکتا تھا کہ اس کے پاس دنیا جہاں کی دولت تھی،

اور اب اس کی جان کی قیمت بھی انمول تھی، جسے وہ کل بے مول سمجھ کر ذائع کر رہا تھا۔

__*____*____*___*____

نحل سی ای او بن کر پہلی مرتبہ اپنی کمپنی میں آیا تھا جہاں ایک مرتبہ پھر ایمپلائز نے اس کا خیر مقدم پھولوں کے ساتھ کیا،

ہر کوئی نہایت خوشی سے اسے مبارک باد پیش کر رہا تھا۔

جسے مسکرا کر قبول کرتے، اپنے دل کے ہزار ناراضگی کے باوجود وہ یسیرہ کو ڈھونڈ رہا تھا۔

نظریں جیسے چاروں طرف اسے ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ وہاں نہیں تھی

وہ مبارک باد وصول کرتا اپنے آفس روم میں آیا،

کئی لمحہ بے قراری سے اس کا انتظار کرنے کے بعد وہ روم سے نکل آیا تھا کہ اسے کوریڈور میں آگے یسیرہ اور حدید خان ساتھ جاتے دیکھے،

ساری خوشی، کامیابی کا سرور جیسے اس نے ملیامیٹ ہوتا محسوس ہوا تھا

اگلے ہی پل

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ بھی ان کے پیچھے بڑھا تھا

وہ دونوں ہی حدید کے روم میں داخل ہوئے تھے،

اپنے چٹختے اعصاب کے ساتھ جب نحل حدید کے آفس روم کے سامنے پہنچا، دروازہ ہلکا سا کھلا دکھا، جس میں سے ان دونوں کی آواز باہر تک آ رہی تھی۔

"یہ پچاس کروڑوں کی رقم ہے"

"پچاس کروڑ۔۔"

حدید کے بعد اسے یسیرہ کی آواز آئی جس میں تحیر کے ساتھ ساتھ عجیب سی کھنک بھی موجود تھی

جسے محسوس کر کے نحل کے اندر کچھ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔

وہ یسیرہ کے متعلق سب جانتا تھا مگر پھر بھی جیسے اس کی حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کے بعد وہ نئے سرے سے اذیت کی نئی کھائی میں جا گرتا تھا

"نحل نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا میرے پاس کچھ بھی نہیں رکھا اگلے کچھ گھنٹوں میں میں واپس امریکہ لوٹ جاؤں گا، اور یسیرہ یہ سب کچھ آپ کا ہے اگر آپ میرے ساتھ چلیں۔۔یقین مانیں میں آپ کو وہ سب دے سکتا ہوں جو۔۔"

"سر میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا۔۔"

حدید کے کہنے پر یسیرہ جیسے اس کی بات کاٹتی کہہ رہی تھی جسے سن کر نحل جو نہایت ضبط سے خود کو روکا ہوا تھا اندر داخل ہونے سے خود کو نہیں روک پایا کیونکہ وہ نہایت اچھے سے جانتا تھا کہ یسیرہ نے بھلا حدید سے پہلے بھی کیا کہا ہو گا؟

نحل کے اندر داخل ہونے پر یسیرہ اور حدید نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا تھا

"اگر آئندہ میری بیوی کے ارد گرد بھی نظر آئے تو جان سے مار دوں گا تمہیں"

سراپا دہکتے ہوئے نحل نے حدید کا کالر مٹھی میں جکڑ کر حدید کو جھٹکتا دیتے ہوئے کہا تھا،

"بیوی؟"

حدید جو نحل کے بنا اجازت کمرے میں داخل ہونے اور پھر اس کے بعد سیدھا اس کے گریبان پکڑنے پر مشتعل ہوا تھا

مگر اگلے ہی پل نحل کے منہ سے بیوی کا لفظ سن کر وہ جیسے ششدر رہ گیا تھا

جس کی وضاحت دینے کی ضرورت نا سمجھتے ہوئے نحل نے اگلے ہی پل یسیرہ کے بازو کو سختی سے مٹھی میں دبوچا اور کھینچتا ہوا باہر لایا تھا،

"تم نے آخر تک اسے یہ نہیں بتایا کہ تم میری بیوی ہو، آخر کیوں؟ تاکہ اس کے ساتھ جا سکو ہے نا؟، تم مجھ سے علیحدگی بھی اسی لئے چاہتی تھی تاکہ حدید خان کو اپنا سکو"

کاریڈور میں لا کر اسے جھٹکے سے چھوڑتا اس کی جانب مڑ کر وہ غرایا تھا

"اور حدید کو اس لئے چننا چاہتی تھی کہ وہ تمہیں پیسوں میں تول سکتا تھا، اور میں نہیں۔۔، اگر اب بھی میں نا روکتا تو پچاس کروڑ کے لئے تم تھام لیتی تھی نا اس کا ہاتھ۔۔"

نحل اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے شدید اشتعال سے بولا تھا

جو ساکت سی کیفیت میں اسے سنتی قدموں کو پیچھے ہٹاتی کوریڈور کے دیوار سے جا لگی تھی

"تم پیسوں کے لئے کیا اتنا گر سکتی ہو یسیرہ؟ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا، مجھے یہ سوچ کر ہی گھن سی آ رہی ہے کہ تم جیسی میری بیوی ہے"

نحل حقارت زدہ آگ برساتے لہجہ میں کہتا

پلٹ گیا تھا دیوار سے لگی یسیرہ نے اسے لمبے لمبے ڈگ بھرتے دور جاتے ہوئے دیکھا تھا

"نحل میری بات سنو۔۔"

اگلے ہی پل وہ اس کے پیچھے دوڑتی ہوئی بولی

"نحل تمہاری اسپیچ ہے۔۔۔"

"مجھے مت چھوو، گھن آرہی ہیں مجھے تم سے۔۔"

وہ بھاگ کر جاتی نحل کا بازو پکڑ کر روکتی ہوئی کہہ رہی تھی کہ نحل اس کا ہاتھ سرعت سے نفرت سے جھٹکتا ہوا بولا تھا

"تمہارے نام کا معنی جانتی ہو تم؟،ذندگی کو آسان کرنے والی مگر تم نے مجھ پر ذندگی اتنی تنگ کر دی ہے کہ اب میں تم سے جھٹکارا پانا چاہتا ہوں، مجھے اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے یسیرہ حیات"

یسیرہ کو ساکت چھوڑ کر ایک مرتبہ وہ پھر جانے کے لئے پلٹ گیا تھا

ابھی وہ اپنے کار کا ڈور کھول کر بیٹھا ہی تھا کہ دوسری جانب سے یسیرہ بھی ڈور کھول کر بیٹھتی نظر آئی جس پر نحل کے پیشانی پہ بل پڑے تھے

"جب میں تم سے الگ ہونا چاہتی تھی تب تم نے مجھے خود سے زبردستی باندھ کر رکھا تھا، اور اب میں ایسا کروں گی تاکہ تمہیں احساس ہو کہ صحیح معنی میں زندگی کا تنگ ہونا کسے کہتے ہیں"

یسیرہ نے بیٹھتے ہوئے اس سے کہا تھا

"اب تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو، مگر اب میں تمہیں صرف ایک ہی شرط پر اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں"

"کیسی شرط؟"

"شرط یہ ہے کہ میں تمہیں خرید کر اپنی باندھی کی حیثیت دے کر تمہیں اپنے ساتھ رکھوں تو۔۔"

نحل کی بات سن کر یسیرہ کا چہرہ جیسے سفید پڑا تھا

"تمہاری قیمت کیا ہے یسیرہ حیات؟، اپنی قیمت بتاو۔۔ میں تمہیں خریدنا چاہتا ہوں"

نحل کا انتہائی سرد اور سفاک لہجہ یسیرہ کو ایک پل کے لئے سن کر گیا تھا

یسیرہ حیات کو پہلی مرتبہ احساس ہوا تھا کہ تھپڑ وہ نہیں ہوتی ہے جو چہرے پہ آ کر لگتی بلکہ ہر وہ لفظ جو آپ کے کردار اور غرور کو توڑ دیتی ہے، وہ بھی کسی طمانچے اور اذیت سے کم نہیں ہوتی۔

اگلے ہی پل یسیرہ کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما اٹھا تھا، پوری طاقت اور غصہ سے وہ ہاتھ ہوا میں بلند کرتی نحل کے چہرے پہ دے مارنا چاہتی تھی کہ نحل نے اس کی کلائی پکڑ کر بیچ میں ہی روک لیا تھا

"کیوں مجھ پر اتنا غصہ کیوں؟، جب حدید خان کے لئے تم بک سکتی ہو تو میرے لئے کیوں نہیں، یقین مانو منہ مانگی قیمت ادا کروں گا"

یسیرہ کی کلائی پر شکنجہ سخت کرتے ہوئے نحل نے نہایت ٹھنڈے پن اور بے رحمی سے کہا تھا،

نحل کے ایک ایک لفظ جیسے یسیرہ کے وجود کے پرخچے اڑا رہے تھے

"ت۔۔م۔۔۔تم۔۔۔تم مجھے طوائف۔۔کہہ رہے ہو؟"

یسیرہ نے ٹوٹے ہوئے لہجہ میں بے یقینی سے پوچھا تھا،

اس کی آنکھیں شدید اذیت سے سرخ ہوئی تھی، جس میں اگلے ہی پل باجود ضبط کے آنسوں نکل کر رخسار پر بہہ آئے تھے

اور یسیرہ کا سوال سن کر جسے ایک کوڑا پڑا تھا نحل کی سماعت پر

"ڈرائیور گاڑی روکو"

یسیرہ کے کہنے پر ڈرائیور نے فوراً گاڑی روکی تھی

گاڑی ٹرافیک سے بھرے سڑک پر رکی تھی، اور یسیرہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے جھٹکے سے نکلی چونکے سڑک کے جانب اس کا ڈور تھا، وہ رانگ سائیڈ سے سڑک پہ گاڑی سے اتری تھی

نحل اس سے پہلے کے اسے روکتا وہ باہر نکل چکی

جہاں باہر نکلتے ہی وہ کچھ قدم ہی چلی ہو گی کہ تبھی وہ سامنے سے آتی کار کے زد میں آئی تھی،

اس کے اچانک سامنے آنے پر نہایت اسپیڈ سے گاڑی دوڑا کر آتا ڈرائیور گاڑی روک نہیں پایا تھا اور اگلے ہی پل یسیرہ کے کار سے ٹکرانے پر یسیرہ کئی فٹ اوپر ہوا میں اچھلی تھی

"یسیرہ۔۔"

کار کی ونڈو سے دیکھتے نحل کی جیسی پوری کائنات ساکت ہوئی تھی،اس کا دل جیسے پاتال میں جا گرا تھا۔

اگلے ہی پل وہ نہایت تیزی سے کانپتے ہاتھوں سے ڈور وا کرتا باہر نکل آیا تھا

جہاں یسیرہ تیزی سے نیچے آتی واپس کار کی بونٹ سے ٹکرائی تھی،

جواب تک رک چکی تھی۔

لڑکھڑاتے قدموں سے کار کی بونٹ سے نیچے سڑک پر پھسل کر گرتی یسیرہ تک جاتا وہ بھی جیسے اگلے ہی پل بے جان ہوتے قدموں سے گرا تھا

****

"امی یہ سب میری وجہ سے ہوا، میں ہوں ان سب کی وجہ، میری وجہ سے یسیرہ اس حالت میں ہے، مم۔۔میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا، مم۔۔میں کیا کروں۔۔"

یسیرہ آپریشن تھیٹر میں تھی اور نحل قطعی ہوش و حواس گنوائے سکینہ بیگم کے قدموں بیٹھا انکا ہاتھ تھامے سسک رہا تھا

وہاں پورا تغلق ہاؤس جمع تھا جن کی آنکھیں نحل کی حالت دیکھ نم ہو رہی تھی۔

ہر کسی کے زبان پر یسیرہ کی سلامتی کی دعا تھی،

اگلے ہی کچھ پلوں میں وہ کرب واذیت سے نڈھال ہوتا مکمل ہوش وحواس گنوا بیٹھا تھا

جو اس کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔

"یسیرہ۔۔"

نجانے کتنے پلوں بعد اسے ہوش آیا تھا کہ وہ یسیرہ کو پکارتے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا، اطراف پہ نظریں ڈالنے پر اس نے خود کو کسی پرائویٹ کمرے میں پایا

"یسیرہ۔۔"

قطعی اضطراب اور بے چینی سے پکارتا وہ باہر لپکا تھا

جہاں تغلق ہاؤس کا کوئی فرد موجود نہیں تھا، نجانے وہ سب کہاں تھے۔

"وہ۔۔وہ پیشنٹ جس کا آپریشن ہو رہا تھا؟"

وہ آپریشن تھیٹر کے ب جھانک کر دیکھنے کے بعد وہاں یسیرہ کو نا پا کر باہر موجود نرس سے کانپتے لہجہ میں پوچھ رہا تھا

اس کا دل سہما ہوا سا تھا

"انہیں روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے"

اس سے پہلے کہ اس کی حالت کی بارے میں بھی پوچھتا نرس کہہ کر جا چکی تھی۔

کپکپاتے قدموں کو بمشکل جمائے وہ اس کمرے کے سامنے آیا تھا جس کے متعلق نرس کہہ گئی تھی کہ یسیرہ وہاں تھی۔

گلاس وال سے نظر آتی یسیرہ کو دیکھ ساکت ہوا تھا، جو سفید پٹیوں میں لپٹی وینٹی لیٹر کے سہارے سفید بے جان چہرہ لئے آنکھیں موندیں پڑی اس کا سخت امتحان لے رہی تھی۔

نحل کو محسوس ہوا یہ امتحان اب تک کے اس کی زندگی میں آئے سب امتحانوں سے زیادہ سخت تھا۔

یسیرہ کو یک ٹک التجائیں انداز میں تکتی اس کی آنکھیں دھیرے دھیرے بھیگنے لگی تھی۔

"آپ کو لگا تھا، اچانک بد قسمت سے نکلتے ہوئے آپ پر خوش قسمتی کے دروازے کھلنے لگ گئے، آپ کی ٹریجڈیک قسمت، اچانک ہی میجیکل قسمت میں بدل گئی۔۔آپ جانتے ہو آپ کی قسمت کا میجک کون ہے؟۔۔"

"سر آپ؟"

اس دھیمے آواز کو سن کر نحل نے پلکیں چھپکا کر گردن موڑ کر دیکھا جہاں احسان خان کو دیکھ وہ حیران ہونا چاہتا مگر اس کے سارے احساسات اس وقت سن سے تھے

"۔۔آپ کی بیوی، آپ کی قسمت کا میجک آپ کی بیوی ہے۔۔"

احسان خان گلاس وال کے اس پار یسیرہ پر نظریں جمائے کہہ رہئے تھے،

اور پھر آخر میں نحل کی جانب گردن موڑا تھا جو نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہا تھا

تو وہ جانتے تھے کہ یسیرہ اس کی بیوی تھی؟

وہ اس بات پر بھی حیران ہونا چاہتا تھا

"۔۔قسمت یوں ہی کسی پر مہربان نہیں ہو جاتی، اگر ہو جاتی ہیں تو اس کے پیچھے بہت سے لوگوں کی دعائیں اور محنت ہوتی ہیں"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں سر؟"

اس کے لہجہ میں اداسی گھلی ہوئی سی صاف محسوس کی جاسکتی تھی

"ہر انسان سکے کا صرف ایک ہی رخ دیکھ پاتا ہے وہ رخ جو اسے دیکھائی دیتا ہیں اور سکے کا دوسرا رخ جو دیکھائی نہیں دیتا وہ اس سے انجان رہتا ہے،

آپ نے بھی ہمیشہ سکے کا ایک رخ دیکھا ہے اور سکے کے دوسرے رخ سے آپ انجان رہئے ہیں اور سکے کے اس دوسرے رخ کا نام یسیرہ حیات ہے"

"یسیرہ کا ان سب میں کیا ذکر؟، یہ تو صاف ہے کہ آپ نے مجھ پر ترس کھاتے ایک موقع دیا، اور میں نے اس موقع کا استعمال کیا اور اس مقام پر پہنچا، بات تو ایکدم سیدھی ہے سر"

"نحل خان زندگی میں کچھ بھی سیدھا نہیں ہوتا، کیونکہ زندگی کبھی سیدھی نہیں ہوتی"

نحل کی بات سن کر وہ گردن نفی میں ہلا کر بولے

----*----*-----*----

ہم سے ناپوچھو ہماری مصروفیت کی وجہ

ہم نے کسی ایک شخص کو وقت دینے کے چکر میں

اپنا ہر ایک پل گروی رکھا تھا

وہ جس ایک سے تھی ہمیں منافع کی امید

بس اسی ایک شخص نے ہمیں قرضدار بنا رکھا تھا

پندرہ سالہ یسیرہ نے نحل سے نکاح کے وقت بہت ہاتھ پیر مارا تھا، مگر اماں کے دکان کے لالچ اور دادی کی خواہش کے سامنے اس کی ایک نا چلی، اس نے بابا سے بھی منت کی تھی مگر بابا کی تو پہلے ہی نہیں چلتی تھیں ان دو خواتین کے سامنے۔

نکاح سے پہلے جہاں نحل کی اماں اور دادی کے بعد وہ تیسری شخص تھی جسے نحل پر ترس آتا تھا کہ سب اس کے ساتھ اتنا برا برتاؤ کیوں کرتے ہیں؟،

مگر نکاح بعد اس کے اندر نحل کے لئے کڑواہٹ بھر گئی تھی

وہ اماں اور دادی سے ناراض ہو گئی تھی

اماں کو تو اس کی ناراضگی سے کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا، مگر دادی اس کی مسلسل ناراضگی سے پریشان ہوئیں تھیں

"یسیرہ۔۔"

"مجھے مت پکارے، میں آپ کی پوتی نہیں ہوں۔۔میں نے کتنا کہا کہ میرا نکاح نحل سے نا کرائیں وہ میرا آئیڈیل نہیں ہے۔۔مگر پھر آپ نے۔۔"

کہتے کہتے یسیرہ کی آنکھیں بھر آئی تھی

ٹین ایجر کا وہ زمانہ خوبصورت سنہرے خواب بننے کا زمانہ تھا جس سے یسیرہ گزر رہی تھی، ہر لڑکی کی طرح ایک خوبصورت سا خواب اس نے اپنے لائف پارٹنر کے متعلق بنا تھا،

مگر نحل جو اس کے اس پارٹنر کے پاسنگ بھی نہیں تھا، اس سے نکاح ہونے کے بعد وہ اپنے خواب کے ٹوٹنے کے غم میں تھی

"میں نے دیکھا تھا کہ تم نحل کی فکر کرتی تھی"

دادی اس کی ناراضگی پہ پریشان سی ہوتی بولیں

"وہ صرف رحم تھا دادی، ایسا انسان جو خود کے لئے کچھ بول نا پائے، جیسے گونگا ہو، بہرہ ہو، ایک نمبر کا بزدل ہو اس پر صرف رحم ہی کی جا سکتی ہیں دادی"

"اسی لئے تو تم تو اس پر رحم بھی کرتی ہو دوسرے تو یہ بھی نا کرتے، مجھے یہ ڈر نہیں ہوتا کہ میرے اور نساء (نحل کی امی) کے بعد نحل کا کیا ہو گا، تو میں ایسا نہیں کرتی"

دادی نے جیسے سمجھانا چاہا

"تو مجھے آپ نے رحم کی اتنی بڑی سزا دے دی، اور اب جانتی ہیں آپ اب میں اس پر رحم نہیں کرتی، مجھے اس سے نفرت محسوس ہوتی ہیں، مجھے خود سے بھی نفرت محسوس ہوتی ہیں اور تو اور جہاں سب اس کے خلاف تھے ایک میں بھی ہو گئی"

یسیرہ نے تنفر سے کہا تھا

"ایسا مت کہہ بیٹا۔۔ تم جانتی ہو تمہارا نام میں نے رکھا ہے، یسیرہ حیات زندگی کو آسان کرنے والی، اور یہ سوچ کر ہی رکھا تھا کہ تم لوگوں کی زندگی کو اپنے وجود سے آسان بنانے کی کوشش

کروں گی، ناکہ اور مشکل، اور اب تو تم اس کی قسمت ہو یسیرہ اور وہ تمہاری، میاں بیوی کی قسمت ایک دوسرے سے بہت مضبوطی سے جڑی ہوتی ہیں، تم لاکھ اس سے بھاگنا چاہو گی مگر بھاگ نہیں پاؤں گی، تو تم کوشش کرو۔۔اپنے شوہر کی قسمت بدلنے کی کوشش، اپنے شوہر کے ڈھال بننے کی کوشش۔۔تم اسے اس طرح بھی تو بنا سکتی ہو جس طرح کا تم نے خود کے لئے سوچ رکھا ہے، مجھے یقین ہے تم ایسا کرلوں گی۔۔ایک اچھی بیوی فقیر کو بھی بادشاہ بنا دیتی ہیں"

دادی کے جذباتی انداز اختیار کرنے پر وہ غصے میں آئی تھی

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی"

یسیرہ دادی سے اس دن غصے سے کہہ کر اٹھ تو گئی تھی

مگر وہ ساری زندگی اپنے اس غصے اور دادی سے آخری مکالمے پر پچھتاتی رہی،

اسی رات کی صبح دادی اپنے بستر میں ہمیشہ والی نیند سوتی پائی گئی۔

جس کے سبب یسیرہ کی زندگی ہی پوری ڈول گئی تھی،

دادی اسے بہت چاہتی تھیں، اس لئے اسے بھی دادی بہت عزیز تھی

اسے ایسا لگا جیسے دادی کی موت کی زمہ دار وہ تھی۔

شدید احساس جرم، شدید احساس دکھ کے باعث جب نحل کو اس نے دیکھا جو دادی کی میت کے پاس بیٹھا زار و قطار رو رہا تھا۔

اس کے اندر کی ساری نفرت ساری ساری کڑواہٹ جیسے بھر بھری مٹی کی طرح ڈھے گئی تھی۔

اس وقت اس کے دل میں نحل کے لئے کچھ نہیں تھا، نا نفرت، ناکڑواہٹ، نار حمدلی اور محبت تو پہلے بھی کبھی تھی ہی نہیں۔

دادی کے وفات کے ایک ہفتہ بعد وہ ہاسٹل چلی گئی،

اور ہاسٹل کی بھانت بھانت قسم کی لڑکیوں کے درمیان جہاں کمپٹیشن سخت تھا، اور کمپٹیشن میں وہی ٹک پاتا تھا، جو مضبوط اور بڑے ارادوں کا مالک، اور ارادہ بھی ایسا جو کبھی نا ٹوٹے

اور وہ بھی ایسی ہی تھی، اس نے بہت جلدی خود کو نئے ماحول میں ڈھال لیا تھا،

اور جب وہ واپس گھر آئی تو گھر والوں نے ایک نئی یسیرہ کو دیکھا تھا، ضدی، ہٹ دھرم، اور منہ پھٹ یسیرہ اور ایسی یسیرہ جسے اگر اپنا حق نا ملے تو وہ چھین کر لے لے۔

اوراس یسیرہ کو شہر کے ہاسٹل نے بنایا تھا۔

یسیرہ کی ملاقات نحل سے ہوئی تو اس نے ہمیشہ کی طرح اس پر طنز کیا تھا

مگر اب کی مرتبہ کے طنز کے پیچھے یہ مقصد چھپا تھا کہ وہ غصے میں آئے، اسے احساس تذلیل ہو اور اپنے لئے بولنا سیکھے،

مگر ہمیشہ کی طرح نحل اسے ایک خاموش نظر دیکھ کر جا چکا تھا

اس کے بعد یسیرہ کی نحل سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی،

ماضی کی ہر یاد دھندلاتی وہ نہایت تیزی سے آگے بڑھتی گئی تھی

ایک بیسٹ یونورسٹی سے ٹاپ پوزیشن میں اس نے میڈیسن کی ڈگری حاصل کی تھی

اس کا خواب ایک سائنٹسٹ بننے کا تھا مگر اس سے پہلے وہ تھوڑا سا کسی کمپنی میں جاب کر کے ایکسپیرینس حاصل کرنا چاہتی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ اس کا ٹیلینٹ دیکھ بڑی سے بڑی کمپنی بھی اسے کبھی ریجیکٹ نہیں کر سکتی تھی،

انہیں دنوں جب وہ کسی بڑی سی کمپنی کو ڈھونڈ رہی تھی جہاں جاب کر سکے تو اس نے سنا کہ نحل کی اماں جو اس کی پھوپھی تھی ان کا انتقال ہو گیا،

اسے دکھ ہوا تھا نحل کا سوچ کر کہ وہ ایکلوتی ہستی تھی جو نحل سے محبت کرتی تھیں۔۔

اب نحل کا کیا ہو گا وہ انجانے میں ہی نحل کے لئے فکر مند ہو رہی تھی

("مجھے یہ ڈر نہیں ہوتا کہ میرے اور نساء (نحل کی امی) کے بعد نحل کا کیا ہو گا، تو میں ایسا نہیں کرتی")

دادی کی باتیں ان دنوں اسے بہت پریشان کرتی تھی۔

کہ پھر ایک دن نحل چلا آیا رخصتی کے لئے،

جسے اس نے بہت ذلیل کیا تھا، اس کی تحقیر کی تھی، تاکہ اس کے اندر اپنی تحقیر کے سبب انتقام کا آگ بھڑک اٹھے اور انتقام کے سبب ہی صحیح وہ اپنے لئے کھڑا ہو پائے، کچھ کر پائے۔۔

مگر نحل کے آنکھوں میں اور وجود میں کوئی انتقامی جذبات کی لہر اسے نہیں دکھائی دی تھی۔

یسیرہ کو اپنے آپ پر اس وقت ترس سا آیا تھا جیسے کہ اس کا نکاح ایک ایسے بزدل شخص سے کیا گیا تھا، جس نے شاید ہمیشہ ہی بزدل رہنا تھا۔

"اسے بار بار ذلیل کر کے واپس لوٹا دیتی ہو، اور ہر مرتبہ بس طلاق کی دھمکی ہی دیئے جاتی ہو، مگر آج تک تم نے اس سے طلاق لینے کی کوشش نہیں کی، میں کہتی ہوں کب لو گی اس سے طلاق؟"

"میں چاہتی ہوں میں طلاق لوں مگر میں شاید اس سے کبھی نا طلاق لے پاؤں اماں"

اماں کے ناراضگی سے کہنے پر اس نے افسردگی سے کہا تھا

"تو جب طلاق نہیں لینا ہے تو رخصتی کیوں نہیں کروا لیتی؟"

"میں اس کے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی، میرا دل کبھی کسی ایسے شخص کو قبول نہیں کرے گا، جو بزدل ہو، جو اپنے لئے لڑنا جانتا ہی نا ہو، جو خود کے لئے نہیں لڑے گا تو وہ میرے لئے کیا لڑے گا؟"

اماں اس کی اس عجیب سی منطق پر بڑبڑا کر رہ گئی تھی

اوراس نے اس رات دادی کو خواب میں دیکھا جو اس پر ناراض ہو رہی تھی،

کہ انہوں نے اسے نحل کا خیال رکھنے کے لئے کہا تھا مگر اس نے تو نحل کو چھوڑ دیا، وہ نحل کا خیال کیوں نہیں رکھ رہی ہیں،

وہ خوفزدہ سی خواب سے بیدار ہوئی تھی۔

خواب سے بے دار ہونے کے کئی دیر بعد تک بھی وہ خواب کے زیر اثر تھی۔

"بابا کیا ہوا؟"

وہ کچن میں پانی پینے کے لئے گئی تو وہاں ڈائیو نگ ٹیبل کے چیئر پر بابا کو دونوں ہاتھوں سے سر تھامے دیکھ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا

"تم نے آج نحل کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا بیٹا، اس نے۔۔۔اس نے خودکشی کی کوشش کی تھی"

بابا نے اپنے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

جسے سن کر یسیرہ کے جیسے قدموں تلے سے زمین کھینچ لیں تھی

وہ بے ساختہ لڑکھڑائی تھی،اور لڑکھڑانے کے سبب خود کو گرنے سے بچانے کے لئے چیئر کو تھاما تھا

بابا کو اس بات کی خبر معاذ نے کال کر کے دی تھی،

اور معاذ کو ان کا نمبر نحل کی جیبی ڈائری سے ملا تھا

اس نے سخت سست سنایا تھا انہیں کہ نحل ان کی زمہ داری تھا مگر انہوں نے اسے اکیلا چھوڑ دیا

"اب۔۔اب وہ کیسا ہے؟اور کہاں ہے؟"

"اب وہ ٹھیک ہے،اور جس نے اس کی جان بچائی ہے وہ اس کے گھر میں رہ رہا ہے"

بابا کی بات سن کر ایک سکون کا احساس اس کے اندر دوڑا تھا

پہلے دادی کے سبب وہ احساس ندامت کا شکار رہتی تھی،

اور اب اس میں نحل میں شامل ہو گیا تھا،وہ کبھی سوچ نہیں سکتی تھی کہ نحل حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے بجائے بادلوں کی طرح خود کشی کرنے کی کوشش کرے گا۔

("تم اس کی قسمت ہو یسیرہ اور وہ تمہاری، میاں بیوی کی قسمت ایک دوسرے سے بہت مضبوطی سے جڑی ہوتی ہیں، تم لاکھ اس سے بھاگنا چاہو گی مگر بھاگ نہیں پاؤں گی، تو تم کوشش کرو۔۔اپنے شوہر کی قسمت بدلنے کی کوشش، اپنے شوہر کے ڈھال بننے کی کوشش۔۔تم اسے اس طرح بھی تو بنا سکتی ہو جس طرح کا تم نے خود کے لئے سوچ رکھا ہے، مجھے یقین ہے تم ایسا کرلوں گی۔۔ایک اچھی بیوی فقیر کو بھی بادشاہ بنا دیتی ہیں")

"اگر وہی بادشاہ بننا نا چاہئے تو؟"

دادی کی بات یاد آتے ہی اس نے جیسے بڑبڑا کر سوال کیا تھا

مگر جواب دینے کے لئے اب دادی نہیں تھی

مگر پھر بھی اس کے اندر سے ایک آواز ابھری تھی۔

"ایک مرتبہ کوشش کرنے میں کیا حرج ہے، میری بچی"

ایسا لگا جیسے دادی اس کے دماغ کے پردے پہ مسکراتی ہوئیں بولیں

وہ بہت خوش لگ رہیں تھیں۔

اور دادی کو خوش دیکھتے ہوئے اس نے اسی وقت سے نحل کی تقدیر کے ساتھ جڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا

----*----*---*----

اس نے اگلے ہی دن نحل کے متعلق ہر چھوٹی بڑی ڈیٹیل نہایت محنت سے جمع کی، اور جب اس نے نحل کا اسکول ریکارڈز دیکھا تو حیران رہ گئی کیونکہ نحل پڑھائی میں نہایت ہی اچھا تھا وہ ایک ذہین اسٹوڈنٹ تھا،

ٹینتھ میں بھی اس نے ٹاپ کیا تھا۔

اس لئے پھوپھی کہتی تھی کہ ان کا بیٹا ایک دن بڑا آدمی بنے گا۔

اس نے نساء کی باتیں یاد کرتے ہوئے سوچا تھا

پھر وہ ٹویلتھ میں فیل کیسے ہو گیا تھا؟

اس لئے اگلے ہی دن وہ نحل کے ٹویلتھ کے کلاس ٹیچر کے پاس وہ گئی تھی

گاؤں میں صرف ٹویلتھ تک ہی علم حاصل کرنے کی سہولت تھی، مزید علم حاصل کرنے کے لئے شہر جانا پڑتا تھا

ماسٹر صاحب جو پہلے ہی سے گلٹ میں مبتلا تھے، تھوڑی سی کوشش کے بعد سب بتا گئے،

جسے سن کر یسیرہ دنگ ہوئی تھی اور اگلے ہی پل غضب ناک۔

ماسٹر صاحب نے ٹویلتھ میں نحل کے پیپر گاوں کے ایک ذی حیثیت خاندان کے لڑکے کے ساتھ تبدیل کر دیا تھا

"آپ نے ایک غریب قابل اسٹوڈنٹ سے اس کا بہترین مستقل چھین لیا، اس کی جگہ کسی اور کو دے دی جو امیر تھا، جس کے پاس اس کی امیر کبیر فیملی تھی جو پیسے خرچ کر کے اسے پڑھا سکتا تھا مگر نحل کے پاس تو صرف آگے پڑھنے کے لئے اسکالرشپ جو ایک امید تھا جسے آپ نے چھین لیا آپ نے کوئی چھوٹا موٹا گناہ نہیں کیا ماسٹر جی کسی قابل اسٹوڈنٹ کا مستقبل قتل کر دیا"

یسیرہ نے ماسٹر صاحب کو دل کھول کر سنایا تھا مگر اس کے سنانے سے وقت نے واپس تو نہیں آنا تھا۔

واقعی نحل کی قسمت بری تھی۔

اسے اب نحل کے لئے زیادہ برا لگنے لگا تھا

اس نے نحل کے اس کلاس میٹ کے بارے میں انفارمیشن نکالی تو پتا چلا کہ وہ فارن کنٹری میں ہائیر اسٹڈی کے لئے گیا ہوا ہے، اور یہ بھی کہ وہ اپنی اسٹڈی کے کمپلٹ ہونے پر "دالائف میڈیسن" کمپنی کا سی ای او بننے والا ہے۔

اور پھر یسیرہ آگے کا لائحہ عمل تربیت دے کر انٹرویو کے لئے "دالائف میڈیسن" کمپنی جا پہنچی۔

جہاں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور جنرل ڈائریکٹر کا پوسٹ سونپا گیا

کچھ دنوں کمپنی میں کام کرنے کے بعد اس نے احسان خان کو اچھی طرح سمجھنے کے بعد وہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق احسان خان کے پاس جا پہنچی۔

انہیں یہ بتا کر کے آج ان کا پوتا جہاں ہے وہ نحل خان کی جگہ تھی۔

جسے سن کر احسان خان کو واقعی دکھ ہوا تھا

"تو آپ کیا چاہتی ہیں؟، کہ میں اس اسٹوڈنٹ کو کمپنی میں جاب دوں"

احسان خان اسے جانتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"نہیں آپ اسے اپنے پوتے کے ساتھ کمپیٹ کرنے کا موقع دے، یہ اس کا حق ہے سر، میں آپ سے سی ای او کی پوسٹ ہر گز نہیں مانگ رہی بس اس کے لئے ایک موقع مانگ رہی ہوں، اگر وہ لائق ہوا تو آپ خود اسے سی ای او کی پوسٹ سے نوازے گے"

"اور یہ کیسے ہو گا؟"

یسیرہ کے اتنے یقین پر انہیں حیرانی ہوئی تھی

"آپ جانتے ہیں کہ حال ہی میں ایک ویڈیو ہے جو نحل خان کے متعلق وائرل ہوئی ہے جس میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ آپ کا پوتا ہے، اور ساتھ ہی مستقبل کا سی ای او بھی آپ اس ویڈیو کا استعمال کرے گے، جس سے میڈیا اور دیگر لوگوں کے منہ بند ہو جائے گا"

"اور نحل خان جو سچائی جانتا ہے اسے کیا جواب دوں گا کہ اسے اس طرح کی ویوڈیو پر سزا دینے کے بجائے میں سی ای او کی پوسٹ کے لئے کیوں چن رہا ہوں؟"

وہ جیسے یسیرہ کی ذہانت آزما رہے تھے،

یا یہ کہ یسیرہ نے کہاں تک سوچ رکھا ہے؟

"آپ اسے کہے گے کہ آپ اسے اس لئے موقع دینا چاہتے ہیں کیونکہ آپ وہاں موجود تھے جب نحل نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی"

یسیرہ نے دھیمے سے کہا تھا

"کیا اس نے ایسا کیا تھا؟"

احسان خان جو یسیرہ کی ساری باتیں خاموشی سے سنے جا رہے تھے ان کا ارادہ فی الحال اس پر عمل کرنے کا قطعی نہیں تھا مگر جب نحل کے متعلق یہ سنی تو وہ اسے ایک موقع دینے کے لئے راضی ہو گئے

"ویسے آپ کیوں نحل خان کے لئے اتنی محنت کر رہی ہیں؟"

"کیونکہ میں نحل خان کی بیوی ہوں، جسے دنیا والوں کے ساتھ ساتھ میں نے بھی اسے ٹھکرا دیا تھا، شاید نحل کے اس انتہا قدم اٹھانے کی ایک وجہ آپ کا پوتا ہے تو دوسری وجہ میں بھی ہوں،

ہم سب کو اپنی غلطیوں کا ازالہ تو کرنا ہی چاہیئے سر۔۔اور ہاں کسی کو یہ مت بتائے گا کہ میرے اور نحل کے بیچ کیا رشتہ ہے، یہاں تک کہ نحل کو بھی نہیں کہ آپ اس متعلق جانتے ہیں"

----*----*---*-----

اور پھر جب یسیرہ کے لائحہ عمل کے مطابق نحل کو سی ای او کی پوسٹ کے لئے چنا گیا اس دن اس نے نحل کی آنکھوں میں پہلی مرتبہ ایک آگ کو بھڑکتا محسوس کیا تھا، اور وہ آگ اس وقت بھڑکا تھا، جب نحل نے اسے حدید خان کے ساتھ دیکھا تھا، اور یسیرہ کو جیسے نحل کو اوپر تک لے جانے کی ایک سیڑھی مل گئی تھی۔

وہ جان گئی تھی کہ نحل کی یہی حسد کی آگ اسے کامیابی تک پہنچنے میں مددگار ثابت ہو گی اس لئے یسیرہ نے کبھی بھی نحل کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی جو نحل کو حدید خان سے لے کر،

جس کے سبب ناہی یسیرہ نے خود کو نحل کے سامنے بدلا تھا، وہ نحل کے لئے بری تھی، تو اس نے برا بن کر رہنا ہی چنا تھا۔

اس پر کبھی بھی اصلیت ناظاہر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ نحل کو یہ لگنے دینا چاہتا تھی، وہ سب جو ہو رہا تھا، اس کا سبب نحل خود تھا،

احسان خان نے یسیرہ کو اسی کی خواہش کے وجہ سے نحل کا یسیکرٹری بنا دیا تھا، حالانکہ تب بھی اس نے نحل کو کافی ڈی گریٹ کیا تھا۔

نحل کے اندر بتدریج آتی تبدیلیاں یسیرہ کو کافی مطمئین اور پر امید بنا رہی تھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی، وہ نحل کو اس کا مقام دلا کر رہئے گی۔

اور یہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ اس تبدیلیوں کا سبب حدید خان تھا، اس لئے وہ خصوصا نحل کے سامنے حدید خان کے ساتھ ذیادہ رہنے کی کوشش کرتی تھی، اور حدید خان کے ساتھ رہنے کی ایک دوسری وجہ بھی تھی وہ یہ کہ وہ جان سکے کہ حدید خان نحل کے متعلق کیا سوچتا تھا۔

اور وہ اچھے سے جانتی تھی کہ حدید خان نحل کو اتنی آسانی سے کامیاب ہونے تو ہر گز نہیں دے گا اس لئے وہ حدید خان کے ہر اس پلاننگ سے باخبر رہنا چاہتی تھی جو وہ نحل کے متعلق کر رہا ہو۔

حدید خان اور نحل خان کو جو پراجیکٹ سے نوازا جا رہا تھا، احسان خان اور یسیرہ دنوں نے مل کر اسے طئے کیا تھا۔

اور یسیرہ نے جان بوجھ کر نحل کے فائلز اور لیپ ٹاپ سے نحل کا سارا پریزینٹیشن ڈیلیٹ کر دیا تھا۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان میں سے کوئی بھی کمپنی نحل کو اپنے لئے چنے کیونکہ وہ چاہتی کہ نحل "اورگینک فارمنگ" کو چنے۔

اس سلسلے میں اس نے یاسر کمال سے پہلے ہی بات کر لیا تھا، اور اسے اس بات کو نحل سے چھپانے کے لئے کہا تھا

مگر جب نحل نے یاسر کمال کو منع کر دیا تو وہ پریشان ہوئی مگر فوراً ہی دوسرا راستہ نکال لیا، اور وہ دوسرا راستہ پریشان حال کسان تھے، وہ جانتی تھی کہ نحل انہیں کبھی منع نہیں کرے گا،

دراصل ان کسانوں کی سب سے پہلے یسیرہ سے ہی ملاقات ہوئی تھی، جن کی پریشانیاں سن کر یسیرہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ نحل کو ان کا ساتھ دینا چاہئے۔

جب پبلیک پلیٹ فارم پر نحل اور حدید خان کا انٹرایکشن ہوا وہ جو نحل کے لئے پریشان تھی اسے اتنا اچھا بولتے دیکھ اور حدید خان کی بولتی بند کرتے دیکھ اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔

بظاہر وہ کنکھیوں سے نحل کے غصے سے تمتمائے چہرے کو دیکھتے ہوئے نہایت جوش و خروش کے ساتھ حدید خان کے لئے تالیاں پیٹے جا رہی تھی

صرف اس لئے کے نحل حسد کی آگ میں جلتا حدید خان کو ہرا دے اور پھر نحل نے ایسا ہی کیا تھا،

"جل جکڑا نہیں تو"

جس پر وہ بے ساختہ مسکرائی تھی، وہ جیسے جان گئی تھی کہ نحل کو کیسے کنٹرول کرنا تھا۔

اسے اکثر اپنے نحل کے ساتھ روا رکھے گئے سخت برتاؤ کے باوجود جب وہ نرمی سے اس کے ساتھ پیش آتا تو وہ پریشان ہو جاتی تھی، بھلا کوئی انسان کب تک برائی کے بدلے اتنے اچھائی سے پیش آ سکتا تھا؟

کیا نحل اس کے لئے کچھ پلاننگ کر رہا تھا؟

وہ واش روم میں مرر میں دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

ہاں ہو سکتا ہے، وہ سوچتا ہو کہ وہ نرمی سے اسے رام کر لے گا، اور پھر وہ ان سب زیادتیوں کا بدلہ لے گا جو وہ اس پر کر رہی تھی۔

نہیں وہ کبھی بھی خود کو نحل کے سامنے کمزور نہیں پڑھنے دے گیں،

چاہئے کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی بھی نحل کے سامنے نہیں جھکے گے،

وہ کبھی اس بات کی خبر نہیں لگنے دے گی کہ ان سب کے پیچھے وہ تھی، اسے اس کی پرواہ تھی،

ورنہ وہ اس کا مذاق اڑائے گا، اس نے جیسے خود سے عہد کیا تھا

یہ تو طئے تھا کہ وہ کبھی بھی اپنی تذلیل برداشت نہیں کر سکتی تھی

دوسرے دن جب ویلنٹائن ڈے پر حدید خان نے اسے سب کے سامنے پرپوز کیا، ایک پل کے لئے وہ ساکت ہوئی تھی، اور اگلے ہی پل غصے کی ایک لہر اس کے اندر اٹھی تھی۔

جسے وہ ضبط کر گئی تھی، یوں بھی وہ اپنے جذبات قابو کرنے میں ماہر تھی

وہ سب کے سامنے حدید کو منع نہیں کر پائے اور اس کے ہاتھ سے رنگ کیس لے لیا،

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ حدید سب کے سامنے رجیکٹ کئے جانے پر اپنی بے عزتی محسوس کرے اور بات انا تک لے جائے،

"آئی ایم ایکسٹریملی ساری سر یہ میں نہیں لے سکتی"

اس نے اس رنگ کیس کو حدید کو اس کے آفس میں جا کر لوٹا دیا تھا

حدید کا چہرہ جو کچھ دیر پہلے تک جگمگا رہا تھا بری طرح ماند پڑا تھا

"مگر کیوں؟"

"کیونکہ سر میں نکاح شدہ ہوں میرا نکاح پندرہ سال کی عمر میں ہی اپنے کزن کے ساتھ ہو گیا تھا
"

حدید اس انکشاف پر جیسے شدید شاک کی لپٹ میں آیا تھا

وہ کئی دنوں تک اپسیٹ رہا تھا

"مجھے آپ بے حد پسند تھی مس یسیرہ خیر کیا ہم دوست بنے رہ سکتے ہیں"

"آفکورس سر"

حدید کے پوچھنے پر اس نے مسکراتے ہوئے اقرار کیا تھا

کیونکہ وہ نحل کے اس واحد دشمن سے غافل نہیں رہنا چاہتی تھی

____*____*___*____

نحل اور حدید کے انٹرایکشن کے بعد نحل جو پہلے ہی ہانیہ کے یوٹوب کی وجہ سے مشہور ہو چکا تھا

اب لوگ حدید کے بمقابل اسے زیادہ پسند کرنے لگے تھے،

اور تبھی اچانک مریحہ حاتم نامی مشہور ایکٹریس کا نحل کے پیچھے پڑنا

یسیرہ کو چونکا گیا تھا۔

ساتھ ہی یسیرہ ان دنوں کافی جیلس بھی ہوتی رہی تھی، اور اپنی اس جیلسی کو نحل کو پروٹیکٹ

کرنے کا نام دیتی رہی تھی

اور پھر یہ ثابت بھی ہو گیا تھا کہ وہ نحل کو بدنام کرنا چاہتی تھی۔

اور اس وقت اسے یہ بھی پتا چلا کہ مریحہ کسی کی کٹھ پتلی تھی اور وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کو

چلانے والا ہاتھ کس کا ہو سکتا تھا

نحل کی لوگوں میں مزید پسندیدگی بڑھانے کے لئے اس نے نحل کی رحمدل طبیعت پر کئی ویڈیوز تبریز اور ہانیہ کی مدد سے بنائے تھے، جسے ہانیہ اپنے یوٹوب چینل پر اپلوڈ کرتی تھی، جیسے کہ واچ مین کی مدد کرنا، آفس ورکرز کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا جنھیں عوام نے کافی پسند کیا تھا۔

جن سے نحل قطعی انجان تھا۔

ہانیہ سے رومیصا کے متعلق سن کر یسیرہ نے بظاہر لاپرواہی ظاہر کی تھی مگر اس کے دل کے اندر بہت اندر ایک انجانا سا درد جیسے پنپنے لگا تھا،

جسے وہ اپنی خود سر طبیعیت کے باعث نظر انداز کر گئی تھی۔

مگر اس وقت نظر انداز نہیں کر پائی جب اس نے نحل کو رومیصا کو رنگ پہناتے ہوئے دیکھا تھا۔

سپاٹ چہرہ لئے وہ اپنے دل کی حالت پر حیران تھی۔

جو قطعی ٹھیک نہیں تھا، اس کا دل جیسے ایک اندیکھی آگ میں جھلس اٹھا تھا،

اوراس جھلستے دل کی کیفیت چہرے سے ظاہر نا ہو جائے وہ فوراہی پلٹ گئی تھی۔

دوسرے دن اس نے سب کے ساتھ نحل کو بکے کے ساتھ مبارک باد پیش کی تھی مگر نحل تو اس پر جیسے بھڑک ہی اٹھا تھا۔

اوراسے بھی سخت غصہ آیا تھا، خوشی خوشی انگیجمنٹ اس نے کی اور غصہ اس پر دیکھا رہا تھا۔

ساتھ ہی اس نے نحل کے الزامات کی بھی کوئی تردد نہیں کی تھی

جس کے سبب نحل کا اشتعال دیکھ جیسے وہ سن ہوئی تھی

"آج کے بعد تم میرے دل سے اتر گئی، نا تمہیں کبھی اپناوں گا اور نا ہی چھوڑوں گا"

نحل کے اس جملے پر یسیرہ نے اپنے مضبوط اعصاب کو ٹوٹتا ہوا پایا تھا

کیا وہ واقعی اس کے دل سے اتر گئی تھی؟

یسیرہ کا دل نحل کی یہ بات برداشت نہیں کر پا رہا تھا،

نحل کے جانے کے بعد وہ کافی دیر تک دیوار سے ساکت کھڑی نجانے کیوں روتی رہی تھی۔

ہوش تو اس وقت آیا جب سیل فون پہ میسج ٹون بج اٹھا

ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے وہ جیسے اپنے آنسوں پہ حیران ہوئی تھی۔

وہ بھلا رو کیوں رہی تھی؟

آنسوں کو بے دردی سے جھٹکتی وہ باہر نکل آئی تھی مگر پھر سے نحل کی بے مروتی اسے پریشان کرنے لگی تھی، نحل کی سرد مہری نجانے کیوں اس کے دل کو پریشان کر رہی تھی،

اس کے دل و دماغ کا بوجھ جیسے نحل کی بے مہری کے سبب بڑھا تھا جسے وہ برداشت نہیں کر پائی تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔

نحل کی باتوں کے سبب وہ سخت ٹینس تھی جس پر وہ بار بار بے ہوش ہو رہی تھی، اور اس کی یہ بے ہوشی اسے نحل کے ساتھ وقت گزارنے کا سبب بنی تھی، جس کے سبب یسیرہ نجانے کیوں خوش تھی۔

پھر وہ تغلق ہاؤس میں بھی نحل کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہنا اسے ناگوار نہیں گذرا تھا بلکہ اچھا لگ رہا تھا

"مجھے تم سے پہلے محبت تھی جو تم سے دور نہیں جانے دے رہی تھی اور اب نفرت ہے جو تمہارے قریب نہیں آنے دے گی، اس لئے اس وقت کا انتظار کرو جب یہ نفرت بھی ختم ہو جائے تاکہ میں تمہیں آزاد کر سکوں"

مگر جب نحل نے اس سے نہایت سرد مہری سے جتاتے ہوئے پھر سے اسی طرح کے جملے دہرائے، اور اپنی نفرت کے ساتھ ساتھ رومیصا سے شادی کا ذکر بھی کیا تو۔

یسیرہ نحل کے جانے کے بعد ایک مرتبہ پھر رونے لگی تھی۔

اسے نحل کے جملے اب تکلیف پہچانے لگے تھے۔

اور جب نحل کے ساتھ رومیصا کا تصور کیا تو اسے لگنے لگا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا، وہ کبھی بھی نحل کو کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اس کا دل اتنا برا ہو رہا تھا، اور وہ پہلی مرتبہ اپنے جذبات کے ہاتھوں اتنی کمزور پڑھ رہی تھی۔

کہ ساری رات نحل کے بازو میں پڑی ایک ایک لمحہ کو گنتی رہی تھی۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کاش وہ لمحے وہی ٹھہر جائے،اس رات کی کبھی صبح نا ہو، مگر چاہنے سے کیا ہوتا ہے،اس خوبصورت رات کی صبح ہو گئی تھی،

آنکھیں موندیں بیک کراؤن سے ٹیگ لگائے نحل کو نہایت قریب سے دیکھتی،اس نے دھیرے سے شہادت کی انگلی سے اس کے پیشانی پہ بکھرے بالوں کو چھوا تھا۔

اور پھر وہ اٹھ گئی تھی،اور اپنے کمزور ہوتے جذبات پر وہ ایک مرتبہ پھر سے بند باندھ گئی تھی

وہ ایک مرتبہ پھر سے نحل کے لئے پرانی یسیرہ حیات بن چکی تھی۔

*_____*____*____*

تبریز کو نحل کے ساتھ بھیج کر وہ تبریز کے ساتھ کانٹیکٹ بنائے ہوئے تھی، جیسے ہی گاؤں والے نحل پہ بگڑے تو اسی نے کال کر کے پولیس فورس وہاں بھیجا تھا۔

اس کے بعد بھی جب نحل بقیہ گاؤں وزٹ کے لئے گیا تھا تو

اس نے ہر جگہ پولیس فورس پہلے ہی سے بھیج دیا تھا تاکہ نحل کو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے۔

اور ادھر جب رومیصا نے اس پر الزام لگایا، اپنی فطرت کے مطابق نحل کے سامنے رومیصا سے نپٹنے کے بعد وہ دوبارہ نحل کے جانے کے بعد رومیصا کے پاس پہنچی تھی

"تو تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"کک کیا کیا میں نے؟"

رومیصا اسے اپنے سامنے دیکھ گھبرائی تھی

"اوہ کیا تم نہیں جانتی؟"

یسیرہ کے تلخ لہجہ پہ رومیصا نے تھوک نگلا تھا

"وہ مجھے اچھے لگتے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ آپ سے بدگمان ہے تو۔۔"

رومیصا دھیرے سے شرمندگی سے کہہ رہی تھی

"تو چانس مار لوں نہیں؟"

اس نے جیسے جملہ پورا کیا

"معاف کر دیجیے"

"اگر تم یہ اپنے شوہر کے لئے کرتی تو تب ٹھیک ہوتا"

رومیصا کے چہرے پہ شرمندگی دیکھ اس نے جیسے سمجھتے ہوئے سر ہلا کر کہا تھا

"میں سمجھ سکتی ہوں جب کوئی اچھا لگتا ہے تو اس طرح کی اوٹ پٹانگ حرکتیں ہو جاتی ہیں"

یسیرہ کے دھیمے لہجہ میں کہتے ہوئے اس کے بازو آ کر بیٹھنے پر جیسے رومیصا نے اسے حیرت سے دیکھا تھا

"بس اتنا یاد رکھنا آئیندہ ایسا مت کرنا"

یسیرہ کے تنبیہ لہجہ پہ رومیصا نے فوراً سر ہلا کر اقرار کیا تھا

"آپ ان نے محبت کرتی ہیں؟"

"پتا نہیں محبت کسے کہتے ہیں؟، بس میں اسے پروٹیکٹ کرنا چاہتی ہوں، ایسے لوگوں سے جس سے اسے دکھ پہنچے، کیونکہ اس نے اپنے ماضی میں بہت کچھ برداشت کیا ہے، ویسے ہاں مجھے بھی لگتا ہے کہ جیسے وہ مجھے اچھا لگتا ہے"

وہ دھیمے لہجہ میں رومیصا سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی،اور اخیر جملہ کہہ کر اس نے رومیصا کو آنکھ ماری تھی جس پر رومیصا نے حیرت سے یسیرہ کو دیکھا تھا،

گاؤں۔کے لوگوں کو کنوینس نا کرنے کی بنا پر ہر کسی کو یہ لگنے لگا تھا کہ جیسے نحل ہار گیا تھا،اسے بھی یہی لگ رہا تھا،وہ اس کے لئے پریشان تھی کہ جبھی اسے حدید خان سے پتا چلا کہ وہ انسٹنٹ میڈیسین فارمنگ کو سرکاری طور پر لانچ کرنے والا ہے۔

اور اس کی اجازت اسے اسٹیٹ کے وزیر سے پہلے ہی مل چکی تھی،اور ان ہی سے وہ اناونسمنٹ کروانے والا ہے،حدید خان اس بات پہ بہت خوش تھا اسے پورا یقین تھا کہ اس کے اور سی ای او کی سیٹ کے درمیان کوئی چیز اب حائل نہیں تھی

یسیرہ نے حدید خان سے اسٹیٹ کے وزیر کے متعلق سن کر اس نے وزیر صاحب کی حالیہ ساری ڈیٹیلز نکلوائی تھی،

اور ایک بات جان کر تو جیسے وہ خوشی سے اچھل ہی پڑی تھی۔

اور پھر اگلے ہی دن وہ مریحہ کے سامنے تھی۔

"ہیولو مریحہ کیسی ہو؟"

"یہاں کیوں آئی ہو؟"

مریحہ کا چہرہ اسے دیکھ جیسے فق ہوا تھا

"یہ ویڈیو دکھانی تھی تمہیں"

یسیرہ نے معصومیت سے کہتے ہوئے اپنا سیل فون اس کی جانب بڑھایا تھا جس میں ایک ویڈیو چل رہی تھی،

اور وہ ویوڈیو اس دن کا تھا جب وہ مریحہ سے ملنے آئی تھی، اور مریحہ نے چھری پھینک کر اسے مارنے کی کوشش کی تھی، ساتھ ہی وہ سیل فون پہ کسی سے اقرار کر رہی تھی کہ نحل کو پھسانے میں وہ ناکام ہوئی تھی،

"جانتی ہو یہ ویڈیو اگر وائرل ہو گیا تو کیا ہو گا؟، تمہاری امیج، کیریئر سب تباہ ہو جائے گا"

اس ویڈیو کو دیکھ مریحہ کا چہرہ خوف سے پھیکا پڑا تھا

"کیا چاہتی ہو تم؟"

"سنا ہے تم آج کل وزیر صاحب پر ڈورے ڈال رہی ہو"

"ہم شادی کر رہے ہیں اگلے مہینہ"

یسیرہ کے آنکھ مار کر شرارت سے کہنے پر مریحہ نے جیسے غصے سے تصیح کی تھی

"یہ تو بہت اچھی بات ہے، مبارک ہو"

نہایت خلوص سے اس نے مبارک باد پیش کیا

"تم یہاں مبارک باد تو دینے نہیں آئی ہو گی"

"بلکل۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس فائلز میں موجود سارا مواد وزیر صاحب کو یاد کروا دو، تاکہ وہ انسٹنٹ میڈیسن فارمنگ کو بینڈ کر دے، کسانوں سے بہت دعائیں ملے گیں تمہیں"

یسیرہ کے کہنے پر مریحہ نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا

اور پھر یسیرہ کے دیئے گئے مواد کے مطابق وزیر صاحب نے اس پروگرام میں انسٹنٹ میڈیسین فارمنگ کو ہائی کیمکل ملاوٹ کے سبب بینڈ کر کے کمپنی کو ہمیشہ کے لیے بند کروا دیا تھا۔

جس کے سبب نحل سی ای او بن سکا تھا۔

یسیرہ کے متعلق ساری باتیں بے یقینی سے سنتے اس کا چہرہ جیسے سفید پڑا تھا،

اس سارے عرصے وہ خود کو مظلوم سمجھتا رہا تھا،

مگر اب پتا چلا تھا، نا وہ صرف ظالم تھا بلکہ بے وقوف بھی تھا۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یسیرہ کبھی اسے کچھ نہیں کہتی، ایک بات تو وہ اس کے متعلق اچھے سے جان ہی گیا تھا کہ اسے وضاحت پیش کرنا پسند نہیں تھا،

مگر وہ بھی کیا کرتا وہ اتنی مشکل تھی کہ کبھی وہ اس سے حل ہی نہیں ہو پائی،

وہ اسے کبھی سمجھ ہی نہیں پایا۔

گردن موڑے سفید چہرہ اور ضبط کے سبب سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے گلاس وال کے اس پر آنکھیں موندیں لیٹی یسیرہ کو دیکھ وہ سوچا گیا تھا

آخر کیوں تھی تم اتنی مشکل یسیرہ کہ

اکیلے سب کچھ برداشت کیا،

اور مجھے بھنک بھی نہیں لگنے دی۔

تو ریاضی کی مشکل مساوات جیسی

اور میں آخری ڈیکس پہ بیٹھا نالائق بچہ

****

"پتا ہے قسمت کی سب سے اچھی بات کیا ہوتی ہے؟۔۔"

نحل ڈائس پہ کھڑا مائیک میں کہتے کہتے رکا تھا

اور اپنے سامنے موجود اسٹوڈنس کو دیکھا جو اسے اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔

جنہیں دیکھ کر صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ نحل کو پسند کرتے تھے،

اسے آئیڈیلائز کرتے تھے۔

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کبھی اس مقام پر بھی پہنچ سکتا تھا

ایک وقت تھا کہ قسمت نے اسے بے انتہاء بے مول کیا تھا۔

اور آج کا وقت ہے کہ قسمت اسے بے انتہا انمول کر گیا تھا۔

اور وجہ تھی اس کی بیوی۔۔

وہ مسکرایا تھا، نہایت ہی افسردہ اور زخمی مسکراہٹ تھی اس کی

"قسمت کی سب سے اچھی بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدل جاتی ہیں، تو کیوں ہم ایسی چیز پر بھروسہ کرے جو بدل جائے۔۔، قسمت جو تھوڑی سی محنت سے بدل جاتی ہیں اچھی تقدیر میں، اور محنت نا کرنے سے بری تقدیر میں۔۔اسی لئے کبھی خود کو قسمت کی رحم و کرم پہ چھوڑ کر مایوس ہو کر مت بیٹھ جانا کیونکہ یہ بدلتی ہی رہتی ہیں۔۔یہ ہر مرتبہ تمہارے چاہنے سے بدلے گی۔ قسمت ہمیشہ موقع دیتی رہتی اس موقع پر اپنے دماغ کا صحیح استعمال کرتے ہوئے وقت کو صحیح مصرف میں خرچ کرنا زیادہ اہم ہوتا، ابھی آپ سب اسٹوڈنٹس ہیں، آپ سب کے لئے پڑھائی سب سے زیادہ اہم ہے، اپ اپنا جتنا وقت پڑھائی میں لگائے گے یہ آپ کو اتنے ہی اونچائی پہ پہنچائے گا، اگر آپ نے اس وقت کو ذائع کر دیا تو آپ کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پائے گے، کیونکہ انجانے میں انسان اپنی ذات کے ساتھ بھی بہت ساری ناانصافیاں کر جاتا ہے۔۔تو اپنے ساتھ محبت کرے، اپنے لئے کامیابی کو چنے، آپ کا حق ہے کہ آپ بڑے خواب دیکھے اور اسے

حاصل کرے۔۔آپ کے والدین کا بھی حق ہے کہ وہ فخر سے آپ کے نام کے ساتھ پہچانے جانا پسند کرے۔۔اپنے والدین کا فخر بنے۔۔اپنے وقت کو ذائع کر کے خود کو ذائع ناں کریں۔۔"

سیل فون کی آواز پہ وہ جیسے کہتے کہتے رکا تھا،

"نحل بھا بھی کو ہوش آگیا ہے"

تبریز کی آواز نے جیسے نحل کے اندر مرجھائے ہر چیز کو زندہ کر دیا تھا اگلے ہی پل وہ اسپیچ ادھورا چھوڑتا بھاگا تھا

جب وہ ہاسپٹل پہنچا تو یسیرہ کے کمرے میں کافی بھیڑ تھی،

جو یسیرہ سے مل رہئے تھے

وہ بھیڑ ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا،

"یسیرہ۔۔"

بھیڑ ختم ہونے پر وہ یسیرہ تک جاتا دھیمے سے اسے پکارا، جو تکیوں سے ٹک لگائے بیٹھی تھی، اس کا داہنا ہاتھ پلاستر میں جکڑا تھا، اور کاندھے سے جھول رہا تھا

وہ جو کچھ دیر پہلے تک مسکرا رہی تھی، اسے دیکھ اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ اس کی آنکھوں کے تاثرات سپاٹ ہوئے تھے

"نحل خان۔۔۔ میں نے کہا تھا نا کہ میں کبھی نہیں جھکوں گی، کبھی تمہارے سامنے نہیں گڑگڑاوں گی دیکھو اس زعم میں میں اس بری طرح ٹوٹ کر بکھری کہ مجھے اپنے وجود کی کرچیاں تک نظر نہیں آ رہی ہیں، تم تو یقینا بہت خوش ہو گے کہ تم تو یہی چاہتے تھے نا۔۔"

"یسیرہ میں۔۔"

یسیرہ کی بات پر وہ گنگ ہوا تھا، بے قراری سے اس کا ہاتھ تھامتا وہ یہی کہہ پایا تھا کہ یسیرہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا

"اب کیوں ہاتھ لگا رہے ہو؟، تمہیں تو گھن آتی ہے نا مجھ سے؟"

یسیرہ کا کاٹ دار لہجہ جو کسی چابک کی طرح نحل کو جا کر لگا تھا،

نحل بے ساختہ بلبلا اٹھا تھا

"آئی سوری یسیرہ۔۔مجھے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا"

"نحل خان ایک بات اچھے سے جان لو قسمت بھلے ہی تمہیں دوسرا موقع دے دے، مگر یسیرہ حیات کبھی بھی کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتی، کیونکہ یسیرہ حیات کو معاف کرنا نہیں آتا"

یسیرہ کے سرد لہجہ میں کہنے پر نحل کے اندر جیسے ایک مرتبہ پھر سب کچھ بجھ سا گیا تھا

_____*____*___*_____

پندرہ دن تک یسیرہ ہاسپٹل رہی تھی، نحل اس سے ملنے جاتا تو وہ بازو آنکھوں پہ رکھ کر سو جاتی تھی، وہ اسے سننا اور دیکھنا قطعی نہیں چاہتی تھی،

جس کے سبب نحل کافی اپ سیٹ تھا

پھر یسیرہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی،

اب بھی اس کے داہنے ہاتھ میں پلستر موجود تھا،

"بھائی یہ رہا یسیرہ کا لنچ آپ یسیرہ کی ہیلپ کرے"

ہانیہ اسے ٹرے تھماتے تاکید کر گئی تھی

"میں خود کھالوں گی"

جب نحل تپائی اٹھا کر اس کے سامنے رکھ کر ٹرے اس پر رکھا تو

یسیرہ نے خشک لہجہ میں کہا تھا، اور ہاتھ بڑھا کر الٹے ہاتھ سے اسپون تھاما

"کیسے کھاؤ گی الٹے ہاتھ سے؟

نحل نے بغور اس کا ناراض چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں"

"کوئی ضروت نہیں میں ہیلپ کر دیتا ہوں"

نحل نے کہتے ہوئے اسپون اس کے ہاتھ سے لے کر، اس کے قریب جا بیٹھا اور اسپون میں

چاول بھر کر اسپون کو یسیرہ کی جانب بڑھایا،

جو تیکھے نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے نہیں کھانا"

جھٹکے سے کہتے ہوئے وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

کہ نحل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا

"شرافت سے کہہ رہا ہوں کھالو"

نحل نے سنجیدگی سے کہا

"ورنہ؟"

یسیرہ کے تیوری چڑھا کر پوچھنے پر نحل نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا، جہاں وہ سیدھا اس کے اوپر جا گری تھی۔

"ورنہ میں تمہیں اس طرح بھی کھلا سکتا ہوں"

نحل اس پر اپنے بازو کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے اسپون کو پلیٹ سے اٹھا کر ایک مرتبہ پھر اس کے منہ کی جانب بڑھایا تھا

"اچھا ٹھیک ہے چھوڑو مجھے، میں کھا رہی ہوں"

وہ جان چکی تھی کہ نحل اسے اپنے ہاتھوں سے کھلائے بغیر نہیں مانے گا،

جس پر نحل دھیمے سے مسکرایا تھا

یسیرہ کو قابو کرنے کے لئے اسے یسیرہ سے زیادہ ضدی بننا ہو گا

____*____*___

گھر میں فنکشن کا آغاز ہو چکا تھا، مایو، مہندی الا بلا لڑکیوں کے مختلف فنکشن جس کے سبب وہ یسیرہ کو دیکھنے سے ہی قاصر ہو گیا تھا،

یسیرہ اب نا کمرے میں آتی تھی اور نا ہی کہی اور نظر آتی تھی۔

یسیرہ کی ایک جھلک دیکھنے کے چکر میں وہ تبریز کے ساتھ کٹی پتنگ کی طرح چکراتا تھا، اور تبریز کے اوٹ پٹانگ آئیڈیاز کے ذریعے یسیرہ کی ایک جھلک دکھ ہی جاتی تھی، جس سے اس کے دل میں ٹھنڈک سے دوڑ جاتی تھی۔

ابھی وہ ساری لڑکیاں اوپر موجود بڑے سے ہال کے اندر دروازہ بند کئے نجانے کیا کر رہی تھی، آخر کار تبریز کے جو گاڑ پر وہ دنوں ایک اسٹول پہ کھڑے دیوار پہ تھوڑی اونچائی پہ موجود روشن

دان سے اندر جھانک رہئے تھے، لڑکیوں کے ہجوم کے اندر یسیرہ کو ڈھونڈنا مشکل تھا مگر یسیرہ کو دیکھتے ہی جیسے دل کی شدت طلب مٹی تھی۔

"تم نے کوئی آئیڈیا سوچا، کہ یسیرہ کو میں کیسے مناؤں؟"

یسیرہ کو بے خودی سے دیکھتے ہوئے اس نے تبریز سے پوچھا تھا

"میں تو کہتا ہوں تم بھی فرہاد کی طرح دودھ کی نہر کھود نکالو، یا رومیو کی طرح مر جاو، یا مجنون کے جانشین بن کر گریبان پھاڑ کر صحرا میں نکل کر یسیرہ یسیرہ کرو"

تبریز جو اندر جھانکتے ہوئے اپنی ہانم کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا جھلا کر بولا

کیونکہ نحل پچھلے ایک ہفتے سے اسے اس ٹاپک پہ بور کئے جا رہا تھا

"لڑکیوں کوئی ہمیں تاک رہا ہے"

ہانیہ نمبرون کے پرزور چیخ پر وہ دنوں بوکھلائے تھے،

اور بوکھلاہٹ میں اگلے ہی پل وہ دونوں دھڑام سے اسٹولز سے فرش پہ آ گرے۔

ہانیہ کی چیخ پر سبھی لڑکیاں باہر دوڑی آئی تھیں جہاں نحل اور تبریز گرے تھے،اور تبریز تو بری طرح کراہتے ہوئے ہانیہ کو کوس رہا تھا۔

"بھائی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی"

وہ جو پہلے ہی خفیف سا ہو رہا تھا ہانیہ کے کہنے پر مزید خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا

"تو پھر کیا امید لگائے ہوئے تھی تم کہ ہم انویزیبل مین بن کر ہال میں گھس پڑتے"

تبریز نے جل کر کہا تھا

"ہال میں تاکنے اور جھاکنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟"

یسیرہ نے تیکھی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

"دیکھ بھائی تیری والی کو تو خود ہی سنبھال،دنیا میں ایک ہی چیز ہے جس سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے، اور وہ ہے تیری بیوی کی زبان،جس سے اللہ ہی محفوظ رکھے"

تبریز نحل کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا منہ بنا کر بولا تھا

"یہ تم کیا کانا پھونسی کر رہے ہو؟"

"میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو سامنے کھڑی چڑیلن ہے، وہ میری معصوم سی بیوی اور میرے درمیان کباب میں ہڈی بنی کھڑی ہے، ہٹو سامنے سے تاکہ میں اپنی ہانم کو دیکھ سکوں"

تبریز نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"یہ لوا بھی موصوف کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہی ہوئے زمین سے آگے ہوئے کہ انہیں بھی بیوی بیوی کی رٹ لگ گئی"

ہانیہ کے مضحکہ اڑانے پر سبھی لڑکیاں ہنستی وہاں سے گئی تھی

تبریز جو ہانیہ کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا،

اپنی ہانم کو بھی مسکرا کر پلٹتے دیکھ، وہ بھی مسکرا دیا۔

"اب پتہ چلا کہ اپنی بیوی کی مسکراہٹ پر تم پگھل کیوں جاتے تھے"

تبریز جاتی ہوئی ہانیہ کو بدستور دیکھتے نحل کا کاندھا تھپکا تھا

"تم ذلیل کروانے کا کوئی طریقہ ہاتھ سے مت جانے دینا"

نحل چڑ کر تبریز کا ہاتھ جھٹکتا بولا تھا

"تم ہی مر رہے تھے اپنی بیوی کو دیکھنے کے لئے"

تبریز تو اس الزام پر تڑپ ہی اٹھا تھا

جس پر نحل اسے گھورتا ہوا گیا تھا

___*____*____*___

"مس یسیرہ کیا آپ ایک آخری مرتبہ مجھ سے مل سکتیں ہیں؟"

یسیرہ کو حدید کی کال آئی تھی، حدید کی منت بھری ریکوسٹ پہ وہ اس کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ چلی ائی تھی۔

اگر وہ کسی ہوٹل کے کمرے میں بلاتا تو وہ ہرگز نہیں جاتی ریسٹورنٹ یہی سوچ کر آئی تھی کہ یہاں لوگوں کی بھیڑ موجود ہو گی۔

مگر ریسٹورنٹ میں داخل ہونے پر اسے ریسٹورنٹ قطعی خالی ملا تھا

"آپ گئے نہیں سر"

ایکدم درمیانی ٹیبل پہ بیٹھے حدید تک جاتے اس نے پوچھا

"خود کو تباہ و برباد کرنے والے سے حساب کتاب کئے بغیر میں کیسے چلے جاتا؟"

حدید سرد نظروں سے کرسی پہ بیٹھتی ہوئی یسیرہ سے بولا تھا

"تو تم جان گئے ہو"

یسیرہ نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا کر اطمینان سے کہا

"تم ہوتی کون ہو میری کمپنی کو اپنے شوہر کی جھولی میں ڈالنے والی"

اس کا اطمینان حدید خان کو سلگا گیا تھا

"وہ تم سے زیادہ لائق ہے کمپنی کے لئے، اس لئے کمپنی نے اسے خود چن لیا، اور یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو حدید خان"

یسیرہ کے ٹھنڈے لہجہ میں کہنے پر حدید خان کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی

"تم مجھے اب تک دھوکہ دیتی رہی تھی، میرے آس پاس اس لئے منڈراتی رہی تھی تاکہ اپنے شوہر کو بچا سکو۔۔

"ہاں ایسا ہی کچھ ہے"

اس نے اطمینان سے اقرار کیا تھا

"میں تمہاری ساری خطاؤں کو معاف کر سکتا ہوں یسیرہ، کمپنی بھی نحل کے پاس ہی رہنے دے سکتا ہو، اگر تم میرے ساتھ چلو۔۔۔میرے پاس اب بھی بہت کچھ ہے وہ سب جواب بھی تمہیں تمہارا شوہر نہیں دے سکتا"

اب کی مرتبہ حدید نے اسے نرم لہجہ اختیار کیا تھا کنوینس کرنے کے لئے

"ہاں میں جانتی ہوں دیکھا تھا، اس دن تمہاری دولت اور سچ پوچھو تو، میں تمہارے لئے برا محسوس کر رہی تھی مگر جب یہ معلوم ہوا کہ تمہارے پاس اب بھی بہت بڑی رقم موجود ہے تو اچھا لگا، یوں بھی نحل کے بنسبت تم کسی اور طرح سے پھر سے سیٹل ہو جاوگے، کیوں کہ یہ دنیا اچھے لوگوں کے بنسبت برے لوگوں کے لئے زیادہ آسان ہے، یہ میں نے اس وقت جانا جب میں چھوٹی تھی، اور میں اپنی دادی کی وجہ سے ایک اچھی بچی ہوا کرتی پھر دھیرے دھیرے جب یہ احساس ہوا کہ یہ اچھائی تکلیف کے سوا کچھ نہیں دیتی اس دن میں بری لڑکی بن گئی"

("یہ پہلی ہستی میں دیکھ رہا ہوں جو اپنی برائی کا ذکر فخر سے کر رہی ہیں"

تبریز نے یسیرہ کی آواز سن کر حیران ہوتے ہوئے کہا تھا

تبریز اور نحل اس وقت ریسٹورنٹ کے باہر موجود تھے، جو یسیرہ کا پیچھا کرتے ہوئے آئے تھے۔ان کے ساتھ تبریز کا کزن جو پولیس میں تھا وہ بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تاکہ حدید خان جو جائے واردات سے رنگے ہاتھوں پکڑ سکے

نحل نے یسیرہ کے ہینڈ بیگ، سیل فون اور کئی دوسری چیزوں پہ بگ لگایا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ حدید خان ملک چھوڑ کر جانا چاہتا تھا، مگر جب وہ ملک چھوڑ کر نہیں گیا تو یہ اندازہ لگانا تو مشکل نہیں تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟، جبکہ وہ یسیرہ کی حقیقت جان چکا تھا، یقیناوہ بدلہ لئے بغیر چین سے بیٹھنے والا نہیں تھا۔

تب سے نحل یسیرہ پہ بہت گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔

اس کے علم میں لائے بغیر تبریز یا وہ جب بھی یسیرہ باہر جاتی تھی اس کے ارد گرد موجود ہوتے تھے۔

اور اب وہ دنوں بگ کے ذریعے کار میں بیٹھے حدید خان اور یسیرہ کی باتیں سن رہے تھے

"کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ وہ دراصل بری نہیں ہے، بس دکھاوا کرتی ہیں، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی اچھائی کو منافقت کے چمکیلے ریپئر سے ڈھانپ کر مزید خوبصورت بنا کر دیکھاتے ہیں اور کچھ لوگ اپنی اچھائی کو سختی، اور برائی کے لبادہ میں پیک کر کے لوگوں پر برا تاثر دیتے ہیں"

ہاں اب شاید وہ اس کو جاننے لگا تھا

کہ یسیرہ نے اپنے آپ کو ایک مضبوط خول میں چھپا لیا تھا، سختی، اکھڑ، ضد اور بد تمیزی، کے خول میں اس تکلیف اور اذیت کے خوف سے جو دل ٹوٹنے کی ہوتی ہیں۔)

"تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گی؟، تو پھر میری کمپنی مجھے واپس کر دو"

"کیا تم پاگل ہو؟، یسیرہ حیات اور کمپنی دونوں بھی نحل کی ہے، اور نحل کی چیز بھلا تم کیوں مانگ رہے ہو"

("اوہ۔۔ہو۔۔دل میں لڈو پھوٹا ہاں۔۔؟"

یسیرہ کی بات سن کر تبریز نے شرارت سے نحل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا،

جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، وہ سن کر جیسے بے یقین سا ہوا تھا کہ کیا یہ یسیرہ نے کیا تھا؟، مگر اب اس کے اندر سرور کی لہریں دوڑ رہی تھی۔)

"تو پھر میں نحل سے وہ دنوں چیز چھین لوں گا، اور جب چھیننے سے بھی وہ چیز میری نہیں ہو گی تو، جو میری نہیں ہوئی وہ نحل کی بھی نہیں ہو گی"

حدید نے نہایت ہی سرد لہجہ میں کہتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے پستول نکال ٹیبل پہ رکھا تھا

"تم گن لئے گھوم رہے ہو؟، تاکہ مجھے مار سکو"

یسیرہ کا چہرہ ایک لمحہ کے لئے گن دیکھ کر فق ہوا تھا،

مگر اگلے ہی پل وہ خود کو سنبھالتی ہوئی بولی

("اس کا کیا مطلب ہے؟"

کار میں بیٹھ کر سنتا نحل پریشان ہوا تھا

"فکر مت کرو، بھابھی کو کچھ نہیں ہو گا، پولیس سب سنبھال لے گیں"

تبریز نے اسے تسلی دی تھی)

"بلکل کیا تمہارا فیصلہ اب بھی وہی ہے؟"

حدید خان نے پستول کو ہاتھ میں اٹھا کر جائزہ کرتے ہوئے جیسے یسیرہ سے پوچھا تھا

"ہاں"

یسیرہ کی نگاہیں جو پستول پہ تھی بنا تردد کے بولی

("میں اندر جا رہا ہوں"

نحل بے قراری سے ڈور کی جانب بڑھا تھا

"ارے نہیں ہمیں حدید کو رنگے ہاتھوں پکڑا ہے، تاکہ وہ جیل کی ہوا کھائے تب جا کر راوی ہماری زندگی میں چین ہی چین لکھے گا"

تبریز نے نحل کا بازو پکڑ کر روکتے ہوئے کہا تھا)

"تو پھر ٹھیک ہے یسیرہ حیات۔۔ گڈ بائے"

حدید نے کہتے ہوئے گن کے ٹریگر پہ دباؤ ڈالا تھا

جس پر یسیرہ نے اپنی آنکھیں بند کی تھی

گن کے شوٹ کی آواز کے ساتھ ساتھ یسیرہ کی چیخ نے نحل کو شل کیا تھا

اگلے ہی پل وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر پاگلوں کی طرح ریسٹورنٹ کی جانب بھاگا تھا،اس کے پیچھے ہی تبریز بھی تھا،

اور بقیہ پولیس میمبرز بھی تھے

"یسیرہ۔۔"

خوف زدہ وجود کے ساتھ ریسٹورینٹ میں داخل ہوتے ہوئے اس نے کانپتے لبوں سے اسے پکارا تھا،

جہاں سامنے کا منظر دیکھ وہ ٹھٹھک کر رکے تھے۔

حدید خان جس کے بارے میں وہ یہ گمان کئے ہوئے تھے کہ وہ انہیں گن ہاتھ میں لئے نظر آئے گا اور یسیرہ زخمی سے خون سے لہولہان فرش پہ پڑی ہو گی۔

مگران کے گمان کے ایکدم خلاف حدید خان فرش پہ خون میں بھیگ رہا تھا،اور یسیرہ قریب ہی کھڑی اسے خونخوار نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

حدید کے پیشانی سے خون نہایت تیزی سے بہہ رہا تھا،اور اس کے سر کے پاس بڑا سا ٹوٹا ہوا گلدان پڑا نظر آیا،

کسی کو یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ یسیرہ نے اس گلدان کے ذریعے حدید خان کا حشر بگاڑا تھا

"یہ مجھے جان سے مارنے کی کوشش کر رہا تھا، جس کے سبب میں نے اپنے بچاؤ کے لئے اس پر گلدان پھینک مارا"

ان سبھی کی حیرت کی پرواہ کئے بغیر وہ پولیس آفیسر سے مخاطب ہوئی تھی اور پھر لاپرواہی سے نحل یا حیرت سے منہ کھولے کھڑے تبریز پہ نگاہ ڈالے بغیر ہی وہاں سے گئی تھی۔

"بھابھی تو کمال کی دھانسو لیڈی ہے اپنے الٹے ہاتھ سے حدید خان کا گیم بجا دیا، سوچو اگر ان کے دونوں ہاتھ صحیح سلامت ہوتے تو وہ حدید خان کا کیا کرتیں"

تبریز سوچتے ہوئے نحل سے کہہ رہا تھا جو پلٹ کر یسیرہ کو ریسٹورینٹ سے باہر جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

----*----*---*----

گھر میں ناشتے کی چہل پہل تھی، پہلے سارے مہمان جو شادی میں شرکت کے لئے دور دراز سے آئے تھے انہیں ناشتہ کروایا گیا تھا، اور اب گھر کے سبھی افراد وسیع و عریض ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے، انہیں میں یسیرہ بھی ابھی ابھی آکر بیٹھی تھی

"میں نے سنا ہے ساسوماں کے آپ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے"

"ہاں تو پھر میرے ہاتھ کے کھانوں کی مثالیں پورے ملک میں دی جاتی ہیں، تمہاری طرح کام چور اور پھوہڑ تھوڑی ناہوں، جسے کچھ آتا ہی نہیں ہے"

یسیرہ کے کہنے پر سکینہ بیگم نے کہتے ہوئے فورا اسے آڑے ہاتھ لیا تھا

"یہ تو بہت اچھی بات ہے، تو پھر آج مجھے اپنے ہاتھوں کا بنا ناشتہ کروادیں، یہ جو آپ کی مثالیں دنیا بھر میں دی جاتی ہیں میں بھی تو دیکھوں ان مثالوں میں کتنا دم ہے"

یسیرہ کی بات پہ وہاں سبھی ہنس پڑے تھے، معاذ کے بابا سکینہ بیگم کے شوہر نامدار کا قہقہہ سب سے بلند تھا

"ہے دیکھو اس لڑکی کی چالاکی، وہ بھی سکینہ سے"

آہنیہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"ہاہاہا۔۔ ہماری بہو تو کافی ہوشیار ہے، سکینہ آپ اپنے ہاتھ کا بنا ناشتہ بچی کو کروا کیوں نہیں دیتی ؟"

اپنے شوہر نامدار کے قہقہ لگا کر کہنے پر انہوں مصنوعی ناراضگی سے انہیں گھورا تھا،

"ابھی بہو کو آئے ہوئے دو دن بھی نہیں ہوئے دیکھو سسر صاحب کو کتنی ہمدردی ہو رہی ہے"

سکینہ بیگم بظاہر مصنوعی انداز میں انہیں گھورتی ہوئی کچن کی جانب گئیں تھیں، کچن میں داخل ہوتے وقت ان کے لبوں پر ایک محفوظ کن مسکراہٹ تھی

" صحیح کہا آپ نے تایا ابا بھی کمال کی ہے۔۔"

تبریز جو کر کہہ رہا تھا یسیرہ کے گھور کر دیکھنے پر فوراً اس کے گلے میں آواز گھٹی تھی جسے دیکھ سبھی ایک مرتبہ پھر ہنس پڑے تھے

"یہ تو بہت ٹیسٹی لگ رہا ہے"

سکینہ بیگم کے اس کے سامنے پلٹ رکھنے پر، پلٹ میں موجود آلو کے پراٹھے کے ساتھ کئی قسم کی چٹنی دیکھ اس نے کہا تھا

"اے لڑکی کیا اپنے الٹے ہاتھ سے کھاؤ گی؟"

جس پر دھیان دیئے بغیر سکینہ بیگم نے اسے الٹا ہاتھ پراٹھے کی جانب بڑھاتے دیکھ ناپسندیدگی سے پوچھا تھا

"نہیں اس کی ہیلپ میں کر دوں گا"

یسیرہ اس سے پہلے کہ کچھ کہتی نحل اس کے بازو کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے سکینہ بیگم سے بولا تھا

"ہاں یہ ٹھیک ہے"

سکینہ بیگم نے جیسے ہامی بھری تھی

"او۔۔ہو و۔۔"

مگر سارے لڑکے اور لڑکیاں انہیں شرارت سے دیکھ رہئے تھے،

جہاں نحل پراٹھے کو روک کرتا یسیرہ کے منہ کی جانب بڑھایا تھا

"مم۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔"

بلا کی اعتماد کی مالک یسیرہ تک ان سبھی کے درمیان نحل کے اس طرح اپنے ہاتھوں سے کھلانے پر خفت سے سرخ پڑی تھی

مگر نحل نہایت ہی مطمین سا تھا یوں جیسے وہاں یسیرہ اور اس کے علاوہ کوئی اور نا ہو

"نحل تمہیں شرم نہیں آرہی؟"

نحل کے ایکدم منہ کے قریب پراٹھا لانے پر اس نے ناچار بائٹ لیتے ہوئے ان سبھی کے اشتیاق اور شرارت بھری نظروں سے نظریں چراتے منمنا کر پوچھا تھا،

"میں نے ایسا کیا کیا جس پر شرم آنی چاہئے؟، تمہیں پراٹھا ہی تو کھلا رہا ہوں"

نحل کے اس درجہ اطمینان پہ وہ دنگ ہوئی تھی

"تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں"

نحل اسے سب کے سامنے شرمندہ کر کے بڑا جنٹل مین بن رہا تھا جس پر یسیرہ نے دانت پیس کر جیسے اسے دھمکی دی تھی

"میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم مجھے کبھی نا چھوڑو"

نحل نے دھیمے گھمبیر لہجہ میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر یسیرہ اس کے سیاہ آنکھوں میں دیکھتی ساکت ہوئی تھی

"اوہ۔۔ہو رومانس ہو رہا ہے"

شرارتی آواز پہ اگلے ہی پل یسیرہ سرخ پڑتی چیئر سے اٹھتی وہاں سے غائب ہوئی تھی

----*----*----*---*----

آج دونوں نئے دلھے اور دلہن کے ساتھ ساتھ یسیرہ اور نحل کا بھی ولیمہ تھا۔

وہ یہ قطعی نہیں چاہتی تھی کہ ایک ہاتھ گردن میں لٹکائے دلہن بنے مگر سکینہ بیگم کے سامنے اس کی ایک نہیں چلی تھی جو اسے لولی دلہن بننے پر مجبور کر گئی تھیں۔

بڑی مشکل سے اس نے وہ سرخ سا گاؤں پہنا تھا۔

ہانیہ نے کہا تھا کہ وہ گاؤں پہن لے پھر وہ بیوٹیشن کو لئے اس کے پاس آ رہی ہیں جو بقیہ دونوں دلہنوں کو تیار کر رہیں تھیں۔

اس نے گاؤن تو ایک ہاتھ کی مدد سے جیسے تیسے پہن لیا تھا مگر اب زپ لگانے میں اسے دشواری پیش آ رہی تھی،

ایک ہاتھ سے وہ بھی الٹے ہاتھ سے اس نے کئی مرتبہ کوشش کی مگر کوشش بے سود ہی ٹھہری تھی

تبھی خوبصورت دلفریب حواسوں پہ چھا جانے والی خوشبوں اس تک آئی تھی جس پر اس نے مرر میں ہی نظریں اٹھا کر دیکھا تو سیاہ شیروانی میں تیار سے نحل کو دیکھ وہ ساکت ہوئی تھی،

بلاشبہ وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

نحل اندر داخل ہوتے ہی کئی لمحے تک اسے زپ سے الجھے دیکھتا رہا تھا اس لئے وہ دھیرے سے اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا،

نحل مرر میں یسیرہ کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھا گیا تھا جو ساکت سی اس کے آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔

نحل کے دھیرے سے زپ چھو کر ہلکا سا اوپر لے جانے پر یسیرہ جیسی کانپ اٹھی تھی۔

نحل کی بولتی آنکھوں میں مزید دیکھنے کی اس میں ہمت نہیں رہی تھی،

اگلے ہی پل وہ اپنے پلکوں کو بار حیا سے جھکا گئی تھی

"یسیرہ مجھے معاف کر دو پلیز۔۔"

اگلے ہی پل یسیرہ کی سانسیں تھمی تھی جب نحل اپنی پیشانی اس کے کاندھے سے ٹکا گیا تھا، افسردگی کرب سے گھلی نحل کی آواز اس تک آئی تھی۔

یسیرہ مرر میں ساکت سی نحل کے بالوں سے بھرے سر کو دیکھے گئی تھی

وہ تھکا ہوا سا لگا تھا اسے۔

"مجھے تمہاری یہ ناراضگی تکلیف دے رہی ہیں۔۔مجھے تم تکلف دے رہی ہو۔۔مجھے معاف کیوں نہیں کر دیتی۔۔؟"

نحل کی تکان زدہ کرب آمیز لہجہ نے اب کی مرتبہ یسیرہ کے سرد مہری کے خول میں قید دل کو ہلا دیا تھا۔

سرد مہری کا خول جھناکے سے ٹوٹا تھا۔

وہ اس کی جانب مڑی تھی، جس پر نحل نے سر اٹھا کر اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا

"نحل۔۔میرے اندر کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ یسیرہ تمہیں اس پیارے شخص کے لئے اپنے اصول توڑ دینا چاہئے، یسیرہ حیات اب معاف کرنا سیکھ گئی ہیں"

یسیرہ کی باتیں سن کر اس کی آنکھوں میں چمک سی دوڑی تھی

"شکریہ میری زندگی کو آسان کرنے کے لئے، ہر وقت میرا ساتھ دینے کے لئے"

نحل مسرت بھرے لہجہ میں کہتا اس کے چہرے پہ گرتے بالوں کر کان کے پیچھے کرتے ہوئے دھیمے سے بولا تھا

جس پر یسیرہ سر جھکا کر مسکرائی تھی، سر جھکانے کے سبب اس کے بال پھر سے چہرے پہ گر آئے تھے اور اس کے چہرے کو ڈھانپ گئے تھے۔

جس کے سبب نحل اسے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھ پایا

"چلو ہم ساتھ فنکشن میں چلتے ہیں"

نحل نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا

"آفر بہت پر کشش ہے، مگر تم دیکھ ہی سکتے ہو کہ میں تیار نہیں ہوں"

"تمہیں تیار ہونے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، تم تو تیار ہی پیدا ہوئی تھی"

"اچھا"

نحل کے کہنے پر وہ ہنسی نہیں روک پائی تھی

"چلو تم یہاں بیٹھو، میں تمہیں تیار کرتا ہوں"

نحل اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھتا

ڈریسنگ مرر کے سامنے کیا تھا،

یسیرہ کی بالوں میں برش کرنے کے بعد،اب وہ اسے سرخ پتھروں کے ایر نگز پہنا رہا تھا،ایر نگز پہناتے وقت نحل کے انگلیوں کا لمس محسوس کر کے اس کا دل اتھل پتھل ہوا تھا،

نحل یسیرہ کو نیکلس پہنانے کے بعد اب ماتھے پہ ٹیکا سجا رہا تھا،اس کے بعد اس نے نہایت سلیقے سے یسیرہ کے سر پر ڈوپٹہ اوڑھایا تھا۔

"بہت خوبصورت۔۔"

ڈوپٹہ سے ہوتی ہوئی اس کی انگلیوں نے ٹیکے کو چھوا تھا،

اور اب وہ یسیرہ کا سرخ ہوتا چہرہ دنوں ہاتھوں کے پیالوں میں مقید کرتا گمبھیر لہجہ میں بولا

"میری سینڈل؟"

یک ٹک مہو ہو کر یسیرہ کو دیکھتے نحل کی مہویت کو یسیرہ کی دھیمی آواز توڑ گئی تھی، جس پر وہ مسکراتا یسیرہ کی آنکھوں میں دیکھ یسیرہ کے چہرے پہ جھکا تھا۔

جس پر یسیرہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔

نحل اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوتا اگلے پل اسے بیڈ پہ بیٹھانے کے بعد اب وہ اس کے قدموں کے پاس بیٹھتا سینڈل پہنا رہا تھا

"کوئی تمہیں ایسا دیکھے گا تو کہے گا جورو کا غلام"

یسیرہ کے کہنے پر وہ کھل کر مسکرایا تھا،اور سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

"نحل خان۔۔یسیرہ حیات کے لئے کچھ بھی بن سکتا ہے،جوروں کا غلام بھی"

"اوہ اچھا۔۔پھر تو بہت ہی خوش قسمت ہے یسیرہ حیات"

وہ گردن اچکائے کہہ رہی تھی

"نہیں خوش قسمت تو نحل خان کو یسیرہ حیات کر گئی ہیں،خود کو نحل خان سے جوڑ کر"

نحل اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا

"کیا اب چلیں؟"

نحل نے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی یسیرہ کی جانب بڑھا کر پوچھا تھا

"بلکل"

یسیرہ مسکرا کر کہتی نحل کا ہاتھ تھام گئی تھی۔

"ویسے نحل خان کو ایک بات کا بہت زیادہ تجسس ہے"

نحل اور یسیرہ کمرے سے نکل آئے تھے کہ یسیرہ کے ساتھ چلتے نحل نے پوچھا تھا

"کس بات کا تجسس ہے نحل خان کو؟"

اس نے گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"یہی کہ یسیرہ حیات نے وہ سب کیوں کیا؟، کیا نحل خان پر ترس کھا کر یا نحل خان کی محبت میں۔۔؟"

نحل نے بھی گردن موڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ پوچھا تھا

جس پر یسیرہ کے قدم رکے تھے، نحل بھی ساتھ رکا

"یسیرہ حیات پہلے یہ سب اس لئے کرتی رہی کہ وہ ازالہ کر سکے پھر یسیرہ حیات نحل خان کو اپنے دل میں داخل ہونے سے نہیں روک پائی، نحل خان تو اسی وقت یسیرہ حیات کی دل کی دھڑکن

پر دھڑلے سے قابض ہو گیا تھا جب اس نے نہایت استحقاق سے اس کے لبوں سے لپ اسٹک صاف کرتے ہوئے اسے اپنا کوٹ پہننے کا حکم کیا تھا، یسیرہ حیات نہیں جانتی تھی مگر نحل کا یہ دھونس و دھڑلا یسیرہ حیات کو کافی پسند آیا تھا، یسیرہ حیات کو نحل خان بلکل اپنے آئیڈیل جیسا لگا تھا"

یسیرہ اس کی آنکھوں میں دیکھے دھیمے سے کہہ رہی تھی، اور نحل جیسے ٹرانس میں آیا تھا، یسیرہ کے خاموش ہوتے ہی وہ بے ساختہ اس کے ناک کے کونے کو لبوں سے چھوا تھا۔اور پھر تھوڑی کو۔۔

جس پر یسیرہ رخ پھیر کر مسکرائی تھی۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک مرتبہ پھر چلنے لگا تھا

"اب تو یسیرہ حیات کبھی بھی نحل خان کو نہیں چھوڑے گی نا؟"

"بھلا یسیرہ حیات اپنے شوہر کو چھوڑ کہاں جا سکتی ہیں؟، جبکہ اس کی قسمت موت تک اپنے شوہر سے جڑی ہے"

یسیرہ سامنے دیکھ کر چل رہی تھی مگر نحل یسیرہ کو بولتا دیکھ گردن موڑے اسے دیکھا گیا تھا۔

یسیرہ کے جواب پہ ایک مرتبہ پھر اس نے جھک کر چلتی یسیرہ کا رخسار لبوں سے چھوا تھا

"یہ کیا چھچھوری حرکت ہے؟"

اب کی مرتبہ نحل سے مسکراہٹ چھپا کر اس نے بھوئیں آچکا کر پوچھا

"بس اب آخری چھچھوری حرکت باقی ہے"

نحل نے اس کی گلابی لبوں کو دیکھ کہا

"سوچنا بھی مت"

یسیرہ جو اس کے نگاہوں کے تعاقب سے سمجھ چکی تھی فورا کہتی آگے کی جانب دوڑی

"اٹس ناٹ فیئر یسیرہ۔۔"

نحل بھی جیسے ہاتھ مسلتا اس کے پیچھے بڑھا تھا

بھاگ کر جاتی یسیرہ نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے آتے نحل کو دیکھا تھا اور ہنس دی تھی۔ صحیح کہا تھا یسیرہ کے دادی نے کہ وہ چاہئے کتنا بھی بھاگ لے نحل سے کبھی دور نہیں جا سکتی تھی۔

کیونکہ میاں بیوی کی قسمت ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہیں۔

نحل اس کی قسمت تھا اور وہ نحل کی۔۔

اور بھلا انسان کب اپنی قسمت سے بھاگ سکتا تھا

بے شک قسمت کی عادت ہے کہ وہ بدلتی ضرور ہے اور جب بدلتی ہیں تو سب کچھ بدل کر رکھ دیتی ہے۔اور قسمت کو بدلنے والی سب سے طاقتور ہتھیار کا نام دعا ہے، کیونکہ اگر قسمت کا لکھا سب کچھ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے بندوں کو دعا مانگنا نہیں سیکھاتا۔

اختتام بالخیر